رہنمائے اساتذہ

صحیٰ علی الفلاح

اسلامیات

ششم

مصنفین: صدف افتخار

نظرثانی: عثمان مشتاق

ڈیزائین: ذیشان امجد

زیرنگرانی: ارشد شاہین، کے بی مرزا



Aquiline

پبلشرز، پرنٹرز اینڈ بک سیلرز

حی علی الفلاح ۔ تعارف

زندگی کے ہر شعبے میں اسلام ہماری راہنمائی کرتا ہے۔ اسی راہنمائی کے حصول کے لیے طلبا کو اسکول میں ''اسلامیات'' بطور لازمی مضمون پڑھائی جاتی ہے۔ اسلامیات کی تدریسی کتاب ایسی ہونی چاہیے جو اُن تمام تقاضوں کو پورا کرے جو اسلام نے وضع کیے ہیں۔ اسی مقصد کے پیشِ نظر ہم (ایکولائن پبلشرز) نے اسلامیات کا ایک نصابی سلسلہ ''حی علی الفلاح'' کے نام سے متعارف کروایا ہے۔ اس نصابی سلسلہ کو ماہرین تعلیم، ماہرین نفسیات اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے پروفیشنلز کی زیرِ نگرانی تیار کیا گیا ہے جس میں اساتذہ اور والدین کی مشاورت بھی شامل ہے۔ اسلامیات کے اس نصابی سلسلہ ''حی علی الفلاح'' کو وفاقی حکومت کے منظور شدہ نصاب کی روشنی میں مرتب کیا گیا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ طلبا اس نصابی سلسلہ کو دلچسپی سے پڑھیں گے اور اس سے بھرپور استفادہ حاصل کریں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ نصابی سلسلہ ''حی علی الفلاح'' کو درجہ مقبولیت عطا فرمائے اور طلبا کے لیے مفید بنائے۔ (آمین)

نصابی سلسلہ ''حی علی الفلاح'' ایکولائن پبلشرز کی شُہرہ آفاق تخلیق ہے۔ اس نصابی سلسلے کی بنیاد جدید تعلیمی و تدریسی نظریات اور بلُوم ٹیکسانومی پر رکھی گئی ہے۔ اس نصابی سلسلہ ''حی علی الفلاح'' کے ذریعے اسکول کے ابتدائی برسوں کے دوران بچے کی یاد کرنے، سمجھنے، حاصل شدہ علم کو موزوں جگہ پر استعمال کرنے، تجزیہ کرنے، تخمینہ لگانے اور تخلیقی صلاحیتوں جیسی مہارتوں کو فروغ دیا گیا ہے۔

تحقیقی کاوش

نصابی سلسلہ ''حی علی الفلاح'' جید عُلما، مفتی صاحبان اور پی ایچ ڈی مصنفین کی شبانہ روز محنت اور خلوصِ نیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اس نصابی سلسلے کی تمام کتب میں ہر سبق اور عنوان جامع تحقیق کے بعد شاملِ نصاب کیا گیا ہے۔ اِن کتب میں سیرت و تاریخ کے حوالے سے جو بھی تحریری کاوش کی گئی ہے اُسے دستیاب تراجم کی اندھا دُھند تقلید کرنے کی بجائے اصل عربی متن اور مآخذ کی روشنی میں ضبطِ تحریر میں لایا گیا ہے۔ علاوہ ازیں اس نصابی سلسلہ ''حی علی الفلاح'' میں کوئی حدیثِ مُبارکہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مستند حوالہ کے بغیر شاملِ نصاب نہیں کی گئی۔

ذہنی کارکردگی کے لیے مؤثر کتب

نصابی سلسلہ ''حی علی الفلاح'' کی تمام کتب ذہنی کارکردگی میں مؤثر اضافہ کرنے میں معاونت فراہم کرتی ہیں۔ ایکولائن پبلشرز کی ہمیشہ سے یہ پرخلوص کوشش رہی ہے کہ سبق سے متعلقہ ایسی مشقیں اور سرگرمیاں شاملِ کتاب کی جائیں جو بچوں کی ذہنی صلاحیتوں کو اُجاگر کرنے میں مددگار ہوں۔ مزید برآں نصابی سلسلہ ''حی علی الفلاح'' کی تمام کتب کے اسباق کا متن بچوں کی عمر اور ذہنی استعداد کو مدِنظر رکھ کر تحریر کیا گیا ہے۔ طویل اور پیچیدہ نوعیت کے جملوں سے مکمل طور پر پرہیز کرتے ہوئے متعلقہ مواد کو نہایت آسان زبان اور مختصر جملوں کی صورت میں پیش کیا گیا ہے گویا دریا کو کوزے میں بند کر دیا گیا ہو۔

بصری اثرات

نصابی سلسلہ ''حی علی الفلاح'' کی تیاری میں ذہنی اور بصری اثرات کو بالخصوص ملحوظِ خاطر رکھا گیا ہے۔ اس سلسلے میں بچوں کی تعلیمی دلچسپی میں اضافہ کرنے کی غرض سے شرعی اصول وضوابط کو مدِنظر رکھتے ہوئے ہر سبق میں جاذبِ نظر تصاویر شامل کی گئی ہیں جو نہ صرف بصری توجہ کو یقینی بناتی ہیں بلکہ سبق کے مواد سے ہم آہنگ ہونے کے باعث سبق کو سمجھنے اور یاد رکھنے میں بھی معاون ثابت ہوتی ہیں۔

مقاصدِ تدریس

نصابی سلسلہ ''حی علی الفلاح'' میں ہر سبق کے آغاز میں ممکنہ مقاصدِ تدریس شامل کیے گئے ہیں تاکہ محترم اساتذہ کرام کسی بھی متعلقہ سبق کے دُوررس نتائج حاصل کر سکیں۔ ان مقاصد کا حصول نہ صرف تدریسی منصوبہ بندی میں معاون ثابت ہوگا بلکہ سبقی اقتباسات کی مدد سے بچوں کی سیکھنے کی صلاحیت کا تخمینہ لگانے میں بھی خاطر خواہ مدد ملے گی۔

اختلافی اُمور سے اجتناب

نصابی سلسلہ ''حی علی الفلاح'' کی تمام کتب میں اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ اسباق کے متن میں کوئی بھی ایسی بات شاملِ نصاب نہ کی جائے جس پر مختلف مسالک کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہو یا کسی فرد اور جماعت کی دل آزاری کا اندیشہ ہو۔

تجوید وقراءت قرآن مجید

نصابی سلسلہ ''حی علی الفلاح'' میں قرآن مجید کی تلاوت کے آداب سے روشناس کروانے کے لیے تجوید اور قراءت کے مُستند اصول وضوابط کو مختلف رنگوں کی مدد سے واضح کیا گیا ہے تاکہ طلبا تجوید اور قراءت میں مہارت حاصل کرسکیں۔

آموزش اور مشقی سوالات کا حسین امتزاج

نصابی سلسلہ ''حی علی الفلاح'' میں نئی تعلیمی پالیسی کے مطابق مشقی سوالات میں مختصر، مفصّل، کثیر الانتخابی، درست وغلط اور کالم ملانے کے سوالات کو شامل کیا گیا ہے۔ مشقی سوالات کی تیاری میں ہر ممکن حد تک Bloom's Texonomy کے بنیادی اصول وضوابط کو ملحوظِ خاطر رکھا گیا ہے۔

معاونِ اساتذہ

نصابی سلسلہ ''حی علی الفلاح'' کی تمام کتب میں اساتذہ کرام کی تدریسی معاونت کے لیے ہر سبق کے آخر میں ہدایات برائے اساتذہ کرام'' کو شامل کیا گیا ہے جن کا مقصد اساتذہ کرام کو سبقی تدریس کے متعلق مفید مشورے اور تجاویز فراہم کرنا ہے۔

ذہنی آموزش کا ذریعہ

نصابی سلسلہ ''حی علی الفلاح'' کی تمام کتب بچوں کی تعلیمی دلچسپی میں اضافہ کرنے کی ضامن ہیں۔ طلبا کو سوچنے پر آمادہ کرنے کے لیے ''ذرا سوچیے!'' کے عنوان کے تحت سبق سے متعلقہ چند سوالات شامل کیے گئے ہیں جو بچوں کے لیے یقینی طور پر معاونِ آموزش ہونے کے علاوہ دلچسپ اور متعلقہ سبق کے متن کے عین مطابق بھی ہیں۔

تخلیقی صلاحیتوں کی تحریک

نصابی سلسلہ ''حی علی الفلاح'' کی تمام کتب میں ہر سبق کے آخر میں سرگرمیوں کے ذریعے بچوں میں موجود تخلیقی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے پر زور دیا گیا ہے۔

اضافی معلومات کا منبع

نصابی سلسلہ ''حی علی الفلاح'' کی تمام کتب میں بچوں کی معلومات میں اضافہ کرنے لیے ہر سبق میں ''کیا آپ جانتے ہیں؟'' کے عنوان سے سبق سے متعلق مفید اضافی معلومات بھی فراہم کی گئی ہیں۔

اختتامی نوٹ

آپ بلاشبہ ہمارے مؤثر اور قابلِ صد احترام اساتذہ کرام ہیں۔ آپ سے ہماری تمام قابلِ ذکر تعلیمی توقعات وابستہ ہیں۔ ہماری آپ سے استدعا ہے کہ ہمیشہ ایک ایسے نصاب کو پاکستان کے معماروں کے لیے منتخب کیجیے جو اسلامی نظریاتی مملکت کے تمام معاشرتی اور اخلاقی تقاضوں سے ہم آہنگ ہو۔ ہم آپ سے یہ بھی توقع رکھتے ہیں کہ آپ ایسے نصاب کو مجوزہ قرار دینے میں اپنا کلیدی کردار ادا کریں گے جو بچوں کو بہترین مسلمان بنانے میں معاونت فراہم کرتے ہوئے اُنھیں بہترین طالب علم بنائے۔ اگر آپ عملی طور پر قوم کے لیے یہ فریضہ غیر جانبدارانہ طور پر ادا کرنے کی مسند پر برا جمان ہو گئے تو یقین کیجیے آپ نے ملک وملت کی تعمیر وترقی میں اپنا بے حد پُر جوش اور مؤثر کردار ادا کر دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین صحت، خلوصِ نیت، غیر متزلزل جذبہء ایمانی اور حُب الوطنی کے سچے جذبے سے سرشار فرمائے!

(آمین ثم آمین)

القرآن الکریم

عنوان : ناظرۂ قرآن مجید

سبق نمبر ۱ : پارہ نمبر ۷ تا ۱۲

وقت : ۴۰ منٹ



مقاصد تدریس:

طلبہ پارہ نمبر ۷ تا ۱۲ درست تلفظ کے ساتھ پڑھیں۔

اساتذہ کرام کو چاہیے کہ وہ طلبہ کو پارہ نمبر 7 تا پارہ نمبر 12 درست تلفظ اور اعراب کے ساتھ پڑھائیں ۔ ناظرہ قرآن والے حصے کا دورانِ سال امتحان لیا جائے۔ سالانہ امتحان کے موقع پر بھی اس حصہ کا امتحان لیا جائے۔ اس حصہ میں حاصل کردہ نمبروں کا اندراج رزلٹ شیٹ میں کیا جائے۔ اسلامیات کے کل سو نمبر ہیں۔ ان میں سے چالیس نمبر ناظرہ قرآن کے لیے مختص کیے گئے ہیں۔ اسلامیات میں پاس ہونے کے لیے اس حصے میں کامیابی لازمی ہے ۔

القرآن الکریم

عنوان : حفظ قرآن

سبق نمبر ا : سورۃ الانشراح

وقت : ۴۰ منٹ

مقاصد تدریس:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد

۱۔ طلبہ سورۃ الانشراح کا تعارف جان سکیں گے۔

۲۔ طلبہ سورۃ الانشراح کو درست تلفظ کے ساتھ زبانی یاد کر سکیں گے۔

ذخیرہ الفاظ:

سورۃ الانشراح کے تمام الفاظ ذخیرہ الفاظ میں شامل ہیں۔

تدریس معاونات:

بورڈ سورۃ الانشراح کی ریکارڈنگ فلیش کارڈز

سابقہ واقفیت کا جائزہ :

طلبہ کو آیت الکرسی کی ریکارڈنگ سنوایئے۔ ان کی سابقہ معلومات کا جائزہ لینے کے لیے طلبہ سے درج ذیل سوالات پوچھیے۔

۱۔ سورۃ الانشراح قرآن پاک کے کس پارے میں ہے؟(۳۰)

۲۔ سورۃ الانشراح کتنی آیات پر مشتمل ہے؟ (۸)

۳۔ سورۃ الانشراح میں پُر پڑھے جانے والے حروف کی تعداد کتنی ہے؟ (۱۹)

سبق کے تعارف کی وضاحت:

طلبہ کو سورۃ الانشراح کی فضیلت سے آگاہ کیجیے۔

طریقہ کار:

۱۔ طلبہ کو درسی کتاب کی صفحہ نمبر ۵ کھولنے کو کہیے۔

۲۔ بورڈ کے اوپر سبق کا عنوان لکھیے۔

۳۔ طلبہ کو سورۃ الانشراح کا معنی بتایئے۔

۴۔ طلبہ کو سورۃ الانشراح کی ریکارڈنگ سنوایئے۔

۵۔ درست تلفظ کے ساتھ طلبہ کو سورۃ الانشراح پڑھایئے۔

۶۔ طلبہ کو باری باری سورۃ الانشراح پڑھنے کو کہیے اس بات کا خاص خیال رکھیے کہ طلبہ درست تلفظ کے ساتھ پڑھیں۔ اس دوران ان کے تلفظ کی اصلاح کروایئے۔

۷۔ سورۃ الانشراح کو درست تلفظ کے ساتھ پڑھنے کے لیے درج ذیل باتوں کا جاننا ضروری ہے۔ لہذا طلبہ کو یہ باتیں آسان الفاظ میں سکھایئے۔

۸۔ طلبہ کو بتایئے کہ اس سورۃ میں جن حروف پر کھڑی زبر ہو انہیں ایک الف کے برابر کھینچنا لازمی ہے۔

۹۔ طلبہ کو بتایئے کہ جن حروف کو سرخ رنگ میں لکھا گیا ہے۔ ان پر غنہ کریں۔

۱۰۔ سورۃ الانشراح میں دیئے گئے سبز حروف کو پُر یعنی موٹا پڑھا جائے گا۔

۱۱۔ طلبہ کو بتایئے کہ قرآن مجید کی آیات کو ٹھہر ٹھہر کر اور تمام حروف کو واضح کر کے پڑھنا چاہیئے۔

۱۲۔ طلبہ کو درست تلفظ کے ساتھ سورۃ الانشراح کی ایک ایک آیت پانچ پانچ مرتبہ پڑھایئے۔

۱۳۔ کل جماعتی طریقے سے طلبہ سے سورۃ الانشراح کی ایک ایک آیت سنیے اور تلفظ کی اصلاح کیجیے۔

۱۴۔ طلبہ سے پوچھیے کہ کس کس کو سورۃ الانشراح زبانی یاد ہو چکی ہے۔

۱۵۔ اثبات میں جواب دینے والے طلبہ سے کہیے کہ وہ سورۃ الانشراح زبانی سنائیں۔

۱۶۔ اگر کوئی طالب علم سورۃ ٹھیک سے نہ سنا سکے تو تب بھی اسکی حوصلہ افزائی کی خاطر اس کے لیے تالیاں بجوایئے۔

اہم نکات کا اعادہ:

طلبہ سے درج ذیل سوالات پوچھیے۔

۱۔ الانشراح کا معنی کیا ہے؟

۲۔ سورۃ الانشراح کتنے حروف پر غنہ کیا جائے گا؟

۳۔ سورۃ الانشراح مکی ہے یا مدنی؟

ہوم ورک:

☆ طلبہ کو سورۃ الانشراح زبانی یاد کرنے کے لیے دیں۔

القرآن الکریم

عنوان : حفظ قرآن

سبق نمبر۲ : سورۃ التین

وقت : ۴۰ منٹ

مقاصد تدریس:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد

۱۔ طلبہ سورۃ التین کا تعارف جان سکیں گے۔

۲۔ طلبہ سورۃ التین کو درست تلفظ کے ساتھ زبانی یاد کر سکیں گے۔

ذخیرہ الفاظ:

سورۃ التین کے تمام الفاظ ذخیرہ الفاظ میں شامل ہیں۔

تدریسی معاونات:

درسی کتاب بورڈ ٹیپ ریکارڈر چارٹ فلیش کارڈز

سابقہ واقفیت کا جائزہ :

ٹیچر اپنی تدریس کو موثر بنانے کے لیے سبق کے عنوان کی جامع منصوبہ بندی کرے گا۔ تا کہ تعلیمی مقاصد کے مقررہ اہداف کو مطلوبہ نتائج کے ساتھ مقررہ وقت کے اندر بآسانی حاصل کیا جاسکے اس مقصد کے لیے ٹیچر طلبہ کی سابقہ معلومات اور تعلم کا درجہ جانچنے کے لیے چند چھوٹے چھوٹے سوالات کے ذریعے جائزہ لے گا۔ اور سبق کے عنوان کی طرف طلبہ کی توجہ مبذول کرائے گا۔

۱۔ سورۃ االتین قرآن پاک کے کس پارے میں ہے؟

۲۔ سورۃ التین میں کتنے حروف کو پُر پڑھا جاتا ہے؟

۳۔ کھڑی زبر والے حروف کو کس طرح ادا کیا جاتا ہے؟

سبق کے تعارف کی وضاحت :

طلبہ کو سورۃ التین کی فضیلت سے آگاہ کیجیے۔

طریقہ کار:

۱۔ طلبہ کو درسی کتاب کا صفحہ نمبر ۵ کھولنے کو کہیے۔

۲۔ بورڈ کے اوپر سبق کا عنوان تحریر کریں۔ (سورۃ التین)

۳۔ طلبہ کو بتایئے سورۃ التین مکی سورۃ ہے۔

۴۔ طلبہ کو التین کا معنی بتایئے۔

۵۔ طلبہ کو سورۃ التین کی ریکارڈنگ سنوایئے۔

۶۔ طلبہ درست تلفظ کے ساتھ سورۃ التین کی ایک ایک آیت پانچ پانچ مرتبہ پڑھایئے۔

۷۔ طلبہ کو باری باری سورۃ التین پڑھنے کو کہیے۔ اس بات کا خاص خیال رکھیے کہ طلبہ درست تلفظ کے ساتھ پڑھیں۔ اس دوران ان کے تلفظ کی اصلاح کریں۔

۸۔ سورۃ التین کو درست تلفظ کے ساتھ پڑھنے کے لیے درج ذیل باتوں کا جاننا ضروری ہے لہذا طلبہ کو یہ باتیں آسان الفاظ میں سکھایئے۔

۹۔ طلبہ کو بتایئے جن حروف پر شد ہو انہیں دو مرتبہ پڑھا جاتا ہے۔ ایک مرتبہ ساکن پڑھا جاتا ہے۔ اور دوسری مرتبہ اس حرکت کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

۱۰۔ کھڑی زبر والے حروف کو ایک الف کے برابر کھینچنا لازمی ہے۔

۱۱۔ سورۃ التین میں دیئے گئے سبز حروف کو پُر یعنی موٹا پڑھا جاتا ہے۔

۱۲۔ سورۃ التین میں دیئے گئے سرخ رنگ کے حروف پر غنہ کرنا لازمی ہے۔

۱۳۔ جن حروف پر غنہ کیا جائے گا ان حروف کو فلیش کارڈز پر لکھ کر طلبہ کو یاد کروایئے۔

۱۴۔ کل جماعتی طریقے سے طلبہ سے سورۃ التین کی ایک ایک آیت سنیے اور تلفظ کی اصلاح کیجیے۔

۱۵۔ طلبہ سے پوچھیے کس کس کو سورۃ التین زبانی یاد ہوچکی ہے۔

۱۶۔ اثبات میں جواب دینے والے طلبہ سے کہیے کہ وہ سورۃ التین زبانی سنائیں۔

۱۷۔ جو طالب علم سورۃ ٹھیک سنائیں ان کی حوصلہ افزائی کریں انہیں شاباش دیں اور ان کے لیے تالیاں بجوائیں۔

اہم نکات کا اعادہ:

طلبہ سے درج ذیل سوالات پوچھیے۔

۱۔ سورۃ التین کا کیا معنی ہے؟

۲۔ سورۃ التین کی آیات کتنی ہیں؟

۳۔ سورۃ التین مکی ہے یا مدنی؟

۴۔ سورۃ التین میں پُر پڑھے جانے والی حروف کی تعداد کتنی ہے؟

ہوم ورک:

☆ طلبہ کو سورۃ التین زبانی یاد کرنے کو دیں۔

القرآن الکریم

عنوان : حفظ و ترجمہ مع وضاحت

سبق نمبر ا : سورۃ القدر

وقت : ۴۰ منٹ

مقاصد تدریس:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد

۱۔ طلبہ سورۃ القدر کا تعارف حاصل کرسکیں گے۔

۲۔ طلبہ سورۃ القدر مع ترجمہ زبانی یاد کرسکیں گے۔

ذخیرہ الفاظ :

شبِ قدر معلوم مہینوں فرشتے روح الامین حکم اترتے

طلوعِ فجر نیکیاں تحفہ ثواب سلامتی امت

ہجرت نازل بنی اسرائیل

تدریسی معاونات:

فلیش کارڈز سورۃ القدر کی ریکارڈنگ درسی کتاب بورڈ مارکر چارٹ

سابقہ واقفیت کا جائزہ :

ٹیچر اپنی تدریس کو موثر بنانے کے لیے سبق کے عنوان کی جامع منصوبہ بندی کرے گا۔ تاکہ تعلیمی مقاصد کے مقررہ اہداف کو مطلوبہ نتائج کے ساتھ مقررہ وقت کے اندر بآسانی حاصل کیا جاسکے گا اس مقصد کے لیے ٹیچر طلبہ کی سابقہ معلومات اور تعلم کا درجہ جانچنے کے لیے چند چھوٹے چھوٹے سوالات کے ذریعے جائزہ لے گا اور سبق کے عنوان کی طرف طلبہ کی توجہ مبذول کرائے گا۔

۱۔ سورۃ القدر قرآن مجید کے کس پارے میں ہے؟

۲۔ سورۃ القدر کی کتنی آیات ہیں؟

۳۔ سورۃ القدر میں غنہ کتنے حروف پر کیا جائے گا۔

سبق کے تعارف کی وضاحت:

سورۃ القدر قرآن مجید کے تیسویں پارے میں ہے۔ اس میں کل پانچ آیات ہیں۔ یہ سورۃ ہجرتِ مدینہ سے پہلے مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ آج کے سبق میں ہم سورۃ القدر کے متعلق تفصیل سے پڑھیں گے۔

طریقہ کار:

۱۔ طلبہ کو درسی کتاب کا صفحہ نمبر ۶ کھولنے کو کہیے۔

۲۔ تختہ سیاہ کے اوپر سبق کا عنوان لکھیے (سورۃ القدر)

۳۔ طلبہ کو بتایئے سورۃ القدر مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔

۴۔ طلبہ کو شب قدر کے متعلق بتایئے اور انہیں بتایئے کہ مسلمانوں کو اس سورۃ کے ذریعے شب قدر کا تحفہ ملا ۔

۵۔ طلبہ کو سورۃ القدر کی ریکارڈنگ سنوایئے۔

۶۔ طلبہ کو درست تلفظ کے ساتھ سورۃ القدر کی ایک ایک آیت پانچ پانچ مرتبہ پڑھایئے۔

۷۔ طلبہ کو باری باری سورۃالقدر پڑھنے کو کہیے۔ اس بات کا خاص خیال رکھیے کہ طلبہ درست تلفظ کے ساتھ پڑھیں۔ اس دوران ان کے تلفظ کی اصلاح بھی کرتے جائیں۔

۸۔ سورۃ القدر کو درست تلفظ کے ساتھ پڑھنے کے لیے درج ذیل باتوں کا جاننا ضروری ہے۔

۹۔ سورۃ القدر میں دیئے گئے سبز حروف کو پُر یعنی موٹا پڑھا جائے گا۔

۱۰۔ شد والے حروف کو دو مرتبہ پڑھا جائے گا ایک مرتبہ ساکن پڑھا جائے گا اور دوسری مرتبہ حرکت کے ساتھ پڑھا جائے گا۔

۱۱۔ جن حروف پر کھڑی زبر ہو ان حروف کو ایک الف کے برابر کھینچنا لازمی ہے۔

۱۲۔ سورۃ میں دیئے گئے سرخ رنگ کے حروف پر غنہ کرنا لازمی ہے۔

۱۳۔ طلبہ کو قرآن مجید کے آداب کے متعلق بتایئے۔

۱۴۔ طلبہ کو بتایئے کہ تلاوت قرآن کے دوران فضول باتیں کرنا منع ہیں۔

۱۵۔ طلبہ کو بتایئے کہ قرآن مجید کو ٹھہر ٹھہر کر اور تمام حروف کو واضح کر کے پڑھنا چاہیئے۔

۱۶۔ تلاوت قرآن مجید میں رموز واوقاف کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔

۱۷۔ سورۃ القدر میں دیئے گئے الفاظ کے معنی چارٹ کے اوپر لکھیں اور طلبہ کو یاد کروائیں۔

۱۸۔ جن حروف پر غنہ کیا جاتا ہے ان حروف کو فلیش کارڈز کے اوپر لکھ کر طلبہ کو پڑھ کر بتائیں۔

۱۹۔ کل جماعتی طریقے سے طلبہ سے سوالات کیجیے۔
استاد کی مدد سے طلبہ مشقی سوالنمبر ۲ اور ۳ کتابوں پر حل کریں۔

اہم نکات کا اعادہ:

طلبہ سے درج ذیل سوالات پوچھیے۔

۱۔ سورۃ القدر کب نازل ہوئی؟

۲۔ خیر من الف شھر کا کیا معنی ہے؟

۳۔ سورۃ القدر مکی ہے یا مدنی؟

۴۔ بازن ربھم کا کیا مطلب ہے؟

ہوم ورک:

☆ مشقی سوالنمبر ۱ کا جزو ۲ اور ۳ طلبہ کو ہوم ورک میں دیں۔

القرآن الکریم

عنوان : حفظ و ترجمہ مع وضاحت

سبق نمبر۲ : قرآنی دعائیں

وقت : ۴۰ منٹ

مقاصد تدریس:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد :

۱۔ طلبہ قرآنی دعاؤں کا تعارف /پس منظر جان سکیں گے۔

۲۔ طلبہ قرآنی دعاؤں کو ہر دو ترجمے کے ساتھ زبانی یاد کرسکیں گے۔

ذخیرہ الفاظ:

طالوت	بنی اسرائیل	سربراہی	کفار	مغرور	جالوت
لشکر	استقامت	تخلیق	ممنوعہ	شیطان	بہلا پھسلا
خطا	احساس	جانوں	نقصان	صبر	نفزش
سرزد					

تدریس معاونات:

درسی کتاب بورڈ چارٹ فلیش کارڈز

عملِ تدریس:

سابقہ معلومات کا جائزہ :

استاد اپنی تدریس کو موثر بنانے کے لیے سبق کی جامع منصوبہ بندی کرے گا تا کہ تعلیمی مقاصد کے مقررہ اہداف وکو مطلوبہ نتائج کے ساتھ مقررہ وقت میں با آسانی حاصل کیا جاسکے گا۔اس مقصد کے حصول کے لیے استاد طلبہ کی سابقہ معلومات اور تعلم کا جائزہ لینے کے لیے چند چھوٹے چھوٹے سوالا ت کرے گا۔ اور طلبہ کی توجہ سبق کے عنوان کی طرف مبذول کروائے گا۔

۱۔ مصیبت کے وقت ہمیں کس سے مدد مانگنی چاہیے؟

۲۔ حضرت آدمؑ کون ہیں؟

۳۔ اللہ تعالی کن لوگوں کو پسند کرتا ہے؟

سبق کے تعارف کی وضاحت:

آج کے سبق میں ہم سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۲۵۰ اور سورۃ الاعراف آیت نمبر ۲۳ کا ترجمہ اور تفصیل پڑھیں گے۔

طریقہ کار:

۱۔ طلبہ کو درسی کتاب کا صفحہ نمبر ۸ کھولنے کو کہیے۔

۲۔ بورڈ کے اوپر سبق کا عنوان لکھیے۔ (قرآن دعائیں)

۳۔ طلبہ کو ان قرآنی دعاؤں کی تفسیر بتایئے۔

۴۔ طلبہ کو سبق کے متعلق درج ذیل معلومات دیں۔

۵۔ طلبہ کو طالوت اور جالوت کے متعلق تفصیل سے بتایئے۔ اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ ٹچر کا اندازہ بیا ن ایسا ہو کہ طلبہ کی سبق میں دلچسپی بڑھ جائے۔

۶۔ اللہ تعالی نے انسانوں کی ہدایت کے لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی اور رسول بھیجے۔

۷۔ اللہ تعالی نے سب سے پہلے حضرت آدمؑ اور پھر حضرت ہوا کو پیدا فرمایا۔

۸۔ اللہ تعالی نے انہیں جنت میں رہنے کا حکم دیا اور انہیں جنت میں موجود ایک درخت کا پھل کھانے سے منع فرما یا۔

۹۔ شیطان نے انہیں بہلا پھسلا کر اس درخت کا پھل کھلا دیا اور انہیں جنت سے نکلوا دیا۔

۱۰۔ طلبہ کو ان دعاؤں کی ریکارڈنگ سنوایئے۔

۱۱۔ سورۃ البقرہ اور سورۃ الاعراف کی دعائیں مع ترجمہ چارٹ پر لکھیں اور طلبہ کو یاد کروائیں اس چارٹ کو کمرہ جماعت میں لگا دیں۔

۱۲۔ طلبہ کو یہ دونوں دعائیں پانچ پانچ مرتبہ درست تلفظ کے ساتھ پڑھائیں۔

۱۳۔ طلبہ کو ایک ایک کر کے اپنے پاس بلایئے اور انہیں ان دعاؤں کو اونچی آواز میں درست تلفظ کے ساتھ سنانے کو کہیے۔

۱۴۔ اگر کوئی طالبعلم درست تلفظ کے ساتھ دعائیں نہ سنا سکے تو اس کے تلفظ کی اصلاح کرتے ہوئے اسکی حوصلہ افزائی کریں۔

۱۵۔ کلاس میں موجود کمزور طلبہ پر خصوصی توجہ دیں ان پر سختی کرنے کی بجائے محبت اور شفقت سے پڑھائیں۔

۱۶۔ کلاس میں موجود طالبعلموں کو دو گروپوں میں تقسیم کریں دونوں گروپوں کا ایک ایک لیڈر مقرر کریں اب گروپ لیڈر سے کہیے کہ اپنے اپنے گروپ میں سے ایسے تین تین طلبہ کا انتخاب کریں ۔ جن کے متعلق ان کو اندازہ ہو کہہ یہ ٹیچر کے سوالات کے درست جواب دے پائیں گے۔

ٹیچر فاتح گروپ کے لیے تالیاں بجوایئے اور انہیں شاباش دیجیے اور ہار نے والے گروپ کی حوصلہ افزائی کیجیے۔

اہم نکات کا اعادہ:

طلبہ سے درج ذیل سوالات پوچھیے ۔

۱۔ طالوت کون تھا؟

۲۔ حضرت آدمؑ اور حضرت ہواؑ کو کس نے جنت سے نکلوایا ؟

۳۔ حضرت یعقوبؑ کا لقب کیا تھا؟

۴۔ حضرت آدمؑ اور حضرت ہواؑ نے اللہ تعالی سے کیا دعا فرمائی؟

ہوم ورک:

☆ طلبہ کو ہوم ورک میں دونوں دعائیں مع ترجمہ یاد کرنے کو دیں۔

القرآن الکریم

عنوان : حفظ و ترجمہ مع وضاحت

سبق نمبر۳ : سورۃ الحشر، آیت نمبر ۱۰

وقت : ۴۰ منٹ

مقاصد تدریس:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد :

۱۔ طلبہ سورۃ الحشر کی آیت نمبر ۱۰ کا تعارف جان سکیں گے۔

۲۔ طلبہ سورۃ الحشر کی آیت نمبر ۱۰ مع ترجمہ زبانی یاد کر سکیں گے۔

ذخیرہ الفاظ:

آغاز تعلیمات تکالیف برداشت ناموافق ثابت قدم

جوق در جوق حسرت کینہ حسد پروردگار شفقت

مہربان

تدریسی معاونات:

درسی کتاب بورڈ چارٹ ٹیپ ریکارڈر فلیش کارڈز

عمل تدریس :

سابقہ معلومات:

استاد اپنی تدریس کو موثر بنانے کے لیے سبق کی جامع منصوبہ بندی کرے گا تا کہ تعلیمی مقاصد کے مقرر ہ اہداف وکو مطلوبہ نتائج کے ساتھ مقررہ وقت میں با آسانی حاصل کیا جاسکے گا۔اس مقصد کے حصول کے لیے استاد طلبہ کی سابقہ معلومات اور تعلم کا جائزہ لینے کے لیے چند چھوٹے چھوٹے سوالا ت کرے گا۔ اور طلبہ کی توجہ سبق کے عنوان کی طرف مبذول کروائے گا۔

۱۔ حضورؐ کے آبائی شہر کا نام کیا تھا؟

۲۔ مسلمانوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کیوں فرمائی؟

۳۔ مکہ مکرمہ کے مسلمانوں نے پہلی ہجرت کس ملک کی طرف کی؟

سبق کے تعارف کی وضاحت:

آج کے سبق میں ہم سورۃ الحشر کی آیت نمبر ۱۰ کا ترجمہ اسکا پسِ منظر کے ساتھ پڑھیں گے۔

طریقہ کار:

۱۔ طلبہ کو درسی کتاب کا صفحہ نمبر ۱۰ کھولنے کو کہیے۔

۲۔ بورڈ کے اوپر سبق کا عنوان لکھیے (سورۃ الحشر آیت نمبر ۱۰)

۳۔ طلبہ کو اس آیت کا پس منظر بتایئے۔

۴۔ سبق کے مطلق طلبہ کو درج ذیل معلومات دیں۔

۱) سب سے پہلے طلبہ کو بتایئے کہ سورۃ الحشر کی آیت نمبر ۱۰ ایک دعا ہے جو مسلمانوں نے اللہ تعالی سے کی اور پھر اللہ تعالی کو یہ دعا اتنی اچھی لگی کہہ اسے قرآن مجید میں بیان فرما دیا۔

۲) دعوتِ اسلام کا آغاز مکہ مکرمہ سے ہوا۔

۳) حضور اکرمؐ کی تعلیمات پر چند لوگ اسلام لائے۔

۴) قریش مکہ کے ظلم وستم مسلمانوں پر حد سے بڑھ گئے۔

۵) حضور اکرمؐ نے مسلمانوں کے ساتھ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی۔

۶) مدینہ منورہ میں اسلام تیزی سے پھیلا نے لگا۔

۷) بعد میں اسلام قبول کرنے والوں کے دلوں میں حسرت پیدا ہوئی کہ کاش ہم بھی پہلے اسلام لانے والوں میں شامل ہوتے تب انہوں نے اللہ تعالی سے یہ ددعا کی۔

۵۔ طلبہ کو سورۃ الحشر آیت نمبر ۱۰ کی ریکارڈنگ سنوایئے۔

۶۔ آیت مع ترجمہ چارٹ پر لکھیے اور طلبہ کو یاد کروایئے۔

۷۔ پُر پڑھے جانے والے حروف اور وہ حروف جن پر غنہ کیا جاتا ہے انہیں فلیش کارڈز پر لکھ کر طلبہ کو بتایئے۔

۹۔ طلبہ کو یہ دعا اونچی آواز میں درست تلفظ کے ساتھ سنانے کو کہیے۔

۱۰۔ اگر کسی طالبعلم کو تلفظ درت نہ ہو تو اسکے تلفظ کو درست کروانے کی پوری کوشش کریں اور اسے بار بار پڑھائیں۔

۱۱۔ طلبہ کو قرآن مجید کے آداب کے متعلق آگاہ کیجیے۔طلبہ کو بتایئے تلاوتِ قرآن مجید کے دوران باتیں کرنا منع ہیں۔

۱۲۔ قرآن مجید کو ٹھہر ٹھہر کر اور تمام حروف کو واضح کر کے پڑھنا چاہیے۔

۱۳۔ قرآن مجید کا ایک لفظ پڑھنے سے دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے۔

۱۴۔ کل جماعتی طریقے سے طلبہ سے سوالات کیجیے اور جوابات اخذ کروایئے درست جواب دینے والے طلبہ کو شاباش دیں اور ان کے لیے تالیاں بجوائیں۔

اہم نکات کا اعادہ:

طلبہ سے درج ذیل سوالات پوچھیے۔

۱۔ مسلمانوں نے اللہ تعالی سے کیا دعا فرمائی؟

۲۔ ہجرت مدینہ سے مسلمانوں کو کیا فائدہ ہوا ؟

۳۔ قلو بنا کا کیا معنی ہے؟

ہوم ورک :

☆ طلبہ کو سورۃ الحشر کی آیت نمبر ۱۰ مع ترجمہ ہوم ورک میں دیں۔

القرآن الکریم

عنوان : حفظ و ترجمہ مع وضاحت

سبق نمبر۴ : قرآنی دعائیں (حل مشق)

وقت : ۴۰ منٹ



۱۔ تفصیلی جوابات تحریر کیجیے۔

ج۱۔ سورۃ القدر قرآن مجید کے تیسویں پارے میں ہے۔ یہ سورت ہجرت سے پہلے مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی تھی۔

ج۲۔ ایک مرتبہ حضورِ اکرم ﷺ نے بنی اسرائیل کے ایک نیک بندے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اُس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک ہزار سال تک کی عبادت کی۔ یہ سُن کر صحابہ کرامؓ پریشان ہو گئے کہ ہماری عمریں تو بہت تھوڑی ہیں ہم کس طرح پچھلی امت کے لوگوں سے زیادہ نیکیاں کر پائیں گے۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے سورۃ القدر نازل فرمائی اور اس سورت کے ذریعے مسلمانوں کو شب قدر کا تحفہ دیا۔

ج۳۔ شب قدر میں عبادت کرنے کا ثواب ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس رات میں حضرت جبرائیلؑ اور دوسرے فرشتے اللہ تعالیٰ کے احکام (خیر و برکت) لے کر اترتے ہیں۔ یہ رات طلوع صبح تک سلامتی اور خیر ہے۔

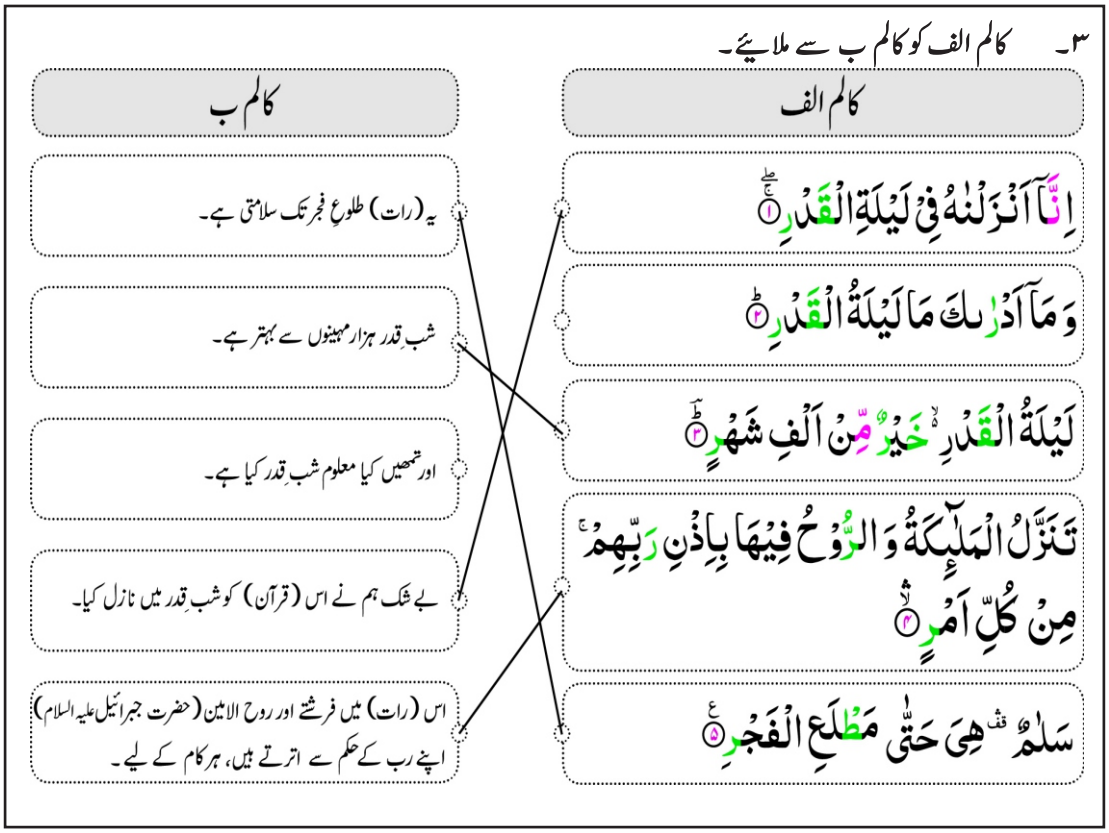
۲۔ خالی جگہ پر کیجیے۔

۱۔ پانچ

۲۔ جبرائیل

۳۔ سلامتی

۳۔ کالم الف کو کالم ب سے ملایئے۔



ایمانیات وعبادات

عنوان : توحید کا مفہوم

سبق نمبر ا : آغاز سبق تا اختتام سبق

وقت : ۴۰ منٹ

مقاصد تدریس:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ

ا۔ توحید کے مفہوم سے آگاہ ہوسکیں گے۔

۲۔ عقیدہ توحید کے فوائد کے بارے میں جان سکیں گے۔

ذخیرہ الفاظ :

یکتا اصطاح صفات افعال شریک شے خوبیوں

عیب ہمسر عبادت معبود قوتوں نبیوں بہادری

شجاعت جرات مندی اوصاف عاجزی، انکساری قلبی سکون

قناعت پسندی اتحاد شریک شرک حکم نافرمانی برابری

تدریسی معاونات:

درسی کتاب بلیک یا وائٹ بورڈ ڈسٹر چاک یا مارکر چارٹ فلیش کارڈ

ٹیپ ریکارڈ گروپ ٹاسک

عمل تدریس :

سابقہ معلومات کا جائزہ :

استاد اپنی تدریس کو موثر بنانے کے لیے سبق کی جامع منصوبہ بندی کرے گا تا کہ تعلیمی مقاصد کے مقرر ہ اہداف وکو مطلوبہ نتائج کے ساتھ مقررہ وقت میں با آسانی حاصل کیا جاسکے گا۔اس مقصد کے حصول کے لیے استاد طلبہ کی سابقہ معلومات اور تعلم کا جائزہ لینے کے لیے چند چھوٹے چھوٹے سوالا ت کرے گا۔ اور طلبہ کی توجہ سبق کے عنوان کی طرف مبذول کروائے گا۔

ا۔ توحید کس زبان کا لفظ ہے؟

۲۔ توحید کے معنی کیا ہیں؟

۳۔ کیا اللہ تعالی ہمیں رزق دیتا ہے؟

سبق کے تعارف کی وضاحت:

توحید سے مراد اللہ تعالی کو اس کی ذات صفات اور افعال میں ایک ماننا ہے۔ یعنی اس حقیقت پر پختہ یقین رکھنا کہ اللہ تعالی ایک ہے۔ اسکا کوئی شریک نہیں۔ وہی اکیلا اس کائنات اور اس میں موجود ہر شے کا خالق و مالک ہے۔ آج کے سبق میں ہم توحید کے مطلق تفصیل سے پڑھیں گے۔

طریقہ کار:

۱۔ طلبہ کو درسی کتاب کا صفحہ نمبر ۱۱ کھولنے کو کہیے۔

۲۔ سبق کا عنوان بورڈ پر تحریر کیجیے۔ (توحید کا مفہوم)

۳۔ طلبہ سے سبق کی ریڈنگ کروائیں کوشش کریں کہ کلاس کے تمام طلبہ کو ریڈنگ کا موقع ملے۔

۴۔ ریڈنگ کرواتے ہوئے طلبہ کو مشکل الفاظ کے معنی لازمی بتایئے۔

۵۔ ذخیرہ الفاظ کو بورڈ پر لکھیے اور طلبہ کو کہیے کہ ان الفاظ کو اپنی کتاب پر انڈرلائن کریں اور اگلے دن ان الفاظ کی املا کروائی جائے۔

۶۔ سبق کے حوالے سے درج ذیل معلومات دیں۔

۱) توحید عربی زبان کا لفظ ہے۔

۲) توحید کے معنی ایک ماننا یا یکتا جاننا ہے۔

۳) اسلامی اصطلاح میں توحید سے مراد اللہ تعالی کو اسکی ذات صفات ۔

۴) اور افعال میں ایک ماننا ہے۔

۵) اللہ تعالی ہر شے کا خالق و مالک ہے زندگی اور موت اسی کے ہات میں ہے وہ سب کا رزق ہے ہر شے اسکے حکم کی پابند ہے۔ اسکے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

۷ قرآن مجید کی سورۃ اخلاص میں عقیدہ توحید کی وضاحت بیان کی گئی ہے۔

۸۔ سورۃ اخلاص مع ترجمہ چارٹ پر لکھ کر کمرہ جماعت میں لگائیں۔

۹۔ اللہ تعالی کے صفائی نام مع ترجمہ فلیش کارڈز پر لکھ کر طلبہ کو یاد کروائیں۔

القیوم ۔الرحمٰن الرحیم ۔المالک

۱۰۔ عقیدہ توحید کے فوائد بورڈ پر لکھ کر طلبہ کو زبانی یاد کروائے جائیں۔

۱۱۔ طلبہ سے سبق کے آخری پیراگراف کی پڑھائی کروایئے۔ طلبہ سے سبق کے متعلق سوالات کیجیے ان کے جوابات اخذ کروایئے۔

۱۲۔ طلبہ سے عقیدہ توحید کے فوائد سنیے اور انہیں نکات کی صورت میں بورڈ پر تحریر کیجیے۔

۱) بہادری شجاعت اور جرات مندی کے اوصاف کا پیدا ہونا۔

۲) غرور وتکبر کا خاتمہ

۳) صبر اور شکر کا جذبہ پیدا ہونا۔

۴) انسان کو قلبی سکون ملتا ہے۔

۵) قناعت پسندی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

۱۳۔ طلبہ کو شرک کے متعلق تفصیل سے بتایئے۔

۱۴۔ طلبہ کو چار گروپوں میں تقسیم کیجیے اب چاروں گروپوں سے سوالات کیجیے جو گروپ سب سے زیادہ بالکل ٹھیک جواب دے گا وہ فاتح گروپ ہوگا اس گروپ کو شاباش دیں اور اس کے لیے تالیاں بجوایئے۔

۱۵۔ طلبہ استاد کی مدد سے مشقی سوالنمبر ۳،۴ اور ۵ کتابوں پر حل کریں۔

۱۶۔ کل جماعتی طریقے سے طلبہ سے سوالات کے جوابات اخذ کروائے جائیں۔

اہم نکات کا اعادہ:

طلبہ سے درج ذیل سوالات پوچھیے۔

۱۔ شرک سے کیا مراد ہے؟

۲۔ اللہ تعالی کے کوئی سے تین صفائی نام بتایئے؟

۳۔ عقیدہ توحید کے کوئی سے تین فوائد بتایئے؟

۴۔ قرآن مجید کی کس سورۃ میں عقیدہ توحید کی وضاحت کی گئی ہے؟

۵۔ سب سے بڑا گناہ کیا ہے؟

۶۔ الرحمٰن کا کیا معنی ہے؟

ہوم ورک:

☆ طلبہ کو مشقی سوالنمبر ۲ اور سرگرمیاں ہوم ورک میں دیجیے۔

ایمانیات و عبادات

عنوان : توحید کا مفہوم

سبق نمبر۲ : حل مشق

وقت : ۴۰ منٹ

۱۔ تفصیلی جواب تحریر کیجیے۔

ج۱۔ توحید عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ایک ماننا یا یکتا جاننا ہے۔ اسلامی اصطلاح میں توحید سے مراد اللہ تعالیٰ کو اُس کی ذات، صفات اور افعال میں ایک ماننا ہے۔ یعنی اس حقیقت پر پختہ یقین رکھنا کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے۔ اُس کا کوئی شریک نہیں۔ وُہی اکیلا اس کائنات اور اس میں موجود ہر شے کا خالق و مالک ہے۔ وُہی سب کو رزق دینے والا اور پالنے والا ہے۔ وُہی زندگی اور موت کا مالک ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ وہ تمام خوبیوں کا مالک ہے۔ اُس کی ذات ہر قسم کے عیب سے پاک ہے۔ وہ سب کچھ جانتا ہے۔ کائنات کی ہر شے اُس کے حُکم کی پابند ہے۔ نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ اُس کی کوئی اولاد ہے۔ اُس کا کوئی رشتہ دار نہیں اور نہ ہی کوئی اُس کا ہمسر یا برابری کرنے والا ہے۔ اُس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

ج۲۔ عقیدہ توحید کے پانچ فوائد

(۱) مومن اللہ تعالیٰ کو تمام قوتوں کا مالک سمجھتا ہے۔ وہ صرف اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنا سر جُھکاتا ہے۔ گویا عقیدۂ توحید انسان میں خود داری پیدا کرتا ہے۔

(۲) عقیدۂ توحید مومن بندے میں بہادری، شجاعت اور جرأت مندی کے اوصاف پیدا کرتا ہے۔

(۳) عقیدۂ توحید سے انسان میں عاجزی و انکساری پیدا ہوتی ہے اور غُرور و تکبر کا خاتمہ ہوتا ہے۔

(۴) عقیدۂ توحید کی وجہ سے مومن بندے میں صبر اور شکر کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اس کو یقین ہوتا ہے کہ اُسے جو بھی اچھائی ملتی ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، اس لیے وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے۔ جب اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے، تو اُس کو یقین ہوتا ہے کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اس لیے وہ اس مصیبت پر صبر کرتا ہے۔

(۵) عقیدۂ توحید اپنانے کی وجہ سے انسان کو قلبی سکون ملتا ہے۔

۲۔ مختصر جواب تحریر کیجیے۔

ج۱۔ عقیدۂ توحید اسلام کی بنیاد ہے۔ تمام نبیوں اور رسولوں نے اپنی اپنی قوم کو اِسی عقیدے کی دعوت دی۔

ج۲۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاخلاص میں فرمایا ہے:

ترجمہ: (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجئے کہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور اس کا کوئی ہمسر نہیں۔

۳۔ خالی جگہ پر کیجیے۔

۱۔ معبود ۲۔ شے ۳۔ ہمیشہ ۴۔ شرک ۵۔ عاجزی

۴۔ درست جواب کے گرد دائرہ لگائیے۔

۱۔ (ب) ایک ماننا ۲۔ (الف) سورۃ الاخلاص میں ۳۔ (ج) اللہ تعالیٰ

۴۔ (د) عاجزی کی ۵۔ (ب) شرک

۵۔ کالم الف کو کالم ب سے ملائیے۔

کالم الف	کالم ب
۱ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ ﴿۱﴾	اور کوئی اس کی برابری کرنے والا نہیں۔
۲ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ ﴿۲﴾	آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے کہ وہ اللہ ایک ہے۔
۳ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ ﴿۳﴾	نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔
۴ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾	اللہ بے نیاز ہے۔

سرگرمی ۱۔ درج ذیل اللہ تعالیٰ کے ناموں کا ترجمہ لکھیے۔

الخالق	پیدا کرنے والا	العادل	عدل کرنے والا
المالک	ہر شے کا مالک، آقا	الرحمٰن	بے حد مہربان
القیوم	ہمیشہ قائم رہنے والا	الرحیم	نہایت رحم کرنے والا

ایمانیات وعبادات

عنوان : اذان : اہمیت وفضیلت

سبق نمبر ا : آغاز سبق تا کامیابی کا پیغام دیا جاتا ہے۔

وقت : ۴۰ منٹ

مقاصد تدریس:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد:

ا۔ طلبہ اذان کے مفہوم سے آگاہ ہوسکیں گے۔

۲۔ طلبہ جان سکیں گے کہ اذان کی ابتداء کب اور کیسے ہوئی۔

ذخیرہ الفاظ:

اطلاع مخصوص کلمات موذن معراج تحفہ

شروفساد مشاورت ڈھول قبلہ رو وحی سونپ

گھنٹی خواب بزرگی وحدانیت رسالت شہادت

دعوت کامیابی کامرانی

تدریسی معاونات:

درسی کتاب بورڈ چارٹ موبائل مسجد کا ماڈل فلیش کارڈز

عمل تدریس:

سابقہ معلومات کا جائزہ :

استاد اپنی تدریس کو موثر بنانے کے لیے سبق کی جامع منصوبہ بندی کرے گا تا کہ تعلیمی مقاصد کے مقررہ اہداف وکو مطلوبہ نتائج کے ساتھ مقررہ وقت میں با آسانی حاصل کیا جاسکے گا۔اس مقصد کے حصول کے لیے استاد طلبہ کی سابقہ معلومات اور تعلم کا جائزہ لینے کے لیے چند چھوٹے چھوٹے سوالا ت کرے گا۔ اور طلبہ کی توجہ سبق کے عنوان کی طرف مبذول کروائے گا۔

ا۔ اذان کس زبان کا لفظ ہے؟

۲۔ اذان کہاں دی جاتی ہے؟

۳۔ اذان دینے والے کو کیا کہتے ہیں؟

سبق کے تعارف کی وضاحت:

اذان سے مراد وہ کلمات ہیں جو مسلمانوں کو باجماعت نماز کے لیے بلانے کی غرض سے ادا کیے جاتے ہیں۔ اذان کے کلمات رات اور دن میں پانچ مرتبہ ادا کیے جاتے ہیں۔ اذان دینے والے کو موذن کہتے ہیں۔آج کے سبق میں ہم اذان کا مفہوم اور اذان کی ابتدا کے متعلق تفصیل سے پڑھیں گے۔

طریقہ کار:

۱۔ طلبہ کو درسی کتاب کا صفحہ نمبر ۱۴ کھولنے کو کہیے۔

۲۔ سبق کا عنوان بورڈ پر تحریر کریں۔ (اذان)

۳۔ طلبہ کو اذان کا معنی بتایئے۔

۴۔ طلبہ سے کہیے کہ وہ باری باری سبق کی ریڈنگ کریں۔

۵۔ ریڈنگ کے دوران مشکل الفاظ کے معنی بتایئے۔

۶۔ ذخیرہ الفاظ کو بورڈ پر تحریر کیجیے اور طلبہ سے کہے کہ ان الفاظ کو اپنی کتابوں پر انڈر لائن کریں اور اگلے دن ان الفاظ کی املا کروایئے۔

۷۔ سبق کے حوالے سے درج ذیل معلومات طلبہ کو فراہم کریں۔

۱) اذان عربی زبانی کا لفظ ہے۔

۲) اذان کے معنی ہیں اطلاع دینا یا اعلان کرنا۔

۳) اذان کے کلمات ایک دن اور رات میں ۵ مرتبہ ادا کیے جاتے ہیں۔

۴) اذان دینے والے کو موذن کہتے ہیں۔

۵) معراج کے موقعہ پر اللہ تعالی نے رسول اکرمؐ کو پانچ نمازوں کا تحفہ عطا فرمایا۔

۶) مکہ مکرمہ میں کفارِ مکہ کے شروفساد کی وجہ سے باجماعت نماز ادانہیں کی جاسکتی تھی۔

۷) مدینہ منورہ ہجرت کرنے کے بعد حضور اکرمؐ نے مسجد نبوی کی تسلیم کی اور اب یہ مسلہ در پیش تھا کہ مسلمانوں کو باجماعت نماز کے لے کس طرح بلا یا جائے ۔کسی نے ڈھول اور کسی نے گھنٹی بجا کر نماز کے اعلان کا مشورہ دیا۔

۸۔ حضرت عبداللہ بن زید نے خواب دیکھا کہ ایک شخص قبلہ رو ہو کر اللہ اکبر اللہ اکبر کہ رہا ہے۔ حضرت عمر نے بھی

اسیابی خواب دیکھا۔

حضور اکرمؐ نے حضرت عبداللہ بن زیدؓ کو حکم دیا کہ وہ اذان کے کلمات حضرت بلال کو سیکھائیں۔

۹۔ حضرت بلال اسلام کے پہلے موذن مقرر ہوئے۔

طلبہ کو مسجد کا ماڈل دیکھا کر بتایا جائے کہ مسجد اللہ کا گھر ہے اور موذن مسجد میں ۵ مرتبہ اذان دیتا ہے۔

۱۰۔ فلیش کارڈز کے اوپر دن اور رات میں ادا کی جانے والی پانچ نمازوں کے نام لکھ کر طلبہ کو یاد کروائے جائیں۔

۱۱۔ چارٹ کے اوپر اذان کے تمام کلمات مع ترجمہ لکھ کر طلبہ کو پڑھائے جائیں۔

۱۲۔ کل جماعتی طریقے سے طلبہ سے سولات کے جوابات اخذ کروائے جائیں۔ درست جواب دینے والے طلبہ کو شاباش دیں اور اگرکوئی طالبعلم درست جواب نہ دے پائے تو اسے ڈانٹنے کی بجائے اسکی حوصلہ افزائی کریں۔

اہم نکات اعادہ:

استاد طلبہ سے درج ذیل سوالات کرے۔

۱۔ اذان کے کیا معنی ہیں؟

۲۔ نمازوں کا تحفہ حضور اکرمؐ کو کب ملا؟

۳۔ حضرت بلالؓ کو اذان کے کلمات کس نے سکھائے؟

۴۔ اذان کے کلمات کس چیز کا پیغام دیتے ہیں؟

ہوم ورک :

☆ سوالنمبر کا جزو ا طلبہ کو ہوم ورک میں دیجیے۔

ایمانیات وعبادات

عنوان : اذان : اہمیت وفضیلت

سبق نمبر۲ : اذان کی اہمیت وفضیلت تا اختتام سبق

وقت : ۴۰ منٹ

مقاصدتدریس:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد

۱۔ طلبہ کے اذان کی اہمیت وفضیلت کے متعلق جان سکیں گے۔

۲۔ طلبہ اذان کے فوائد کے بارے میں جان سکیں گے۔

ذخیرہ الفاظ:

بنی نوع مرتبے فائز موذن مغفرت صف قرعہ

اتفاق واتحاد رخ پختہ رحمتیں برکتیں شفاعت

بلند مقام گناہوں کانوں تکلیف تذکرہ فرمان

تدریسی معاونات:

درسی کتاب وائٹ/بلیک بورڈ ڈسٹر/مارکر چارٹ

عمل تدریس:

سابقہ معلومات کا جائزہ :

استاد اپنی تدریس کو موثر بنانے کے لیے سبق کی جامع منصوبہ بندی کرے گا تا کہ تعلیمی مقاصد کے مقررہ اہداف وکو مطلوبہ نتائج کے ساتھ مقررہ وقت میں با آسانی حاصل کیا جاسکے گا۔اس مقصد کے حصول کے لیے استاد طلبہ کی سابقہ معلومات اور تعلم کا جائزہ لینے کے لیے چند چھوٹے چھوٹے سوالا ت کرے گا۔ اور طلبہ کی توجہ سبق کے عنوان کی طرف مبذول کروائے گا۔

۱۔ اسلام کے پہلے موذن کون تھے؟

۲۔ مسجد نبوی سعودی عرب کے کس شہر میں ہے؟

۳۔ حضرت عبداللہ بن زید نے خواب میں کیا دیکھا ؟

سبق کے تعارف کی وضاحت:

اذان روز انہ پانچ مرتبہ دی جاتی ہے اسکا تعلق نماز سے ہے جو بنی نوع انسان کی کامیابی کا باعث ہے آج کے سبق میں ہم اذان کی اہمیت وفضیلت اور اذان کے فوائد کے متعلق تفصیل سے پڑھیں گے۔

طریقہ کار:

۱۔ طلبہ کو درسی کتاب کا صفحہ نمبر ۱۵ کھولنے کو کہیے۔

۲۔ سبق کا عنوان بورڈ پر تحریر کریں۔ (اذان ، اہمیت وفضیلت)

۳۔ طلبہ سے سبق کی ریڈنگ کروائیں۔

۴۔ ریڈنگ کے دوران مشکل الفاظ کے معنی بتایئے۔

سبق کے اہم نکات بورڈ پر تحریر کریں۔

۱) اذان روزانہ پانچ مرتبہ ہر فرض نماز سے پہلے دی جاتی ہے۔

۲) اذان دینے والے قیامت کے دن بلند مرتبے پر فائز ہوں گے۔

۳) اذان کی وجہ سے موذن کی مغفرت کردی جائے گی۔

۴) اذان کے الفاظ اتحادو اتفاق کا باعث ہیں۔

۵) اذان کے ذریعے وقت کی پابندی کی عادت پختہ ہوتی ہے۔

۶) موذن پر اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوتی ہیں۔

۵۔ سبق میں دیئے گئے ذخیرہ الفاظ کو بورڈ پر لکھ کر طلبہ کو کتابوں پر انڈر لائن کروائیں۔

۶۔ اذان کی فضیلت کے متعلق حضور اکرمؐ کی حدیث مبارکہ مع ترجمہ چارٹ پر لکھ کر طلبہ کو یاد کروایئے۔

۷۔ سبق کے اہم نکات سولات کی صورت میں پرچیوں پر لکھیں۔

۸۔ طلبہ کو جوڑی میں دو دو پرچیاں دیجیے۔طلبہ سے پرچی پر لکھے ہوئے سوالات کے جوابات سنیے۔

۹۔ درست جواب دینے والے طلبہ کو شاباش دیں اور غلط جواب دینے والے طلبہ کی تصحیح کریں۔

۱۰۔ کلاس کے کمزور طلبہ کو نظر انداز کرنے کی بجائے ان کی حوصلہ افزائی کریں اور ان پر خصوصی توجہ دیں۔

۱۱۔ استاد طلبہ سے کل جماعتی طریقے کی بنا پر مشقی سوالنمبر ۲ کے تمام اجزا سنے۔

طلبہ استاد کی مدد سے مشقی سوالنمبر ۳، ۴ اور ۵ اپنی کتابوں پر حل کریں۔

۱۲۔ استاد کمرہ جماعت میں موجود طلبہ کو دو گروپوں میں تقسیم کرے۔ دونوں گروپوں کے طلبہ سے اذان کے فوائد سنے جو گروپ سب سے اچھا سنائے گا وہ فاتح گروپ قرار پائے گا۔ فاتح گروپ کو شاباش دیں اور اسکے لیے تالیاں بجوایئے۔

۱۳۔ طلبہ کی سرگرمی حل کرنے میں مدد کیجیے۔

۱۴۔ کل جماعتی طریقے سے طلبہ سے سوالات کے جوابات اخذ کروایئے۔

اہم نکات کا اعادہ:

طلبہ سے درج ذیل سوالات پوچھیے۔

۱۔ اذان کس نماز سے پہلے دی جاتی ہے؟

۲۔ اذان کے کوئی سے تین فوائد تحریر کریں؟

۳۔ قیامت کے دن حضور اکرمؐ کس کی شفاعت کریں گے؟

۴۔ موذن حی علی الصلوۃ اور لح عیل الفلاح کہے تو سننے والے کو کیا کہنا چاہے؟

۵۔ فجر کی اذان اور باقی اذانوں میں کیا فرق ہے؟

ہوم ورک:

☆ طلبہ کو مشقی سوالنمبر ۲ ہوم ورک میں دیں۔

ایمانیات و عبادات

عنوان : اذان : اہمیت و فضیلت

سبق نمبر ۳ : حل مشق

وقت : ۴۰ منٹ

Aquiline
We Publish Future..

۱۔ تفصیلی جواب تحریر کیجیے۔

ج۱۔ جب نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو سب سے پہلے آپ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسجد نبویؐ کی تعمیر کی۔ چنانچہ یہ مسئلہ درپیش آیا کہ مسلمانوں کو باجماعت نماز کی ادائیگی کے لیے کیسے بلایا جائے۔ اس سلسلے میں نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہم سے مشاورت کی۔ کسی نے ڈھول اور کسی نے گھنٹی بجا کر نماز کے اعلان کا مشورہ دیا۔

اُن ہی دنوں حضرت عبد اللّٰہ بن زید رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ حضورِ اکرم صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم! میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص قبلہ رو ہو کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پکار رہا ہے۔ آپ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ یہ خواب سچا ہے۔ چند دن گزرنے کے بعد حضرت عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے بھی اِسی قسم کا خواب سنایا۔ چنانچہ آپ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ مجھے وحی کے ذریعے اَذان کی تعلیم دی جا چکی ہے۔ آپ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت عبداللّٰہ بن زید رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ وہ حضرت بلال رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کو اَذان کے کلمات سکھائیں۔

ج۲۔ اَذان روزانہ پانچ مرتبہ ہر فرض نماز سے پہلے دی جاتی ہے۔ اس کا تعلق نماز سے ہے جو بنی نوع انسان کی کامیابی کا باعث ہے۔ رسولِ اکرم صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اَذان کی فضیلت کے بارے میں ارشاد فرمایا:

اَلْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

ترجمہ: قیامت کے دن اَذان دینے والوں کی گردنیں تمام لوگوں سے زیادہ لمبی ہوں گیں۔ (صحیح مسلم:387)

نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس فرمان کا مطلب یہ ہے کہ اَذان دینے والے قیامت کے دن بُلند مرتبے پر فائز ہوں گے۔ حضرت ابو ہُریرہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''اَذان کی وجہ سے مؤذن کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔'' (بحوالہ سنن ابوداؤد:515)

آپ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ بھی ارشاد ہے: ''اگر معلوم ہو جائے کہ اَذان دینے اور پہلی صف میں نماز پڑھنے

کا کتنا ثواب ہے تو ہر شخص آگے بڑھنے کی کوشش کرے حتیٰ کہ فیصلہ کرنے کے لیے قُرعہ ڈالنا پڑے۔'' (صحیح بخاری:615)

ج۳۔ اَذان کے بہت سے فوائد ہیں جن میں سے چند ایک کا تذکرہ ذیل میں کیا جا رہا ہے :

(1) اَذان کے الفاظ مسلمانوں میں اتفاق و اتحاد کا باعث بنتے ہیں۔

(2) جب مسلمانوں کے کانوں میں اَذان کے الفاظ پڑتے ہیں تو وہ ہر کام چھوڑ کر مسجد کا رُخ کرتے ہیں۔

(3) اَذان سے شیطان کو بہت تکلیف ہوتی ہے، چنانچہ وہ اُس جگہ سے بھاگ جاتا ہے جہاں تک اَذان کی آواز پہنچ رہی ہو۔

(4) اَذان کے ذریعے مسلمانوں میں وقت کی پابندی کی عادت پُختہ ہوتی ہے۔

(5) مؤذن پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرماتا ہے۔

۲۔ **مختصر جواب تحریر کیجیے۔**

ج۱۔ اسلامی اصطلاح میں اَذان اُن مخصوص کلمات کا نام ہے جو مسلمانوں کو باجماعت نماز کے لیے بلانے کی غرض سے ادا کیے جاتے ہیں۔

ج۲۔ اذان دینا اور پہلی صف میں کھڑے ہونا۔

ج۳۔ حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص قبلہ رو ہو کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پُکار رہا ہے۔

ج۴۔ اذان دینے کی ذمہ داری حضور اکرم ﷺ نے حضرت بلال حبشیؓ کی لگائی تھی۔

ج۵۔ جو لوگ اَذان سنتے ہیں اور اس کا جواب دیتے ہیں، قیامت کے دن نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایسے لوگوں کی شفاعت فرمائیں گے۔

۳۔ **خالی جگہ پر کیجیے۔**

۱۔ پانچ ۲۔ بلال ۳۔ اذان ۴۔ مسجد ۵۔ شیطان

۴۔ **درست جملے کے سامنے ''✓'' کا اور غلط جملے کے سامنے ''X'' کا نشان لگائیے۔**

۱۔ X ۲۔ ✓ ۳۔ X

۴۔ ✓ ۵۔ X

۵۔ درست جواب کے گرد دائرہ لگائیے۔

۱۔	(الف) اطلاع دینا	۲۔	(ب) معراج کے موقع پر
۳۔	(الف) اذان دینے والے کو	۴۔	(د) مؤذن کے
۵۔	(ج) اذان دے کر	۶۔	(ب) حضرت بلالؓ
۷۔	(الف) اللہ اکبر اللہ اکبر	۸۔	(ج) فرض

سرگرمی ۱: اذان میں ادا ہونے والے درج ذیل کلمات کا ترجمہ لکھیے۔

۱۔	اَللّٰہُ اَکْبَرُ	اللہ سب سے بڑا ہے۔
۲۔	أَشْهَدُأَن لآ اِلٰهَ اِلاَّ اَللّٰهُ	میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔
۳۔	أَشْهَدُأَنَ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ	میں گواہی دیتا ہوں محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔
۴۔	حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ	آؤ نماز کی طرف۔
۵۔	حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ	آؤ فلاح کی طرف۔
۶۔	لَآ الٰہَ اِلَا اَللّٰہُ	اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

ایمانیات وعبادات

عنوان : نماز کی اہمیت وفرائض

سبق نمبر ا : آغاز سبق تا اپنی نمازوں کا خیال رکھیں۔

وقت : ۴۰ منٹ

مقاصد تدریس:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد:

ا۔ طلبہ نماز کے مفہوم سے آگاہ ہوسکیں گے۔

۲۔ طلبہ نماز کی فرضیت اور اہمیت کے بارے میں جان سکیں گے۔

ذخیرہ الفاظ:

صلوۃ رحمت خوشنودی تلاوت قیام رکوع سجود

تسبیحات عاقل و بالغ ستون فرق قرب معراج

ٹھنڈک اہمیت تلقین لمحے اندازہ

تدریسی معاونات:

درسی کتاب بورڈ چارٹ گروپ ٹاسک

عمل تدریس:

سابقہ معلومات کا جائزہ :

استاد اپنی تدریس کو موثر بنانے کے لیے سبق کی جامع منصوبہ بندی کرے گا تا کہ تعلیمی مقاصد کے مقرر ہ اہداف وکو مطلوبہ نتائج کے ساتھ مقررہ وقت میں با آسانی حاصل کیا جاسکے گا۔اس مقصد کے حصول کے لیے استاد طلبہ کی سابقہ معلومات اورتعلم کا جائزہ لینے کے لیے چند چھوٹے چھوٹے سوالا ت کرے گا۔ اور طلبہ کی توجہ سبق کے عنوان کی طرف مبذول کروائے گا۔

ا۔ مسلمانوں پر دن رات میں کتنی نمازیں فرض ہیں؟

۲۔ نماز کس زبان کا لفظ ؟

۳۔ نماز کتنے سال کی عمر میں فرض ہے؟

سبق کے تعارف کی وضاحت:

نماز کو عربی زبان میں صلوۃ کہتے ہیں۔ معراج النبیؐ کے موقع پر اللہ تعالی نے حضور اکرمؐ کو پانچ نمازوں کا تحفہ دیا۔ نماز ایک ایسی عبادت ہے جو ایک مسلمان دن اور رات میں پانچ مرتبہ اللہ تعالی کی خوشنودی کی خاطر قائم کرتا ہے۔ آج کے سبق میں ہم نماز کے متعلق تفصیل سے پڑھیں گے۔

طریقہ کار:

۱۔ طلبہ کو درسی کتاب کا صفحہ نمبر ۱۸ کھولنے کو کہیے۔

۲۔ سبق کا عنوان بورڈ پر تحریر کیجیے۔ (نماز کی اہمیت اور فرائض)

۳۔ طلبہ کو بتایئے کہ نماز کی مسلمانوں کی زندگی میں کیا اہمیت ہے۔

۴۔ طلبہ کو بتایئے ہوئے ٹیچر کا انداز بیان ایسا ہو کہ طلبہ کی سبق میں دلچسپی اور زیادہ بڑھ جائے۔

۵۔ طلبہ سے سبق کی ریڈنگ کروائی جائے۔

۶۔ ریڈنگ کے دوران طلبہ کو مشکل الفاظ کے معنی بتایئے۔ کلاس کے کمزور طلبہ پر خصوصی توجہ دی جائے۔

۷۔ ٹیچر ذخیرہ الفاظ کو بورڈ پر تحریر کرے اور طلبہ کو کتاب پر انڈر لائن کروائے اور اگلے دن ان الفاظ کی املاء کروائی جائے۔

۸۔ سبق کے مطلق درج ذیل معلومات دیجیے۔

۱) نماز کو عربی زبان میں صلوۃ کہتے ہیں۔

۲) صلوۃ کے معنی دعا اور رحمت کے ہیں۔

۳) نماز اسلام کا دوسرا اہم رکن ہے۔

۴) نماز ہر عاقل و بالغ مسلمان پر فرض ہے۔

۵) قرآن مجید میں ۷۰۰ مقامات پر نماز قایم کرنے کا حکم دیا ہے۔

۶) نماز کے بغیر دین مکمل نہیں۔

۷) حضور اکرمؐ نے فرمایا نماز دین کا ستون ہے۔

۸) پانچ وقت نماز ادا کرنے سے اللہ تعالی کے قرب حاصل ہوتا ہے۔

۹۔ چارٹ کے اوپر نماز سے متعلق سورۃ البقرہ اور سورۃ الروم کی آیات مع ترجمہ لکھیں اور کلاس روم میں لگایئے۔

۱۰۔ فلیش کارڈز کے اوپر فرض نمازوں کے نام لکھیے اور طلبہ کو یاد کروایئے۔

فجر ظہر عصر مغرب عشاء

۱۱۔ سبق کے اہم نکات طلبہ کو زبانی یاد کروایئے۔

۱۲۔ کلاس میں موجود طالبعلموں سے پوچھیے کہ کس کس کو نماز پڑھی آتی ہے وہ ہاتھ کھڑا کریں۔

۱۳۔ ہاتھ کھڑا کرنے والے طالبعلموں میں سے پانچ طالبعلموں کو بلایئے اور انہیں کہیے کہ نماز ادا کرنے کا طریقہ باری باری طلبہ کو بتائیں۔

۱۴۔ طلبہ کو تین گروپوں میں تقسیم کریں گروپ A گروپ B گروپ Cاب تینوں گروپوں سے نماز کے متعلق سوالات کیجیے۔ ہر گروپ سے کم سے کم تین تین سوالات پوچھیے جو گروپ سب سے زیادہ اور درست جوابات دے گا وہ فاتح گروپ قرار پائے گا۔ اس گروپ کو شاباش دیں۔

اہم نکات اعادہ:

طلبہ سے درج ذیل سوالات پوچھیے۔

۱۔ صلوۃ کے کیا معنی ہیں؟

۲۔ قرآن مجید میں کتنے مقامات پر نماز کا حکم دیا گیا ہے؟

۳۔ نماز کے متعلق حضور اکرمؐ کی حدیث بیان کریں؟

ہوم ورک:

☆ مشقی سوالنمبر ا کا جزو ا طلبہ ک ہوم ورک میں دیں۔

ایمانیات وعبادات

عنوان : نماز کی اہمیت وفرائض

سبق نمبر۲ : فرائض نماز تا اختتام سبق

وقت : ۴۰ منٹ

تدریسی مقاصد:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد:

۱۔ طلبہ نماز کے فوائد کے بارے میں جان سکیں گے۔

۲۔ طلبہ نماز کے فرائض کے بارے میں جان سکیں گے۔

ذخیرہ الفاظ :

لباس پاک قبلہ رخ تکبیر تحریمہ قیام وقراءت رکوع

سجدہ قعدہ وتشہد التحیات مسنون تسبیح روحانی

خوشنودی نظم وضبط اوصاف اتفاق و اتحاد سکون قلب

تدریسی معاونات:

درسی کتاب بورڈ چارٹ فلیش کارڈز

عمل تدریس:

سابقہ معلومات کا جائزہ :

استاد اپنی تدریس کو موثر بنانے کے لیے سبق کی جامع منصوبہ بندی کرے گا تا کہ تعلیمی مقاصد کے مقررہ اہداف وکو مطلوبہ نتائج کے ساتھ مقررہ وقت میں با آسانی حاصل کیا جاسکے گا۔اس مقصد کے حصول کے لیے استاد طلبہ کی سابقہ معلومات اور تعلم کا جائزہ لینے کے لیے چند چھوٹے چھوٹے سوالا ت کرے گا۔ اور طلبہ کی توجہ سبق کے عنوان کی طرف مبذول کروائے گا۔

۱۔ فجر کی نماز کس وقت ادا کی جاتی ہے؟

۲۔ عصر کی نماز میں کتنی رکعتیں ہیں؟

۳۔ فرض نماز سے کیا مراد ہے؟

سبق کے تعارف کی وضاحت:

نماز کے فرائض کو ارکان نماز بھی کہتے ہیں۔ نماز کی ادائیگی کے لیے جسم لباس اور جگہ کا پاک ہونا نماز کا وقت ہونا باوضو ہونا اور قبلہ رخ ہونا ضروری ہے۔ یہ نماز کی بنیادی شرائط ہیں۔ آج کے سبق میں ہم فرض نماز اور نماز کے فوائد کے متعلق تفصیل سے پڑھیں گے۔

طریقہ کار:

۱۔ طلبہ کو درسی کتاب کا صفحہ نمبر ۱۹ کھولنے کو کہیے۔

۲۔ سبق کا عنوان بورڈ پر تحریر کریں۔ (نماز کی اہمیت اور فرائض)

۳۔ سبق کا عنوان لکھنے کے بعد بورد پر سبق کا ٹاپک لکھیں جو آج پڑھایا جائے گا۔

۴۔ طلبہ کو فرض نماز اور فرائض نماز کے درمیان فرق بتایئے۔

۵۔ طلبہ کو سبق کے متعلق درج ذیل معلومات دیں۔

۱) نماز کے فرائض کو ارکان نماز بھی کہتے ہیں۔

۲) تکبیر تحریمہ سے مراد نمازی کا اپنے دونوں ہاتھوں کا اپنے کانوں تک اٹھا کر اللہ اکبر کہنا ہے۔

۳) قیا م سے مراد نمازی کا اتنی دیر سیدھا کھڑا رہنا ہے جس میں قرآن مجید کی اتنی قرات ہو سکے جو فرض ہے۔ نماز میں سورۃ الفاتحہ کے ساتھ کم از کم تین آیات پاکی سورت کی تلاوت کرنا قراء ت کہلاتا ہے۔

۴) رکوع سے مراد نمازی کا اللہ اکبر کہنا اور اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھ کر جھکنا ہے۔

۵) سجدہ سے مراد نمازی کا اپنی پیشانی کو اس طرح زمین پر کھنا کہ اسکی ناک دونوں ہاتھ دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں بھی زمین پر لگے ہوں۔

۶۔ قعدہ سے مراد نمازی کا دوسری اور آخری رکعت میں دوسرے سجدے کے بعد بیٹھنا ہے قعدہ میں التحیات یعنی تشہد پڑھی جاتی ہے۔

طلبہ کو نماز کے فرائض بتانے کے بعد انہیں نماز کے فوائد سے آگاہ کریں۔

۷۔ نماز کے فوائد چارٹ کے اوپر لکھیے اور طلبہ کو یاد کروایئے۔

۸۔ نماز کے پانچوں ارکان فلیش کارڈز کے اوپر لکھیں اور طلبہ کو یاد کروایئے۔

تکبیر تحریمہ قیام وقراءت رکوع سجدہ قعدہ وتشہد

۹۔ سبق کے اہم نکات سوالات کی صورت میں پرچیوں پر لکھیے۔

۱۰۔ طلبہ کو ایک ایک پرچی دیں اور انہیں کہیے کہ اس پرچی پر لکھا ہوا سوال اونچی آواز میں پڑھے اور اسکا جواب بھ بلند آواز میں بتائے۔

۱۱۔ اس سرگرمی میں کلاس کے کمزور طلبہ کو بھی شامل کریں اگر وہ ٹھیک جواب نہ دے پائیں تو انہیں ڈانٹنے کی بجائے پیار سے سمجھایئے۔

۱۲۔ طلبہ ٹیچر کی مدد سے مشقی سوالنمبر ۲،۳ اور ۴ کتاب پر حل کریں۔

۱۳۔ طلبہ سرگرمی مکمل کروایئے۔

۱۴۔ طلبہ سے سرگرمی پوچھیے اور اسکی اصلاح کیجیے۔

اہم نکات کا اعادہ :

طلبہ سے درج ذیل سوالات پوچھیے۔

۱۔ نماز کے کوئی سے تین فوائد بتایئے؟

۲۔ رکوع میں کون سی تسبیح پڑھی جاتی ہے؟

۳۔ نماز کس پر فرض ہے؟

۴۔ سجدے میں کون سی تسبیح پڑھی جاتی ہے۔

ہوم ورک:

☆ مشقی سوالنمبر ۲ اور ۳ طلبہ کو ہوم ورک میں دیں۔

ایمانیات وعبادات

عنوان : نماز کی اہمیت وفرائض

سبق نمبر۳ : حل مشق

وقت : ۴۰ منٹ

۱۔ تفصیلی جواب تحریر کیجیے۔

ج۱۔ نماز اسلام کا دوسرا اہم رُکن ہے۔ نماز ایک ایسی عبادت ہے جو ہر عاقل و بالغ مسلمان پر فرض ہے۔ قرآنِ مجید میں قریباً 700 مقامات پر (بالواسطہ اور بلاواسطہ) نماز قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

ترجمہ: ''مومن وہ لوگ ہیں، جو نماز قائم رکھتے ہیں۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر: 3)

نماز کو متقی لوگوں کی اہم ترین صفت بھی کہا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ

ترجمہ: اور (متقی) نماز قائم کرتے ہیں۔ (سورۃ الروم، آیت نمبر: 31)

نماز کے بغیر دین مکمل نہیں ہوتا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

''نماز دین کا ستون ہے۔ جس نے اسے قائم کیا، اُس نے گویا پورے دین کو قائم کر دیا اور جس نے اسے چھوڑ دیا، اُس نے گویا پورے دین کو چھوڑ دیا۔'' (فتح الباری)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ایک اور فرمان کے مطابق :

''ایمان اور کُفر کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز ہے۔'' (صحیح مسلم: 82)

پانچ وقت نماز ادا کرنے سے ایک مسلمان کو اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل ہوتا ہے۔ اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نماز کو مومن کی معراج قرار دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: ''نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے''۔ (سنن نسائی: 3939)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نظر میں نماز کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا بھی جا سکتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی وفات سے کچھ لمحے پہلے اُمت کو تلقین کی کہ اپنی نمازوں کا خیال رکھیں۔

ج۲۔ نماز کے فرائض کو ارکانِ نماز بھی کہتے ہیں۔ نماز کی ادائیگی کے لیے جسم، لباس اور جگہ کا پاک ہونا، نماز کا وقت ہونا، ستر چھپانا، باوضو ہونا اور قبلہ رخ ہونا ضروری ہے۔ یہ نماز کی بنیادی شرائط ہیں۔ نماز کے فرائض درج ذیل

ہیں۔

تکبیر تحریمہ:

تکبیرِ تحریمہ سے مراد نمازی کا اپنے دونوں ہاتھوں کا اپنے کانوں تک اٹھا کر اللّٰہ اکبر کہنا ہے۔ ان الفاظ کے ادا کرنے کے بعد حالتِ نماز میں دُنیا کے تمام کام نمازی کے لیے حرام ہو جاتے ہیں۔

قیام و قراءت:

قیام سے مراد نمازی کا اتنی دیر سیدھا کھڑا ہونا ہے کہ جس میں قرآنِ مجید کی اتنی قراءت ہو سکے جو فرض ہے۔ نماز میں سورۃ الفاتحہ کے ساتھ کم از کم تین آیات یا کسی سورت کی تلاوت کرنا قراءت کہلاتا ہے۔

رکوع:

رکوع سے مراد نمازی کا قراءت ختم کر کے 'اللّٰہ اکبر' کہنا اور اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھ کر جھکنا ہے۔ رکوع میں سر، گردن اور کمر ایک سیدھ میں متوازی ہوتے ہیں۔ اس حالت میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمْ کی تسبیح پڑھی جاتی ہے۔

سجدہ:

سجدہ سے مراد نمازی کا اپنی پیشانی کو اس طرح زمین پر رکھنا ہے کہ اس کی ناک، دونوں ہاتھ، دونوں گُھٹنے اور دونوں پاؤں بھی زمین کے ساتھ لگے ہوئے ہوں۔ نماز کی ہر رکعت میں دو سجدے کیے جاتے ہیں۔ ان سجدوں میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کی تسبیح پڑھی جاتی ہے۔

قَعْدہ و تَشَہُّدْ:

قَعْدہ سے مراد نمازی کا دوسری اور آخری رکعت میں دوسرے سجدے کے بعد بیٹھنا ہے۔ قَعْدہ میں التحیات یعنی تَشَہُّدْ پڑھی جاتی ہے۔ آخری قَعْدہ میں تَشَہُّدْ کے بعد درود شریف اور کوئی مسنون دعا پڑھ کر پہلے دائیں اور پھر بائیں طرف سلام پھیر دیتے ہیں۔

ج۳۔ نماز کے بہت سے فوائد ہیں۔ جن میں سے چند کا ذکر ذیل میں کیا جا رہا ہے ۔

۱۔ نماز اللّٰہ تعالیٰ کی خوشنودی کا ذریعہ ہے۔

۲۔ نماز ادا کرنے سے انسان بُری عادات سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ نماز بے حیائی اور بُرے کاموں سے بچاتی ہے ۔

۳۔ نماز کے ذریعے مسلمان جسمانی اور روحانی غلاظتوں سے پاک ہو جاتا ہے۔

۴۔ نماز مسلمانوں میں نظم و ضبط کا باعث بنتی ہے۔ اس کے علاوہ نماز کے ذریعے وقت کی پابندی کی عادت بھی پُختہ ہوتی ہے۔

۵۔ نماز مسلمانوں میں باہمی ہمدردی، اُخوت، مساوات اور بھائی چارے کے اوصاف پیدا کرتی ہے۔

۲۔ مختصر جواب تحریر کیجیے۔

ج۱۔ نماز کو عربی زبان میں صلوٰۃ کہتے ہیں۔ صلوٰۃ کے معنی دُعا اور رحمت کے ہیں۔ اسلامی اصطلاح میں نماز یا صلوٰۃ سے مراد وہ عبادت ہے جو ایک مسلمان دن اور رات میں پانچ مرتبہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر قائم کرتا ہے۔ اس عبادت میں مسلمان قرآنِ مجید کی تلاوت، قیام، رکوع، سجود اور مختلف تسبیحات کرتا ہے۔

ج۲۔ نماز ہر عاقل و بالغ مسلمان پر فرض ہے۔

ج۳۔ نماز کی ادائیگی کے لیے جسم، لباس اور جگہ کا پاک ہونا، نماز کا وقت ہونا، ستر چھپانا، باوضو ہونا اور قبلہ رخ ہونا ضروری ہے۔

ج۴۔ نماز کے فرائض کی تعداد پانچ ہے۔ تکبیر تحریمہ، قیام و قراءت، رکوع، سجدہ، قعدہ و تشہد۔

ج۵۔ سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کی تسبیح پڑھی جاتی ہے۔

۳۔ **خالی جگہ پر کیجیے۔**

۱۔ مشرکوں ۲۔ نماز ۳۔ رُکوع

۴۔ سکون قلب ۵۔ پورے دین

۴۔ **درست جواب کے گرد دائرہ لگائیے۔**

۱۔ (ب) رحمت ۲۔ (ب) نماز کو

۳۔ (الف) جھکنا ۴۔ (ج) نماز کو

۵۔ (ج) قعدہ ۶۔ (ب) مومن کی معراج

۷۔ (ج) پانچ ۸۔ (ب) دوسرا

۹۔ (الف) دو

سرگرمی: درج ذیل نمازیں کب پڑھی جاتی ہیں؟

نماز تہجد	رات کے آخری پہر میں
نماز اشراق	طلوع آفتاب یعنی سورج کا کنارہ ظاہر ہونے کے بعد
نماز چاشت	سورج بلند ہونے سے زوال کے وقت تک
نماز اوابین	نماز مغرب کے فرض ادا کرنے کے بعد
نماز استسقاء	باران رحمت کے نزول کی دُعا کرنے کے لیے
نماز حاجات	کسی بھی ضروری کام کو کرنے سے پہلے
نماز تسبیح	کسی بھی وقت (بہتر ظہر سے پہلے ادا کرنا)
نماز کسوف	سورج گرہن کے وقت
نماز خسوف	چاند گرہن کے وقت

ایمانیات وعبادات

عنوان : نماز جنازہ اور اس کی اہمیت



سبق نمبر ا : آغاز سبق تا اختتام سبق

وقت : ۴۰ منٹ

مقاصد تدریس:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد:

۱۔ طلبہ نمازِ جنازہ کے بارے میں مختصر تعارف حاصل کرسکیں گے۔

۲۔ طلبہ نمازِ جنازہ ادا کرنے کا طریقہ سیکھ سکیں گے۔

۳۔ طلبہ نماز جنازہ کی اہمیت سے آگاہ ہوسکیں گے۔

ذخیرہ الفاظ:

فنا مخلوقات مخصوص مدت مرحوم انتقال فرض کفایہ

اہل علاقہ میت کفن احترام غسل صف بندی

قبلہ رخ ثنا تکبیر طاق صفیں

تدریسی معاونات:

درسی کتاب بورڈ چارٹ تصویر

عمل تدریس:

سابقہ معلومات کا جائزہ :

ٹیچر اپنی تدریس کو موثر بنانے کے لیے سبق کے عنوان کی جامع منصوبہ بندی کرے گا۔ تاکہ تعلیمی مقاصد کے مقررہ اہداف کو مطلوبہ نتائج کے ساتھ مقررہ وقت کے اندر بآسانی حاصل کیا جاسکے گا اس مقصد کے لیے ٹیچر طلبہ کی سابقہ معلومات اور تعلم کا درجہ جانچنے کے لیے چند چھوٹے چھوٹے سوالات کے ذریعے جائزہ لے گا اور سبق کے عنوان کی طرف طلبہ کی توجہ مبذول کرائے گا۔

۱۔ زندگی اور موت کس کے ہاتھ میں ہے؟

۲۔ کیا آپ نے جنازہ دیکھا ہے؟

۳۔ کیا اس دنیا کی ہر چیز فنا ہوجائے گی۔

سبق کے تعارف کی وضاحت :

دنیا کی ہر شے کو فنا ہوجانا ہے۔ انسان بھی دیگر مخلوقات کی طرح فانی ہے۔ اسکی جان اللہ تعالی کی امانت ہے۔ اللہ تعالی نے انسان کو ایک مخصوص مدت کے لیے دنیا میں بھیجا ہے۔ جب وہ مدت پوری ہوجاتی ہے تو اسے موت آجاتی میت کو دفن کرنے سے پہلے اسکی نماز جنازہ ادا کی جاتی ہے۔ آج ہم تفصیل سے نماز جنازہ کے مطلق پڑھیں گے۔

طریقہ کار:

۱۔ طلبہ کو درسی کتاب کا صفحہ نمبر ۲۲ کھولنے کو کہیے۔

۲۔ سبق کا عنوان بورڈ تحریر کہیے۔

۳۔ طلبہ کے سامنے نمازِ جنازہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔سبق کی ریڈنگ کروائی جائے۔

۴۔ ریڈنگ کے دوران مشکل الفاظ کے معنی لازمی بتایئے۔

۵۔ سبقی اشارے میں دیئے گئے ذخیرہ الفاظ تختہ سیاہ پر لکھیے اور طلبہ سے کہیے کہ ان الفاظ کو کتاب پر انڈر لائن کریں۔

۶۔ طلبہ کو بتایئے اگلے دن ان ذخیرہ الفاظ کی املا ہوگئی۔

۷۔ سبق اہم معلومات نکات کی صورت میں بورڈ پر تحریر کیجیے۔

۱) نماز جنازہ کی ادائیگی سے پہلے میت کو غسل دیا جاتا ہے۔

۲) مردوں کا کفن تین کپڑوں اور عورتوں کا کفن پانچ کپڑوں پر مشتمل ہوتا ہے۔

۳) نماز جنازہ کی کل چار تکبیر یں ہوتی ہیں۔

۴) نماز جنازہ میں رکوع اور سجدہ نہیں ہوتا۔

۵) نماز جنازہ کے لیے طاق صفیں بنائی جاتی ہیں۔

۶) نماز جنازہ ایک اہم عبارت اور دی ہے۔

۷) نماز جنازہ مسلمانوں کے اتحاد اور بھائی چارے کی علامت ہے۔

۸) مسلمانوں میں میت کے ورثا سے ہمدردی کا احساس پیدا ہوتا ہے۔

۹) معاشرے میں پیار و محبت پروان چڑھتا ہے۔

۱۰) نماز جنازہ باعثِ اجروثواب بھی ہے۔

۸۔ چارٹ کے اوپر سورۃ الانبیاء کی آیت نمبر ۳۵ ترجمہ لکھیں اور طلبہ کو یاد کروایئے۔

۹۔ ایک چارٹ لیں اور اسکے اوپر نماز جنازہ کا طریقہ لکھیں اور طلبہ کو یاد کروائیں۔

۱) پہلی تکبیر کے بعد ثنا پڑھی جاتی ہے۔

۲) دوسری تکبیر کے بعد درود شریف پڑھا جاتا ہے۔

۳) تیسری تکبیر کے بعد نماز جنازہ کی دعا پڑھی جاتی ہے۔

۴) چوتھی تکبیر کے بعد دائیں اور بائیں طرف اسلام پھیرا جاتا ہے۔

۱۰۔ طلبہ کو درسی کتاب میں دی گئی نماز جنازہ کے تعلق بتایا جائے۔

۱۱۔ سبق کے اہم نکات سوالات کی صورت میں طلبہ سے پوچھیے۔

۱۲۔ درست جواب دینے والے طلبہ کو لیے تالیاں بجوایئے اور انہیں شاباش دیں۔

۱۳۔ آخر میں استاد طلبہ سے پوچھے کہ آج انہوں نے جو کچھ بھی پڑھا ہے اگر انہیں اس میں سے کچھ نہیں آیا تو وہ دوبارہ پوچھ سکتا ہے۔

۱۴۔ طلبہ استاد کی مدد سے مشقی سوالنمبر ۳ ،۴ اور ۵ کتابوں پر حل کریں۔

۱۵۔ کل جماعتی طریقے سے طلبہ سوالات کیجیے۔

۱۶۔ طلبہ استاد کی مدد سے سرگرمی حل کریں اور اسے کلاس روم میں لگائیں۔

اہم نکات کا اعادہ:

طلبہ سے درج ذیل سوالات پوچھیے۔

۱۔ غسل کے بعد میت کو کیا پہنایا جاتا ہے؟

۲۔ فرض کفایہ کے کیا معنی ہیں؟

۳۔ سورۃ الانبیاء کی آیت نمبر ۳۴ کا ترجمہ لکھیں؟

۴۔ میت سے کیا مراد ہے؟

۵۔ نماز جنازہ کی کتنی تکبیریں ہوتی ہیں؟

۶۔ مرد اور عورت کا کفن کتنے کپڑوں پر مشتمل ہوتا ہے؟

ہوم ورک :

☆ طلبہ کو مشقی سوالنمبر ۱ اور ۲ ہوم ورک میں دیجیے۔

ایمانیات وعبادات

عنوان : نماز جنازہ اور اس کی اہمیت

سبق نمبر۲ : حل مشق

وقت : ۴۰ منٹ



۱۔ تفصیلی جواب تحریر کیجیے۔

ج۱۔ اسلام میں ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر کچھ حقوق ہیں، ان حقوق میں سے ایک حق اپنے مرحوم مسلمان (مرد و زن) کا نمازِ جنازہ پڑھنا بھی ہے۔ جب کوئی مسلمان انتقال کر جاتا ہے تو دوسرے مسلمانوں پر یہ فرض ہو جاتا ہے کہ وہ اس کی نمازِ جنازہ پڑھیں اور اس کی مغفرت کے لیے دُعا کریں۔

نمازِ جنازہ فرضِ کفایہ ہے۔ فرضِ کفایہ اُس فرض کو کہتے ہیں جس کو علاقے کے کچھ افراد ادا کر لیں تو یہ فرض تمام اہلِ علاقہ کی جانب سے ادا ہو جاتا ہے اور اگر کوئی بھی ادا نہ کرے تو سب گناہ گار ہوتے ہیں۔ میّت کو کفن پہنانے کے بعد نمازِ جنازہ پڑھی جاتی ہے اور اس کے بعد میّت کو احترام کے ساتھ دفن کر دیا جاتا ہے۔

ج۲۔ نمازِ جنازہ کی ادائیگی سے پہلے میّت کو غُسل دیا جاتا ہے۔ غُسل کے بعد میّت کو سفید اَن سلا لباس پہنایا جاتا ہے۔ مردوں کا کفن تین کپڑوں اور عورتوں کا کفن پانچ کپڑوں پر مشتمل ہوتا ہے۔

نمازِ جنازہ با جماعت ادا کی جاتی ہے۔ تمام مسلمان صف بندی کر کے امام کے پیچھے قبلہ رُخ ہو کر کھڑے ہوتے ہیں۔ نمازِ جنازہ میں کُل چار تکبیریں ہوتی ہیں۔ اس میں رکوع اور سجدہ نہیں ہوتے۔

۱۔ پہلی تکبیر کے بعد ثناء پڑھی جاتی ہے۔

۲۔ دوسری تکبیر کے بعد درودِ شریف پڑھا جاتا ہے۔

۳۔ تیسری تکبیر کے بعد نمازِ جنازہ کی دُعا پڑھی جاتی ہیں۔

۴۔ چوتھی تکبیر کے بعد دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرا جاتا ہے۔

۵۔ نمازِ جنازہ کے لیے طاق صفیں (تین، پانچ، سات وغیرہ) میں بنائی جاتی ہے۔

ج۳۔ اسلامی معاشرے میں نمازِ جنازہ کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ یہ ایک اہم عبادت اور دُعا ہے۔ نمازِ جنازہ مسلمانوں کے اتحاد اور بھائی چارے کی علامت ہے۔ اس نماز کے ذریعے یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ مسلمان نہ صرف انتقال کرنے والوں کے لیے بخشش کی دُعا میں شریک ہیں بلکہ وہ غم زدہ ساتھیوں کے دُکھ درد میں بھی برابر کے شریک

ہیں۔ نمازِ جنازہ ادا کرنے سے مسلمانوں میں میّت کے ورثاء سے ہمدردی کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ ایک دوسرے کے دُکھ درد میں شریک ہونے کی وجہ سے دلی سکون بھی میسر آتا ہے اور معاشرے میں پیار و محبت پروان چڑھتا ہے۔ نماز جنازہ ادا کرنے سے مسلمانوں کو اپنی موت یاد آتی ہے اور وہ اپنی زندگی اللہ تعالیٰ اور حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق گزارنے کا عزم کرتے ہیں۔ نمازِ جنازہ باعثِ اجر و ثواب بھی ہے۔

۲۔ مختصر جواب تحریر کیجیے۔

ج۱۔ غُسل کے بعد میّت کو سفید اَن سلا لباس پہنایا جاتا ہے۔ جسے کفن کہتے ہیں۔

ج۲۔ نمازِ جنازہ فرضِ کفایہ ہے۔ فرضِ کفایہ اُس فرض کو کہتے ہیں جس کو علاقے کے کچھ افراد ادا کر لیں تو یہ فرض تمام اہلِ علاقہ کی جانب سے ادا ہو جاتا ہے اور اگر کوئی بھی ادا نہ کرے تو سب گناہ گار ہوتے ہیں۔

ج۳۔ اسلام میں ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر کچھ حقوق ہیں، ان حقوق میں سے ایک حق اپنے مرحوم مسلمان (مرد و زن) کا نمازِ جنازہ پڑھنا بھی ہے۔

۳۔ خالی جگہ پر کیجیے۔

۱۔ امانت ۲۔ نَفْسٍ ۳۔ تین

۴۔ باجماعت ۵۔ ثناء

۴۔ درست جواب کے گرد دائرہ لگائیے۔

۱۔ (ب) فانی ۲۔ (ب) چار

۳۔ (الف) درود شریف ۴۔ (ج) طاق

۵۔ (ب) فرضِ کفایہ ۶۔ (الف) موت کا

ایمانیات وعبادات

عنوان : حج اور اس کی اہمیت

سبق نمبر ا : آغاز سبق تا وہ یہودی مرے یا نصرانی

وقت : ۴۰ منٹ

مقاصد تدریس:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد:

۱۔ طلبہ حج کا مفہوم جان سکیں گے۔

۲۔ طلبہ حج کا پس منظر جان سکیں گے۔

۳۔ طلبہ حج کی اہمیت سے آگاہ ہوسکیں گے۔

ذخیرہ الفاظ :

بیت اللہ ذوالحجہ مناسک اخراجات فرماں بردار گہوارہ

قبلہ عبادت عالم گیر عاقل بالغ صاحب استطاعت

افضل ترین استطاعت پیدائش وعید یہودی عیسائی

تدریس معاونات:

درسی کتاب بورڈ چارٹ خانہ کعبہ کا ماڈل فلیش کارڈز

عمل تدریس :

سابقہ معلومات کا جائزہ :

استاد اپنی تدریس کو موثر بنانے کے لیے سبق کی جامع منصوبہ بندی کرے گا تا کہ تعلیمی مقاصد کے مقررہ اہداف وکو مطلوبہ نتائج کے ساتھ مقررہ وقت میں با آسانی حاصل کیا جاسکے گا۔اس مقصد کے حصول کے لیے استاد طلبہ کی سابقہ معلومات اور تعلم کا جائزہ لینے کے لیے چند چھوٹے چھوٹے سوالا ت کرے گا۔ اور طلبہ کی توجہ سبق کے عنوان کی طرف مبذول کروائے گا۔

۱۔ کیا حج ایک عبادت ہے؟

۲۔ حج کس اسلامی مہینے میں ادا کیا جاتا ہے؟

۳۔ اللہ تعالی کا گھر سعودی عرب کے کس شہر میں ہے؟

۴۔ اللہ تعالی کے گھر کو کیا کہتے ہیں؟

سبق کے تعارف کی وضاحت :

حج عربی زبان کا لفظ ہے جسکے معنی ارادہ کرنے کے ہیں۔ اسلامی اصطلاح میں ۸ ذوالحجہ سے ۱۲ ذوالحجہ تک بیت اللہ اور اسکے گردونواح میں مخصوص مناسک یا ارکان حج ادا کرنا حج کہلاتا ہے۔ آج کے سبق میں ہم حج کا مفہوم حج کا پس منظر اور حج کی فرضیت و اہمیت کے مطلق تقسیم سے پڑھیں گے۔

طریقہ کار:

۱۔ طلبہ سے درسی کتاب کا صفحہ نمبر ۲۵ کھولنے کو کہیے۔

۲۔ سبق کا عنوان بورڈ پر تحریر کریں۔ (حج اور اسکی اہمیت)

۳۔ سبق کے اہم نکات بورڈ پر تحریر کیجیے۔

۱) حج عربی زبان کا لفظ ہے۔

۲) حج کے معنی ارادہ کرنے کے ہیں۔

۳) ۸ ذوالحجہ سے ۱۲ ذوالحجہ تک بیت اللہ اور اسکے گردونواح میں مخصوص مناسک یا ارکان حج ادا کرنا حج کہلاتا ہے۔

۴) حج مسلمانوں پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔

۵) خانہ کعبہ اللہ تعالی کا گھر ہے۔ جسے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے تعمیر کیا۔

۶) حج اسلام کا پانچواں اہم رکن ہے۔

۷) حج ہر عاقل بالغ اور صاحب استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک مرتبہ ادا کرنا فرض ہے۔

۸) حضور اکرمؐ نے ایمان اور جہاد کے بعد حج کو افضل ترین عمل قرار دیا ہے۔

۹) حج ادا کرنے والوں کے لیے بہت اجروثواب ہے۔ لیکن وہ لوگ جو استطاعت رکھنے کے باوجود حج نہیں کرتے ان کے لیے سخت وعید ہے۔

۴۔ ذخیرہ الفاظ طلبہ کو ان کی کتابوں پر انڈر لائن کروایئے۔

۵۔ حضور اکرمؐ کی احادیث مبارکہ کا ترجمہ چارٹ پر لکھیے اور طلبہ کو یاد کروایئے۔

۶۔ حج جن لوگوں پر فرض ہے ان کے نام فلیش کارڈز پ رلکھ کر طلبہ کو یاد کروائیں۔

عاقل بالغ اور صاحب استطاعت

۷۔ طلبہ کو خانہ کعبہ کا ماڈل دکھا کرا سکے متعلق تفصیل سے بتایا جائے۔

۸۔ طلبہ کو دوگروپوں میں تقسیم کرتے ہوئے طلبہ کو مشقی سوالنمبر ۱ کا جز ۱ اور ۲ طلبہ کو دیجیے اور ان کا حل تلاش کرنے کو کہیے۔ طلبہ ان کا حل تلاش کرلیں۔ تو ان کی اصلاح کرتے ہوئے بورڈ پر لکھ دیں۔

۹۔ کل جماعتی طریقے سے طلبہ سے مشقی سوالنمبر ۲ کے تمام اجزا سنیے۔

اہم نکات کا اعادہ:

طلبہ سے درج ذیل سوالات پوچھیے۔

۱۔ حج کس زبان کا لفظ ہے؟

۲۔ حج کے معنی کیا ہے؟

۳۔ حضرت اسماعیلؑ کس کے بیٹے تھے؟

۴۔ حج کن لوگوں پر فرض ہے؟

۵۔ حج اسلام کا کون سا رکن ہے؟

ہوم ورک:

☆ مشقی سوالنمبر ۱ کا جز ۱ طلبہ کو ہوم ورک میں دیں۔

ایمانیات وعبادات

عنوان : حج اور اس کی اہمیت

سبق نمبر۲ : حج کے فوائد تا اختتام سبق

وقت : ۴۰ منٹ

مقاصد تدریس:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ حج کے فوائد کے متعلق جان سکیں گے۔

ذخیرہ الفاظ :

فوائد وثمرات تذکرہ عاجزی و انکساری رخ شان وشوکت اجتماعیت

یب تن قوم وقبیلے جمرات رلی

کنکریاں بین الاقوامی زادہ راہ گردش فروغ

تدریسی معاونات:

درسی کتاب بورڈ ڈسٹر

عمل تدریس:

سابقہ معلومات کا جائزہ :

استاد اپنی تدریس کو موثر بنانے کے لیے سبق کی جامع منصوبہ بندی کرے گا تا کہ تعلیمی مقاصد کے مقررہ اہداف وکو مطلوبہ نتائج کے ساتھ مقررہ وقت میں با آسانی حاصل کیا جاسکے گا۔اس مقصد کے حصول کے لیے استاد طلبہ کی سابقہ معلومات اور تعلم کا جائزہ لینے کے لیے چند چھوٹے چھوٹے سوالا ت کرے گا۔ اور طلبہ کی توجہ سبق کے عنوان کی طرف مبذول کروائے گا۔

۱۔ خانہ کعبہ کس نے تعمیر کیا؟

۲۔ حج کے متعلق حضور اکرمؐ کی ایک حدیث بتایئے۔

۳۔ حج کرتے ہوئے سفید رنگ کا جو لباس پہنا جاتا ہے اسے کیا کہتے ہیں؟

سبق کے تعارف کی وضاحت:

آج کے سبق میں ہم حج کے فوائد کے متعلق تفصیل سے پڑھیں گے۔

طریقہ کار:

۱۔ طلبہ کو درسی کتاب کا صفحہ نمبر ۲۶ کھولنے کو کہیے۔

۲۔ سبق کا عنوان بورڈ پر تحریر کریں۔

۳۔ طلبہ سے سبق کی پڑھائی کروائیے۔

۴۔ حج کے فوائد بورڈ پر لکھیے اور طلبہ کو بتائیے جو درج ذیل ہیں۔

۱) حج اللہ تعالی کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

۲) حج مسلمانوں کا شان و شوکت اور اجتماعیت کے اظہار کا بہترین ذریعہ ہے۔

۳) حج کے ذریعے سے دینی ،علمی اور عالمی مسائل سے آگاہی ملتی ہے۔

۴) حج کے ذریعے بین الاقوامی تجارت کو فروغ ملتا ہے۔

۵) حج کے موقع پر دنیا بھر سے مسلمان اکھٹے ہوتے ہیں۔ وہ سب اللہ تعالی کی بارگاہ میں عاجزی اور انکساری سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں۔

۵۔ سبق کے اہم نکات سوالات کی صورت میں پرچیوں پر لکھیے۔

۶۔ پرچیاں ایک ٹوکری میں ڈالیے اور ٹوکری کو طلبہ کے سامنے لے کے جائیے اور انہیں کہیے کہ ایک ایک پرچی اٹھائیں اور پرچی پر لکھا ہوا سوال اونچی آواز میں پڑھیں اور اس کا جواب اونچی آواز میں بتائیے۔

۷۔ استاد طلبہ کی سرگرمی حل کرنے میں مدد کرے۔

۸۔ طلبہ استاد کی مدد سے مشقی سوالنمبر ۳ ،۴ اور ۵ اپنی کتابوں پر حل کریں۔

۹۔ کل جماعتی طریقے سے طلبہ سے سولات پوچھیے۔

۱۰۔ درست جواب دینے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کریں انہیں شاباش دیں اور ان کے لیے تالیاں بجوائیے۔

۱۱۔ طلبہ سے مشقی سوالنمبر ا کا جز نمبر۲،۳ کے جوابات طلبہ سے پوچھیے اور ان کے بتائے ہوئے جوابات کی اصلاح کیجیے۔

۱۲۔ طلبہ سے یہ جوابات بورڈ پر لکھوائیے۔

اہم نکات کا اعادہ:

طلبہ سے درج ذیل سوالات پوچھیے۔

۱۔ حج کے کوئی سے تین فوائد بتائیے؟

۲۔ حج کے موقع پر کسے کنکریاں ماری جاتی ہیں؟

۳۔ لوگ حج کرنے کے لیے سعودی عرب کے کس شہر میں جاتے ہیں؟

ہوم ورک :

☆ طلبہ کو مشقی سوال نمبر ۱ کا جز ۲ اور ۳ یاد کرنے کو ہوم ورک میں دیں۔

ایمانیات وعبادات

عنوان : حج اور اس کی اہمیت

سبق نمبر۱۳ : حل مشق

وقت : ۴۰ منٹ



ا۔ تفصیلی جواب تحریر کیجیے۔

ج۱۔ حج عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ارادہ کرنے کے ہیں۔ اسلامی اصلاح میں 8 ذوالحجہ سے 12 ذوالحجہ تک بیت اللہ اور اُس کے گرد و نواح میں مخصوص مناسک یا ارکانِ حج ادا کرنا، حج کہلاتا ہے۔ ہر مسلمان پر زندگی میں ایک بار حج فرض ہے، بشرطیکہ وہ حج کے اخراجات پورے کرنے کی طاقت رکھتا ہو۔ خانہ کعبہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ مل کر تعمیر کیا تھا۔ اُنھوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ اُن کے اِس عمل کو قبول فرمائے، اُن کی اولاد میں سے ایک فرماں بردار اُمت پیدا ہو اور یہ شہر اَمن کا گہوارہ بن جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی دعا کو قبول فرمایا اور خانہ کعبہ کو دُنیا بھر کے مسلمانوں کا قبلہ اور عبادت کا مرکز بنا دیا۔ خانہ کعبہ تعمیر کرنے کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے لوگوں میں حج کا اعلان فرمایا اور مناسکِ حج ادا کیے۔ چنانچہ مسلمانوں کا ہر سال بیت اللہ کا حج کرنا درحقیقت حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اُن کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی سُنت کو زندہ کرنا ہے۔

ج۲۔ حج اسلام کا پانچواں اہم رکن ہے۔ یہ ایک عالم گیر عبادت ہے۔ حج ہر عاقل، بالغ اور صاحبِ استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک مرتبہ ادا کرنا فرض ہے۔

حج کی فرضیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا ط (سورۃ ال عمران، آیت نمبر: 97)

ترجمہ: اور لوگوں پر اللہ کا حق (فرض) ہے کہ جو کوئی اس گھر تک جانے کی قدرت رکھتا ہو وہ اس کا حج کرے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج کی فرضیت کے بارے میں فرمایا:

''اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے پس تم حج کرو۔'' (صحیح مسلم، حدیث نمبر 3257)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایمان اور جہاد کے بعد حج کو افضل ترین عمل قرار دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے فرمایا:

''حجِ مقبول ادا کرنے کا بدلہ جنت ہے۔'' (صحیح مسلم، حدیث نمبر3289)

حج کرنے والوں کی دعائیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول ہوتی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج کرنے والے شخص کے بارے میں ارشاد فرمایا:

''جس نے حج اس طرح ادا کیا کہ گُناہ اور بُرائیوں سے بچا رہا وہ گُناہوں سے ایسے پاک و صاف ہو کر واپس لوٹے گا جیسے وہ پیدائش کے وقت گُناہوں سے پاک پیدا ہوا تھا۔'' (صحیح بخاری، حدیث نمبر1521)

حج ادا کرنے والوں کے لیے بہت اجروثواب ہے لیکن وہ لوگ جو استطاعت رکھنے کے باوجود حج نہ کریں۔ اُن کے لیے سخت وعید بیان ہوئی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اسطاعت کے باوجود حج نہیں کرتا تو اس کے لیے کوئی فرق نہیں اس بات میں کہ وہ یہودی مرے یا عیسائی۔'' (جامع ترمذی)

ج۳۔ حج کے بے شمار فوائد وثمرات ہیں۔ ذیل میں چند کا تذکرہ کیا جا رہا ہے:

1۔ حج اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

2۔ حج کے موقع پر دنیا بھر سے لاکھوں کی تعداد میں مسلمان اکٹھے ہو کر مکہ مکرمہ کا رخ کرتے ہیں۔ وہ سب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی اور انکساری سے اپنے گُناہوں کی معافی مانگتے ہیں۔

3۔ حج مسلمانوں کی شان وشوکت اور اجتماعیت کے اظہار کا بہترین مظہر ہے۔ یہ عالم اسلام کے اتحاد کا ذریعہ ہے۔ اس موقع پر مسلمانوں کو ایک دوسرے کے خیالات کو جاننے اور سمجھنے کا موقع ملتا ہے، دِلوں کی دُوریاں کم ہو جاتی ہیں اور محبت کو فروغ ملتا ہے۔

4۔ ہر سال دُنیا بھر سے مسلمان حج ادا کرنے کے لیے مکہ مکرمہ پہنچتے ہیں۔ ان سب نے ایک جیسا لباس زیب تن کیا ہوتا ہے، جس سے رنگ ونسل اور قوم و قبیلے کا فرق ختم ہو جاتا ہے۔ گویا حج مسلمانوں میں مساوات اور برابری جیسی صفات پیدا کرتا ہے۔

5۔ حج کے ذریعے دینی، علمی اور عالمی مسائل سے آگہی ملتی ہے۔

6۔ ادائیگی حج کے بعد مسلمان اللہ تعالیٰ کی راہ میں جانور قربان کرتے ہیں۔ اس طرح ان میں اپنے مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

7۔ حج کے موقع پر مسلمان جمرات پر رمی کرتے ہیں۔ وہ شیطانوں کو کنکریاں مارتے ہیں اور شیطان سے اپنی نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ عمل مسلمانوں میں شیطان سے بچاؤ کرنے کی تربیت کرتا ہے۔

8۔ حج کے موقع پر دُنیا کے کونے کونے سے مسلمان مکرمکرمہ میں جمع ہوتے ہیں۔ اُنہیں اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے مختلف اشیاء کی ضرورت پڑتی ہے جس کی وجہ سے بین الاقوامی تجارت کو فروغ ملتا ہے۔ دُنیا بھر کے مسلمان زادِ راہ ساتھ لے کر آتے ہیں جس کے نتیجے میں دولت کی گردش ہوتی ہے۔

۲۔ مختصر جواب دیجیے۔

ج۱۔ عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ارادہ کرنے کے ہیں۔

ج۲۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ مل کر خانہ کعبہ تعمیر کیا تھا۔

ج۳۔ حج ہر عاقل، بالغ اور صاحبِ استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک مرتبہ ادا کرنا فرض ہے۔

ج۴۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''جو شخص اسطاعت کے باوجود حج نہیں کرتا تو اس کے لیے کوئی فرق نہیں اس بات میں کہ وہ یہودی مرے یا عیسائی۔'' (جامع ترمذی)

۳۔ خالی جگہ پر کیجیے۔

۱۔ جنت ۲۔ اسماعیل ۳۔ حج

۴۔ سارے ۵۔ علمی، اور عالمی

۴۔ درست جملے کے سامنے ''✓'' کا اور غلط جملے کے سامنے ''X'' کا نشان لگایئے۔

۱۔ X ۲۔ ✓ ۳۔ ✓

۴۔ ✓ ۵۔ X

۵۔ درست جواب کے گرد دائرہ لگایئے۔

۱۔ (الف) ارادہ کرنا ۲۔ (ج) حج کرنا

۳۔ (د) پانچواں ۴۔ (الف) ایک مرتبہ

۵۔ (د) مکہ مکرمہ ۶۔ (د) یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر

سرگرمی ۱: درج ذیل جگہوں پر مسلمان کون کون سے مناسک ادا کرتے ہیں۔

۱	منیٰ	۸ ذو الحجہ کو منیٰ میں رات گزاری جاتی ہے۔
۲	مزدلفہ	وقوف عرفات کے بعد مزدلفہ میں رات گزاری جاتی ہے۔
۳	میدانِ عرفات	حج کا خطبہ سنتے ہیں اور غروب آفتاب تک وقوف کیا جاتا ہے۔
۴	بیتُ اللّٰہ	بیت اللہ کا طواف کیا جاتا ہے۔
۵	صفا اور مروہ	صفا و مروہ کے درمیان سات چکر لگائے جاتے ہیں۔ اسے سعی کرنا کہتے ہیں۔

سیرت طیبہ



عنوان : صلح حدیبیہ

سبق نمبر ۱ : آغازِ سبق تا حضرت عثمانؓ کو شہید کر دیا گیا

وقت : ۴۰ منٹ

مقاصد تدریس:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد

۱۔ طلبہ صلح حدیبیہ کا پس منظر جان سکیں گے۔

۲۔ طلبہ صحابہ کرامؓ کی حضور اکرم ﷺ سے والہانہ محبت سے آگاہ ہوسکیں گے۔

ذخیرہ الفاظ :

صلح حدیبیہ	تاریخی	اعتبار	بیت اللہ	طواف	خواب	غیبی اشارہ	
زیارت	نصیب	عمرہ	ارادے	ذی القعدہ	ذوالحلیفہ	دستوار	
قبائل	احرام	خیمہ زن	سفیر	ارادے	افواہ	شہید	

تدریسی معاونات:

درسی کتاب ۔ بورڈ ۔ بورڈ مارکر ۔ احرام کی تصویر ۔ بیت اللہ کا ماڈل ۔ نقشہ / گلوب

عمل تدریس:

سابقہ معلومات کا جائزہ :

استاد اپنی تدریس کو موثر بنانے کے لیے سبق کی جامع منصوبہ بندی کرے گا تا کہ تعلیمی مقاصد کے مقررہ اہداف کو مطلوبہ نتائج کے ساتھ مقررہ وقت میں با آسانی حاصل کیا جاسکے گا۔اس مقصد کے حصول کے لیے استاد طلبہ کی سابقہ معلومات اور تعلم کا جائزہ لینے کے لیے چند چھوٹے چھوٹے سوالا ت کرے گا۔ اور طلبہ کی توجہ سبق کے عنوان کی طرف مبذول کروائے گا۔

۱۔ بیت اللہ سے کیا مراد ہے؟

۲۔ صحابہ کرامؓ کون لوگ تھے؟

۳۔ بیت اللہ کہاں واقع ہے؟

سبق کا تعارف:

پیارے بچو! حدیبیہ مکہ مکرمہ سے قریباً گیارہ کلومیٹر کے فاصلے پر ایک مقام ہے۔ یہاں ذی القعد ۶ ہجری کو مسلمانوں اور کفار مکہ کے درمیان ایک معاہدہ ہوا تھا یہ معاہدہ صلحہ حدیبیہ کے نام سے جانا جاتا ہے آج کے سبق میں ہم اس معاہدے سے متعلق تفصیل سے پڑھیں گے۔

طریقہ کار:

۱۔ طلبہ کو درسی کتاب کا صفحہ نمبر 29 کھولنے کو کہیے۔

۲۔ سبق کا عنوان بورڈ پر تحریر کیجیے۔ (صلح حدیبیہ)

۳۔ طلبہ سے پوچھیے کہ وہ صلح حدیبیہ کے متعلق کیا جانتے ہیں۔ طلبہ جو بتائیں انہیں بورڈ پر لکھیے۔

۴۔ طلبہ سے سبق کی ریڈنگ کروایئے۔

۵۔ ریڈنگ کے دوران مشکل الفاظ کے معنی بورڈ پر لکھیے۔

۶۔ کلاس کے کمزور طلبہ سے ریڈنگ لازمی کروایئے۔

۷۔ سبق کے متعلق طلبہ کو درج ذیل معلومات دیجیے:

☆ حدیبیہ مکہ مکرمہ سے قریباً گیارہ کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔

☆ ذی القعدہ ۶ ہجری میں مسلمانوں اور کفار مکہ کے درمیان ایک معاہدہ طے پایا جسے صلح حدیبیہ کہتے ہیں۔

☆ ہجرت کے چھٹے سال آپ ﷺ نے خواب دیکھا کہ آپ ﷺ صحابہ کرامؓ کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں۔

☆ حضور اکرم ﷺ نے صحابہ کرامؓ کے ساتھ مکہ مکرمہ جانے کی تیاری کی۔

☆ حضور اکرم ﷺ حدیبیہ کے مقام پر خیمہ زن ہوئے۔

☆ کفار مکہ مسلمانوں کو عمرہ کی اجازت نہیں دے رہے تھے۔

☆ آپ ﷺ نے حضرت عثمانؓ کو اپنا سفیر بنا کر مکہ بھیجا۔

☆ کفار مکہ نے حضرت عثمانؓ کو مکہ میں ہی روک لیا اور افواہ پھیل گئی کہ حضرت عثمانؓ کو شہید کر دیا گیا ہے۔

۸۔ سبق کے اہم نکات سوالات کی صورت میں پرچیوں پر لکھیے۔

۹۔ طلبہ کو جوڑی میں دو دو پرچیاں دیجیے۔

۱۰۔ طلبہ سے پرچی پر لکھے گئے سوالات کے جوابات سنیے۔ درست جواب بتانے والے طلبہ کو شاباش دیجیے اور غلط جواب دینے والے طلبہ کی تصحیح کریں۔

۱۱۔ طلبہ کو احرام کی تصویر دکھایئے اور انہیں بتایئے کہ احرام سفید رنگ کا لباس ہے جو حج اور عمرہ کی ادائیگی کے لیے زیب تن کیا جاتا ہے۔

۱۲۔ سعودی عرب کا نقشہ کلاس میں لے جایئے اور طلبہ کو بتایئے کہ حدیبیہ مکہ سے کتنے فاصلے پر ہے۔

۱۳۔ طلبہ کو بیت اللہ کا ماڈل دکھایئے۔

۱۴۔ طلبہ سے مشقی سوال نمبر ۲ کا جز نمبر ۱،۲،۳،۴ اور ۵ حل کروایئے اور ان کے بتائے ہوئے جوابات کی اصلاح کیجیے۔

اہم نکات کا اعادہ:

طلبہ سے درج ذیل سوالات پوچھیے:

۱۔ مسلمان مکہ مکرمہ کیوں جا رہے تھے؟

۲۔ حضور اکرم ﷺ نے خواب میں کیا دیکھا؟

۳۔ حضور اکرم ﷺ نے کس کو اپنا سفیر بنا کر بھیجا؟

۴۔ حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرامؓ نے کس مقام پر احرام باندھے؟

۵۔ قربانی کے جانوروں پر نشان لگانے کی کیا وجہ تھی؟

ہوم ورک:

☆ مشقی سوال نمبر ا ایک کا جز نمبر ا طلبہ کو ہوم ورک میں دیجیے۔

سیرت طیبہ

عنوان : صلح حدیبیہ

سبق نمبر۲ : بیعت رضوان تا اختتام سبق

وقت : ۴۰ منٹ

مقاصد تدریس:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد

۱۔ طلبہ بیعت رضوان سے واقف ہوسکیں گے۔

۲۔ طلبہ صلح حدیبیہ کی شرائط اور نتائج سے آگاہ ہوسکیں گے۔

ذخیرہ الفاظ:

بیول ۔ بیعت ۔ بدلہ ۔ دست مبارک ۔ شجر ۔ شرائط ۔ فریقین ۔ بحث و مباحثہ
قیام ۔ تلواروں ۔ نیام ۔ ہتھیار ۔ قبائل ۔ مفلوب ۔ دکھائی ۔ فتح ۔ پیش خیمہ
فتح مبین

تدریسی معاونات:

درسی کتاب ۔ بورڈ ۔ بورڈ مارکر ۔ چارٹس ۔ تصاویر

عمل تدریس

سابقہ معلومات کا جائزہ:

استاد اپنی تدریس کو موثر بنانے کے لیے سبق کی جامع منصوبہ بندی کرے گا تا کہ تعلیمی مقاصد کے مقررہ اہداف کو مطلوبہ نتائج کے ساتھ مقررہ وقت میں با آسانی حاصل کیا جاسکے گا۔اس مقصد کے حصول کے لیے استاد طلبہ کی سابقہ معلومات اور تعلم کا جائزہ لینے کے لیے چند چھوٹے چھوٹے سوالا ت کرے گا۔ اور طلبہ کی توجہ سبق کے عنوان کی طرف مبذول کروائے گا۔

۱۔ کیا حضرت عثمانؓ کو شہید کردیا گیا تھا؟

۲۔ حجو ر اکرم ﷺ نے کس کو اپنا سفیر بنا کر بھیجا؟

۳۔ کیا بیعت ایک درخت کے نیچے ہوئی تھی؟

سبق کا تعارف:

پیارے بچو! آج کے سبق میں ہم بیرت رضوان صلح حدیبیہ اس کی شرائط اور اس کے نتائج کے متعلق تفصیل سے پڑھیں گے۔

۱۔ طلبہ کو درسی کتاب کا صفحہ نمبر ۳۰ کھولنے کو کہیے۔

۲۔ سبق کا عنوان بورڈ پر تحریر کیجیے (صلح حدیبیہ)۔

بیعت رضوان ، صلح حدیبیہ اور اس کی شرائط ، نتائج

۳۔ طلبہ سے سبق کی ریڈنگ کروائیے۔

۴۔ مشکل الفاظ کے معنی بورڈ پر لکھیے۔

۵۔ صلح حدیبیہ کی شرائط چارٹ پر لکھیے اور کمرہ جماعت میں آویزاں کیجیے۔

۶۔ طلبہ کو تلوار کی تصویر دکھا کر بتائیے کہ پرانے زمانے میں جنگیں تلواروں سے لڑی جاتی تھیں۔

۷۔ سورۃ الفتح آیت نمبر ۱۸ کا ترجمہ طلبہ کو بورڈ پر لکھ کر پانچ پانچ مرتبہ پڑھائیے۔

۸۔ سبق کے متعلق درج ذیل معلومات دیجیے:

☆ حضور اکرم ﷺ نے ببول کے ایک درخت کے نیچے بیعت لی کہ ہم حضرت عثمانؓ کے خون کا بدلہ لیے بغیر نہیں جائیں گے۔

☆ قرآن مجید نے اس بیرت کو بیعت رضوان کہا ہے۔

☆ کفار مکہ نے حضرت عثمان کو واپس بھیج دیا ساتھ سہیل بن عمرو کو صلح کی شرائط کے لیے بھیجا۔

☆ صلح نامہ حضرت علیؓ نے تحریر کیا۔

۹۔ طلبہ سے سرگرمی نمبر ۱ اور ۲ حل کروائیے۔

۱۰۔ طلبہ کی مدد سے مشقی سوال نمبر ۳ ،۴ اور ۵ حل کیجیے۔

۱۱۔ سبق کے اہم نکات سوالات کی صورت میں پرچیوں پر لکھیے۔

۱۲۔ طلبہ کو دو گروپوں میں تقسیم کیجیے ہر گروپ میں سے تین تین طلبہ کا انتخاب کیجیے، طلبہ کو سوالات والی پرچیاں دیں اور ان سے جوابات سنیے جس گروپ کے طلبہ زیادہ درست جواب دیں گے وہ فاتح گروپ ہوگا اس گروپ کو شاباش دیں اور تالیاں بجوائیے۔

۱۳۔ کل جماعتی طریقے سے طلبہ سے سوالات کیجیے۔

اہم نکات کا اعادہ:

طلبہ سے درج ذیل سوالات پوچھیے:

۱۔ شجر رضوان سے کیا مراد ہے؟

۲۔ حضور اکرم ﷺ نے کس کے خون کا بدلہ لینے کے لیے بیعت کی؟

۳۔ صلح حدیبیہ کا معاہدہ کس نے تحریر کیا؟

۴۔ حضور اکرم ﷺ نے جس درخت کے نیچے بیرت کی اس درخت کو کیا کہتے ہیں؟

۵۔ صلح حدیبیہ کے کتنے سال بعد مسلمانوں نے مکہ فتح کیا؟

ہوم ورک:

☆ طلبہ کو مشقی سوال نمبر ا کا جز نمبر ۲ اور ۳ زبانی یاد کرنے کو دیجیے۔

سیرت طیبہ

عنوان : صلح حدیبیہ

سبق نمبر۳ : حل مشق

وقت : ۴۰ منٹ

۱۔ تفصیلی جواب تحریر کیجیے۔

ج۱۔ حُدیبیہ مکہ مکرمہ سے قریباً گیارہ کلو میٹر کے فاصلے پر ایک مقام ہے۔ یہاں ذی القعدہ 6 ہجری میں مسلمانوں اور کفار مکہ کے درمیان ایک مُعاہدہ طے پایا تھا۔ تاریخ میں یہ مُعاہدہ صُلحِ حدیبیہ کے نام سے جانا جاتا ہے ۔ تاریخی اعتبار سے یہ صُلح نامہ خاص اہمیت کا حامل ہے۔

ہجرت کے چھٹے سال رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس خواب کا ذکر اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے کیا تو وہ بہت خوش ہوئے۔ انہوں نے اس غیبی اشارے کو سمجھ لیا کہ اس سال بیت اللہ کی زیارت نصیب ہوگی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ اور اس کے گردونواح میں یہ اعلان کروادیا کہ جو مسلمان بیتُ اللہ کی زیارت اورطواف کرنا چاہتے ہیں وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ جانے کی تیاری کر لیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اعلان سن کر چودہ سو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم عمرہ کے ارادے سے مکہ مکرمہ جانے کے لیے تیار ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یکم ذِی القعدہ 6ہجری کو مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے۔ مسلمان کیونکہ عمرہ کے اِرادے سے جا رہے تھے، اس لیے انہوں نے کوئی جنگی سامان ساتھ نہ لیا سوائے تلواروں کے اور وہ بھی نیام میں رکھیں۔ ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرب کے دستور کے مطابق قُربانی کے جانوروں پر نشان لگائے ۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ یہ جانور صرف قُربانی کی غرض سے لیے گئے ہیں۔ اِسی مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عمرہ کے لیے احرام باندھے۔ جب کفارِ مکہ کو اس بات کا علم ہوا تو اُنہوں نے اپنے ساتھی قبائل کے ساتھ مل کر یہ فیصلہ کیا کہ مسلمانوں کو ہرگز عمرہ ادا کرنے کی اجازت نہ دی جائے گی۔ اس مقصد کے لیے اُنہوں نے ایک بڑی فوج بھی تیار کر لی۔

ج۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی خبر ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ببول کے ایک درخت کے نیچے بیعت لی کہ ہم یہاں سے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خون کا بدلہ لیے بغیر نہیں جائیں گے۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے دست مبارک کو حضرتِ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ قرار دے کر انھیں بھی اس بیعت میں شامل کر لیا۔

قرآنِ مجید میں اس بیعت کا ذکر اس طرح آیا ہے:

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ (سورۃ الفتح، آیت نمبر: 18)

ترجمہ: (اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) جب مومن آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے تو اللہ تعالیٰ ان مسلمانوں سے راضی ہوا جو (صدق و خلوص) ان کے دلوں میں تھا، اس نے معلوم کر لیا۔

قرآنِ مجید نے اِس بیعت کو بیعتِ رضوان کہا ہے اور جس درخت کے نیچے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بیعت لی، اُسے شجرِ رضوان کہتے ہیں۔

ج۳۔ صُلح حدیبیہ کی شرائط درج ذیل ہیں:

1۔ اس سال مسلمان عمرہ کیے بغیر واپس لوٹ جائیں گے اور اگلے سال عمرہ ادا کرنے کے لیے مکہ مکرمہ میں آئیں گے اور صرف تین دن قیام کریں گے۔

2۔ مسلمان تلواروں کے علاوہ کوئی اور ہتھیار ساتھ نہیں لائیں گے اور تلواروں کو بھی نیام میں رکھیں گے۔

3۔ مسلمان مکہ مکرمہ میں موجود مسلمانوں کو اپنے ساتھ مدینہ منورہ نہیں لے جائیں گے لیکن اگر کوئی مسلمان مکہ مکرمہ میں رہنا چاہتا ہو تو اُسے نہیں روکا جائے گا۔

4۔ اگر کوئی کافر مسلمان ہو کر مدینہ منورہ چلا جائے تو مسلمان اُسے واپس کر دیں گے، لیکن اگر کوئی مسلمان مرتد ہو کر مکہ مکرمہ آ گیا تو اسے واپس نہیں کیا جائے گا۔

5۔ عرب کے دیگر قبائل مسلمانوں یا کافروں میں سے کسی ایک کے ساتھ معاہدہ کرنے میں آزاد ہوں گے۔

6۔ دونوں فریقوں کے درمیان دس سال تک جنگ نہیں ہو گی۔

ج۴۔ صُلح حدیبیہ کی شرائط بظاہر مسلمانوں کے خلاف معلوم ہوتی تھیں۔ ایسا دکھائی دیتا تھا کہ مسلمان مغلوب ہو کر صُلح کر رہے ہیں۔ لیکن بعد کے واقعات نے ثابت کر دیا کہ یہ صُلح ان کے لیے آنے والے دنوں میں فتح و کامیابی کا

پیش خیمہ ثابت ہوئی اور صرف دو سال کے بعد مسلمانوں نے مکہ مکرمہ کو فتح کر لیا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اس صُلح کو فتحِ مُبین یعنی واضح فتح قرار دیا ہے۔

۲۔ مختصر جواب دیجیے۔

ج۱۔ ہجرت کے چھٹے سال رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں۔

ج۲۔ مسلمان یکم ذِی القعدہ 6ہجری کو مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ عمرہ کے اِرادے سے جا رہے تھے۔

ج۳۔ ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عمرہ کے لیے احرام باندھے۔

ج۴۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے داماد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا سفیر بنا کر مکہ مکرمہ بھیجا تا کہ وہ اہل مکہ کو سمجھائیں کہ مسلمان جنگ کے ارادے سے نہیں بلکہ بیتُ اللہ کی زیارت کرنے کے لیے آئے ہیں۔

ج۵۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرب کے دستور کے مطابق قُربانی کے جانوروں پر نشان لگائے ۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ یہ جانور صرف قُربانی کی غرض سے لیے گئے ہیں۔

ج۶۔ جس درخت کے نیچے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بیعت لی، اُسے شجرِ رضوان کہتے ہیں۔

۳۔ خالی جگہ پر کیجیے۔

۱۔ گیارہ ۲۔ تلواروں ۳۔ ذوالحلیفہ

۴۔ فتح مبین ۵۔ شجرِ رضوان

۴۔ درست جواب کے گرد دائرہ لگائیے۔

۱۔ (الف) 6 ہجری میں ۲۔ (د) 1400

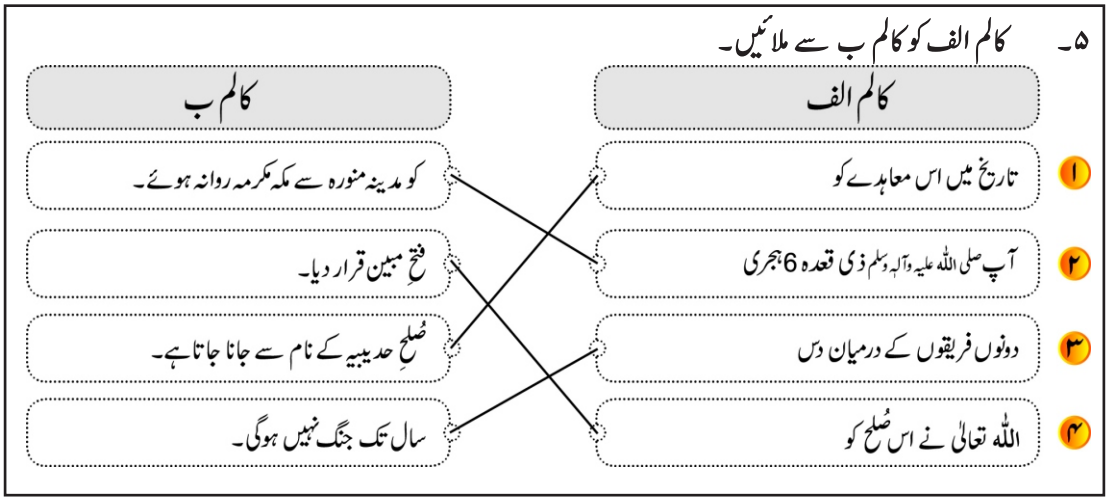
۳۔ (ب) حضرت عثمانؓ ۴۔ (ب) درخت کے نیچے

۵۔ (الف) حضرت علیؓ ۶۔ (د) سہیل بن عمرو کو

۷۔ (ج) عمرہ کے لیے ۸۔ سورۃ الفتح

۹۔ (د) 10 سال کے لیے

۵۔ کالم الف کو کالم ب سے ملائیں۔



سیرت طیبہ

عنوان : فرماں رواؤں کو دعوت اسلام

سبق نمبر ا : آغاز سبق تا نبوت کا اعلانیہ اقرار نہ کرسکا

وقت : ۴۰ منٹ

مقاصد تدریس:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد

ا۔ طلبہ اسلام کی اشاعت کی خاطر حضور اکرم ﷺ کے خطوط کے بارے میں جان سکیں گے۔

۲۔ طلبہ میں نیکی پھیلانے کا جذبہ پروان چڑھ سکے گا۔

ذخیرہ الفاظ:

افاقی ۔ انسانیت ۔ علاقوں ۔ سچائی ۔ حکمرانوں ۔ فرماں رواؤں ۔ روئے زمین
قوت ۔ سلطنت ۔ وسیع وعریض ۔ جشن ۔ گمان ۔ ہرقل ۔ پیشواؤں ۔ امراء
اقتدار ۔ محرومی ۔ اعلانیہ ۔ اقرار

تدریسی معاونات:

درسی کتاب ۔ بورڈ ۔ تصاویر ۔ نقشہ / گلوب ۔ چارٹ

عمل تدریس

سابقہ معلومات کا جائزہ:

استاد اپنی تدریس کو موثر بنانے کے لیے سبق کی جامع منصوبہ بندی کرے گا تا کہ تعلیمی مقاصد کے مقررہ اہداف وکو مطلوبہ نتائج کے ساتھ مقررہ وقت میں با آسانی حاصل کیا جاسکے گا۔اس مقصد کے حصول کے لیے استاد طلبہ کی سابقہ معلومات اور تعلم کا جائزہ لینے کے لیے چند چھوٹے چھوٹے سوالا ت کرے گا۔ اور طلبہ کی توجہ سبق کے عنوان کی طرف مبذول کروائے گا۔

ا۔ اللہ تعالیٰ نے نبی اور رسول کیوں بھیجے؟

۲۔ ہمارے آخری نبی کا کیا نام ہے؟

۳۔ روم کے بادشاہ کا کیا نام تھا؟

سبق کا تعارف:

پیارے بچو ! اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے نبی بنا کر بھیجا تھا۔ آپ ﷺ ایک آفاقی دین لے کر دنیا میں آئے تھے۔ آپ ﷺ کا پیغام پوری انسانیت کے لیے تھا آج کے سبق میں ہم تفصیل سے پڑھیں گے کہ آپ ﷺ نے کس طرح اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچایا۔

طریقہ کار:

۱۔ طلبہ کو درسی کتاب کا صفحہ نمبر ۳۴ کھولنے کو کہیے۔

۲۔ بورڈ کے اوپر تاریخ ، دن اور سبق کا عنوان تحریر کیجیے۔

۳۔ طلبہ سے سبق کی ریڈنگ کروائیے۔

۴۔ ریڈنگ کے دوران مشکل الفاظ کے معنی بورڈ پر تحریر کیجیے۔

۵۔ حضور اکرم ﷺ نے قیصر روم کو جو خط لکھا اسے چارٹ پر لکھیے اور طلبہ کو یاد کروائیے۔

۶۔ طلبہ کو سبق کے حوالے سے درج ذیل معلومات دیجیے۔

☆ حضور اکرم ﷺ ایک آفاقی دین لے کر دنیا میں آئے تھے۔

☆ صلح حدیبیہ کے بعد آپ ﷺ نے مختلف حکمرانوں اور فرماں رواؤں کو خطوط لکھے۔

☆ روم کے بادشاہ کا نام ہرقل تھا۔ وہ قیصر کے نام سے پکارا جاتا تھا۔

☆ وہ ایک وسیع و عریض سلطنت کا مالک تھا۔

☆ حضور اکرم ﷺ نے حضرت دحیہ کلبیؓ کے ذریعے اپنا پیغام اس تک پہنچایا۔

☆ ہرقل نے ابوسفیان سے حضور اکرم ﷺ کے متعلق سوالات کیے ابوسفیان نے سخت مخالفت کے باوجود اس کے سوالات کا ایمان داری سے جواب دیا۔

☆ ہرقل اس حقیقت کو جان گیا تھا کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے سچے نبی ہیں۔

۶۔ طلبہ کو گلوب دکھا کر بتائیں کہ روم کدھر واقع ہے۔

۷۔ درسی کتاب میں دی گئی خط کی تصویر دکھا کر طلبہ کو بتائیں کہ پرانے زمانے میں جب فون ہوتے تھے تو لوگ ایک دوسرے کو خطوط کے ذریعے پیغام بھجواتے تھے۔

۸۔ سبق کے اہم نکات پر مشتمل سوالات کی پرچیاں بنائیے۔

۹۔ پرچیاں میز پر رکھیے۔

۱۰۔ طلبہ کو باری باری بلایئے، ایک پرچی اُٹھا کر اس پر لکھا سوال اونچی آواز میں پڑھیے اور اس کا جواب اونچی آواز میں بتایئے۔

۱۱۔ طلبہ سے مشقی سوال نمبر ا کا جز نمبر ا کا جواب پوچھیے طلبہ کے بتائے ہوئے جواب کی اصلاح کرتے ہوئے اسے بورڈ پر تحریر کیجیے۔

اہم نکات کا اعادہ:

طلبہ سے درج ذیل سوالات پوچھیے:

۱۔ روم کے بادشاہ کا کیا نام تھا؟

۲۔ حضور اکرم ﷺ نے کس کے ہاتھ اپنا نامہ مبارک قیصر روم کی طرف ارسال کیا؟

۳۔ ہرقل نے کس سے حضور اکرم ﷺ کے متعلق پوچھا؟

۴۔ کہا ہرقل نے اسلام قبول کر لیا تھا؟

ہوم ورک:

☆ مشقی سوال نمبر ا کا جز نمبر ا طلبہ کو زبانی یاد کرنے کو دیجیے۔

سیرت طیبہ

عنوان : فرماں رواؤں کو دعوت اسلام

سبق نمبر۲ : کسریٰ ایران کے نام خط تا اختتام سبق

وقت : ۴۰ منٹ

مقاصد تدریس:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد

۱۔ طلبہ جان سکیں گے کہ ایران کے بادشاہ خسرو پرویز نے آپ ﷺ کے خط مبارک کو پھاڑ دیا تو اس کا نتیجا نکلا۔

۲۔ طلبہ نجاشی کے قبول اسلام کے متعلق جان سکیں گے۔

۳۔ طلبہ جان سکیں گے کہ کس طرح آپ ﷺ کے خطوط کے ذریعے اسلام کی اشاعت ہوئی۔

ذخیرہ الفاظ:

طاقت ۔ مغرور ۔ لقب ۔ قاصد ۔ طیش ۔ متکبرار ۔ گستاخی ۔ ٹکڑے

پڑوس ۔ بابرکت ۔ غائبانہ ۔ نجاشی ۔ ارسال ۔ خچر ۔ کنیزیں ۔ اشاعت

تدریسی معاونات:

درسی کتاب ۔ بورڈ ۔ نقشہ / گلوب ۔ چارٹ

عمل تدریس

سابقہ معلومات کا جائزہ:

استاد اپنی تدریس کو موثر بنانے کے لیے سبق کی جامع منصوبہ بندی کرے گا تا کہ تعلیمی مقاصد کے مقررہ اہداف وکو مطلوبہ نتائج کے ساتھ مقررہ وقت میں با آسانی حاصل کیا جاسکے گا۔اس مقصد کے حصول کے لیے استاد طلبہ کی سابقہ معلومات اور تعلم کا جائزہ لینے کے لیے چند چھوٹے چھوٹے سوالا ت کرے گا۔ اور طلبہ کی توجہ سبق کے عنوان کی طرف مبذول کروائے گا۔

۱۔ ایران کے بادشاہ کا کیا نام تھا؟

۲۔ کیا نجاشی نے اسلام قبول کرلیا؟

سبق کا تعارف:

پیارے بچو! آج کے سبق مین ہم ایران کے بادشاہ، حبشہ کے بادشاہ اور مصر کے والی کے نام حضور اکرم ﷺ کی طرف سے لکھے گئے خطوط اور خطوط کے جوابات کے متعلق تفصیل سے پڑھیں گے نیز ہم پڑھیں گے کہ ان خطوط کو لکھنے سے کیا نتائج برآمد ہوئے۔

طریقہ کار:

۱۔ طلبہ کو درسی کتاب کا صفحہ نمبر ۳۵ کھولنے کو کہیے۔

۲۔ سبق کا عنوان بورڈ پر تحریر کیجیے۔

۳۔ طلبہ سے سبق کی ریڈنگ کروائیے۔

۴۔ طلبہ کو سبق کے حوالے سے درج ذیل معلومات دیجیے۔

☆ خسرو پرویز ایران کا بادشاہ تھا۔

☆ وہ ایک مغرور بادشاہ تھا۔

☆ اس نے حضور اکرم ﷺ کا نامہ مبارک پھاڑ دیا۔

☆ اس واقعہ کے چند دن بعد اس کے بیٹے نے اسے قتل کر کے تخت پر قبضہ کر لیا۔

☆ حضور اکرم ﷺ نے حبشہ کے بادشاہ کو ایک خط لکھا۔

☆ نجاشی نے آپ ﷺ کے خط مبارک کو اپنی آنکھوں سے لگایا۔

☆ نجاشی نے اسلام قبول کرلیا۔

☆ حضور اکرم ﷺ نے نجاشی کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی۔

☆ حضور اکرم ﷺ نے مصر کے والی مقوقس کو بھی خط بھیجا لیکن اس نے بھی اسلام قبول نہ کیا۔

۵۔ حضور اکرم ﷺ نے جن حکمرانوں کو خطوط بھیجے ان میں سے چند کے نام فلیش کارڈز پر لکھیے اور طلبہ کو یاد کروائیے۔

ہرقل ۔ خسرو پرویز

نجاشی ۔ مقوقس

۶۔ طلبہ کو گلوب کی مدد سے بتائیے کہ ایران ، حبشہ اور مصر کدھر واقع ہیں؟

۷۔ سبق کے اہم نکات پر مشتمل سوالات بتائیے۔

۸۔ طلبہ کو دو گروپوں میں تقسیم کیجیے اور ان کے درمیان سبق سے سوالات کا مقابلہ کروایئے ، فاتح گروپ کو شاباش دیجیے۔

۹۔ سبق کے اہم نکات چارٹ پر لکھیے اور طلبہ کو یاد کروایئے۔

۱۰۔ مشقی سوال نمبر۲ ،۳ اور۴ طلبہ سے حل کروایئے۔

۱۱۔ کل جماعتی طریقے سے طلبہ سے سوالات اور ان کے جوابات اخذ کروایئے۔

۱۲۔ طلبہ سے سرگرمی حل کروایئے۔

اہم نکات کا اعادہ:

طلبہ سے درج ذیل سوالات پوچھیے:

۱۔ ایران کے بادشاہ کا کیا نام تھا؟

۲۔ نجاشی کس ملک کا بادشاہ تھا؟

۳۔ والی مصر کا کیا نام تھا؟

۴۔ نجاشی کا انتقال کب ہوا؟

۵۔ خسرو پرویز کو کس نے قتل کیا؟

ہوم ورک:

☆ مشقی سوال نمبر۲ اور۳ طلبہ کو ہوم ورک میں دیجیے۔

سیرت طیبہ

عنوان : فرماں رواؤں کو دعوت اسلام

سبق نمبر ۳ : حل مشق

وقت : ۴۰ منٹ

۱۔ تفصیلی جواب تحریر کیجیے۔

ج۱۔ اللہ تعالیٰ نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو تمام جہانوں کے لیے نبی اور رسول بنا کر بھیجا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک آفاقی دین لے کر دُنیا میں آئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا پیغام پوری انسانیت کے لیے تھا۔ اس لیے ضروری تھا کہ دینِ اسلام کی سچائی کو عرب سے باہر نکل کر دوسرے علاقوں میں بھی پھیلایا جائے۔ صُلح حدیبیہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کفارِ مکہ کی طرف سے امن ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مختلف حُکمرانوں اور فرماں رواؤں کو خطوط لکھے جن میں اُنھیں اسلام کی دعوت دی گئی تھی۔

ج۲۔ حضور اکرم ﷺ نے قیصرِ روم کو جو خط لکھا اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جانب سے ہرقل عظیم روم کی طرف۔

اس شخص پر سلام جو ہدایت کی پیروی کرے۔ تم اسلام لاؤ، سالم رہو گے۔ اسلام لاؤ، اللہ تمہیں تمھارا اجر دو بار دے گا۔ اگر تم نے اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری سے منہ موڑا تو تمھارے ملک کے لوگوں کا گناہ بھی تمھارے اوپر ہو گا۔ اے اہل کتاب! ایک ایسی بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمھارے درمیان برابر ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو ربّ نہ مانیں۔ اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور نہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہم اپنے میں سے کسی کو ربّ مانیں۔ پس اگر لوگ رخ پھیر لیں تو کہہ دو کہ تم لوگ گواہ رہو۔ ہم مسلمان ہیں۔

ج۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عہد میں دوسری بڑی طاقت ایران تھی۔ خسرو پرویز ایران کا بادشاہ تھا۔ وہ ایک مغرور بادشاہ تھا۔ اُسے کسریٰ کے لقب سے پکارا جاتا تھا۔ ایران کے لوگ آگ کی پوجا کرتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قاصد حضرت عبد اللہ بن حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نامۂ مبارک لے کر اُس کے پاس گئے۔ جب اُسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا خط پڑھ کر سنایا گیا تو وہ طیش میں آ گیا اور بے حد متکبرانہ انداز میں بولا: ''یہ میری رعایا میں سے ایک حقیر غلام اپنا نام مجھ سے پہلے لکھتا ہے۔''

یہ کہہ کر اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نامۂ مبارک پھاڑ دیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کسریٰ کی اس گُستاخی کا علم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ''جس طرح اس نے ہمارے خط کے ٹکڑے کیے ہیں اس طرح اللہ تعالیٰ اس کی بادشاہت پارہ پارہ کر دے گا۔''

اس واقعہ کے چند دن کے بعد اُس کے بیٹے نے اُسے قتل کر کے تخت پر قبضہ کر لیا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں مسلمانوں نے ایران فتح کر لیا۔

۲۔ مختصر جواب تحریر کیجیے۔

ج۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعے اپنا پیغام قیصرِ روم تک پہنچایا۔

ج۲۔ نجاشی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چچا زاد بھائی حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔

ج۳۔ قیصر روم ہرقل نے ابوسفیان کے جوابات سن کر کہا:

''اگر یہ ساری باتیں سچ ہیں تو یہ شخص بہت جلد میرے ان قدموں کی جگہ کا مالک ہو گا۔ میں جانتا تھا کہ یہ نبی آنے والا ہے لیکن میرا گُمان نہ تھا کہ وہ تم میں سے ہو گا۔ اگر مجھے یقین ہوتا کہ میں اس کے پاس پُہنچ سکوں گا تو اُس سے ملاقات کی زحمت اُٹھاتا اور اُس کے پاس ہوتا تو اس کے دونوں پاؤں دھوتا۔''

ج۴۔ مقوقس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قاصد حضرت حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعظیم کی اور بے حد عزت و احترام کے ساتھ پیش آیا۔

ج۵۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ان خطوط کے ذریعے اسلام کی اشاعت ہوئی۔ کئی حکمران مسلمان ہو گئے اور اُن کی رعایا نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ اس طرح اسلام عرب سے باہر نکل کر دیگر ممالک میں بھی پھیل گیا۔

۳۔ خالی جگہ پر کیجیے۔

۱۔ قیصر ۲۔ نجاشی ۳۔ کسریٰ

۴۔ مصر ۵۔ بیٹے

۴۔ درست جواب کے گرد دائرہ لگائیے۔

۱۔ (ب) حضرت دحیہ کلبیؓ ۲۔ (الف) ہرقل

۳۔ (ج) ابوسفیان سے ۴۔ (ب) 8 ہجری میں

۵۔ (ب) ایتھوپیا ۶۔ (الف) حضرت عبداللہ بن حذیفہؓ

۷۔ (الف) حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ	۸۔ (ج) حضرت عمرو بن امیہ اضمریؓ
۹۔ (د) آتش پرست	

سیرت طیبہ



عنوان : غزوۂ خیبر

سبق نمبر ۱ : آغاز سبق تا قلعہ قموص کا محاصرہ کر لیا

وقت : ۴۰ منٹ

مقاصد تدریس:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد

۱۔ طلبہ غزوۂ خیبر کا تعارف ، پس منظر اور مسلمانوں کی خبر کی طرف روانگی کے متعلق جان سکیں گے۔

۲۔ طلبہ یہودیوں کی اسلام سے دشمنی سے آگاہ ہوسکیں گے۔

ذخیرہ الفاظ:

قلعہ ۔ نسبت ۔ خیبر ۔ بنوقینقاع ۔ بنونصیر ۔ بنوقریظہ ۔ وعدہ خلافی

جسارت قبائل ۔ سازشوں ۔ منصوبہ بندی ۔ ہمراہ ۔ قیادت ۔ کھیتوں ۔ مشغول

ناعم ۔ رسد ۔ ذخیرہ

تدریسی معاونات:

درسی کتاب ۔ بورڈ ۔ نقشہ / گلوب ۔ فلیش کارڈز ۔ تصاویر

عمل تدریس

سابقہ معلومات کا جائزہ:

استاد اپنی تدریس کو موثر بنانے کے لیے سبق کی جامع منصوبہ بندی کرے گا تا کہ تعلیمی مقاصد کے مقررہ اہداف وکو مطلوبہ نتائج کے ساتھ مقررہ وقت میں با آسانی حاصل کیا جاسکے گا۔اس مقصد کے حصول کے لیے استاد طلبہ کی سابقہ معلومات اور تعلم کا جائزہ لینے کے لیے چند چھوٹے چھوٹے سوالا ت کرے گا۔ اور طلبہ کی توجہ سبق کے عنوان کی طرف مبذول کروائے گا۔

۱۔ خیبر کس زبان کا لفظ ہے؟

۲۔ غزوہ سے کیا مراد ہے؟

سبق کا تعارف:

پیارے بچو ! خیبر عربی زبان کا لفظ ہے جس کا معنی قلعہ کے ہیں۔ مدینہ منورہ سے قریباً ۳۰۰ کلمیٹر کے فاصلے پر یہودیوں کے آٹھ مضبوط قلعے تھے ان قلعوں کی نسبت سے اسے خیبر کہا جاتا تھا آج کے سبق میں ہم غزوۂ خیبر کا پس منظر اور مسلمانوں کی خیبر کی طرف روانگی کے متعلق تفصیل سے پڑھیں گے۔

طریقہ کار:

۱۔ طلبہ کو درسی کتاب کا صفحہ نمبر ۳۸ کھولنے کو کہیے۔

۲۔ سبق کا عنوان بورڈ پر تحریر کیجیے۔ (غزوۂ خیبر)

۳۔ سبق کی ریڈنگ کروایئے، ریڈنگ کے دوران مشکل الفاظ کے معنی بورڈ پر لکھیے۔

۴۔ طلبہ کو سبق کے حوالے سے درج ذیل معلومات دیجیے۔

☆ خیبر عربی زبان کا لفظ ہے کس کا معنی قلعہ کے ہیں۔

☆ مدینہ منورہ سے قریباً ۳۰۰ کلومیٹر کے فاصلے پر یہودیوں کے آٹھ مضبوط قلعے تھے جن کی بنا پر اسے خیبر کہا جاتا تھا۔

☆ ۷ ہجری میں یہودیوں کے تیب قبائل آباد تھے۔

☆ یہودی مسلمانوں کو تنگ کرتے تھے۔

☆ حضور اکرم ﷺ محرم ۷ ہجری کو ۱۴۰۰ صحابہ کے ہمراہ خیبر کی طرف روانہ ہوئے۔

☆ حضور اکرم ﷺ نے اس لشکر کے ۳ علَم تیار کروائے۔

☆ مسلمانوں نے سب سے پہلے قلعہ ناعم فتح کیا۔

۵۔ مدینہ منورہ میں آباد یہودی قبائل کے نام فلیش کارڈز پر لکھیے اور طلبہ کو یاد کروایئے۔

بنو قینقاع ۔ بنونضیر ۔ بنو قریظہ

۶۔ حضور اکرم ﷺ نے جن جن صحابہ کرامؓ کو علَم عطا کیے ان کے نام فلیش کارڈز پر لکھیے اور طلبہ کو یاد کروایئے۔

۷۔ درسی کتاب میں دی گئی تصویر دکھا کر طلبہ کو قلعہ اور خیموں کے متعلق بتایئے۔

۸۔ بورڈ کے اوپر سبق سے متعلق چھوٹے چھوٹے سوالات لکھیے اور طلبہ سے ان سوالات کے جوابات اخذ کروایئے۔

۹۔ استاد صاحب نقشے کی مدد سے طلبہ کو بتائیں کہ خیبر مدینہ منورہ سے کتنے فاصلے پر ہے۔

۱۱۔ مشقی سوال نمبر ۲ کا جز نمبر ۱، ۲ اور ۳ طلبہ سے حل کروایئے اور ان کے بنائے ہوئے جوابات کی اصلاح کرتے

ہوئے بورڈ پر لکھ دیجیے۔

اہم نکات کا اعادہ:

طلبہ سے درج ذیل سوالات پوچھیے۔

۱۔ مدینہ منورہ میں کون سے یہودی قبائل آباد تھے؟

۲۔ مسلمانوں نے سب سے پہلے کون سا قلعہ فتح کیا؟

۳۔ کس قلعے میں مسلمانوں کو جنگی سامان اور رسد کا ذخیرہ ملا؟

۴۔ غزوہ خیبر کس ہجری میں لڑی گئی؟

۵۔ خیبر مدینہ سے کتنے فاصلے پر ہے؟

ہوم ورک:

☆ کمرہ جماعت میں کروایا گیا کام اور مشقی سوال نمبر ا کا جز نمبر ا طلبہ کو ہوم ورک میں دیجیے۔

سیرت طیبہ



عنوان : غزوۂ خیبر

سبق نمبر۲ : قلعہ قموص کی فتح تا اختتام سبق

وقت : ۴۰ منٹ

مقاصد تدریس:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد

۱۔ طلبہ یہودیوں کی اسلامی دشمنی سے آگاہ ہوسکیں گے۔

۲۔ طلبہ قلعہ قموص کی فتح اور غزوہ خیبر کے نتائج سے آگاہ ہوسکیں گے۔

ذخیرہ الفاظ:

مرحب ۔ گھمنڈ ۔ علَم ۔ آرزو ۔ شکست ۔ عطا ۔ صحت یابی ۔ لعاب

انصار و مہاجرین ۔ عرب ۔ مسترد ۔ رجزیہ ۔ اشعار ۔ پوش ۔ لبوں

خوفناک کاری ضرب ۔ مال غنیمت ۔ سلطنت

تدریسی معاونات:

درسی کتاب ۔ بورڈ ۔ نقشہ / گلوب ۔ فلیش کارڈز

عمل تدریس

سابقہ معلومات کا جائزہ:

استاد اپنی تدریس کو موثر بنانے کے لیے سبق کی جامع منصوبہ بندی کرے گا تا کہ تعلیمی مقاصد کے مقررہ اہداف کو مطلوبہ نتائج کے ساتھ مقررہ وقت میں با آسانی حاصل کیا جاسکے گا۔اس مقصد کے حصول کے لیے استاد طلبہ کی سابقہ معلومات اور تعلم کا جائزہ لینے کے لیے چند چھوٹے چھوٹے سوالا ت کرے گا۔ اور طلبہ کی توجہ سبق کے عنوان کی طرف مبذول کروائے گا۔

۱۔ قلعہ قموص کن کا قلعہ تھا؟

۲۔ سب سے پہلے کون سا قلعہ فتح ہوا؟

۳۔ حضرت محمد ﷺ کا حضرت علیؓ سے کیا رشتہ تھا؟

سبق کا تعارف:

پیارے بچو! آج کے سبق میں ہم قلعہ قموص کی فتح اور غزوۂ خیبر کے نتائج کے متعلق تفصیل سے پڑھیں گے۔

طریقہ کار:

۱۔ طلبہ کو درسی کتاب کا صفحہ نمبر ۳۹ کھولنے کو کہیے۔

۲۔ بورڈ پر سبق کا عنوان تحریر کیجیے۔ (غزوہ خیبر)

قلعہ قموص کی فتح ، نتائج

۳۔ طلبہ سے سبق کی ریڈنگ کروائیے۔

۴۔ مشکل الفاظ کے معنی بتائیے۔

۵۔ کلاس کے کمزور طلبہ کو کلاس میں ہونے والی سب سرگرمیوں میں شامل کیجیے۔

۶۔ قلعہ کا نام اور سردار کا نام فلیش کارڈز پر لکھیے اور طلبہ کو یاد کروائیے۔

قلعہ قموص - مرحب

۷۔ حضرت علیؓ نے مرحب کے مقابلے میں جاتے ہوئے جواشعار پڑھے ان کا ترجمہ چارٹ پر لکھیے اور طلبہ کو یاد کروائیے۔

''میں وہ شخص ہوں کہ میری ماں نے میرا نام حیدر (شیر) رکھا ہے اور میں جنگل کے شیر کی طرح خوفناک ہوں۔

۸۔ سبق کے اہم نکات پر مشتمل سوالات بورڈ پر لکھیے۔

۹۔ طلبہ کو ان سوالات کے جوابات بتانے کو کہیے۔

۱۰۔ درست جواب دینے والے طلبہ کو شاباش دیجیے۔

۱۱۔ غزوۂ خیبر کے نتائج چارٹ پر لکھیے اور طلبہ کو یاد کروائیے:

☆ یہودیوں کی شرارتوں کا ہمیشہ کے لیے خاتمہ ہوگیا۔

☆ مسلمانوں کو بہت زیادہ مالِ غنیمت کا حصہ مل گیا۔

☆ خیبر کا علاقہ بھی اسلامی سلطنت کا حصہ بن گیا۔

☆ یہودیوں کی شکست سے کفار مکہ کافی مایوس ہوئے۔

☆ فتح خیبر کے بعد دوسرے علاقوں کے یہودی بھی مسلمانوں کے برابر آگئے۔

☆ یہودیوں کی شکست کے بعد اسلام تیزی سے پورے عرب میں پھیل گیا۔

۱۲۔ طلبہ سے سرگرمی مکمل کروایئے۔

۱۳۔ مشقی سوال نمبر۲ ، ۳ اور ۴ طلبہ سے مکمل کروایئے۔

اہم نکات کا اعادہ:

طلبہ سے درج ذیل سوالات پوچھیے:

۱۔ حضرت علیؓ نے کس کو قتل کیا؟

۲۔ حضرت علیؓ نے کون سو اشعار پڑھے؟

۳۔ حضرت علیؓ نے یہودیوں کو کس بات کی دعوت دی؟

۴۔ مرحب کون تھا؟

ہوم ورک:

☆ مشقی سوال نمبر ۱ کا جز نمبر۲ اور ۳ طلبہ کو ہوم ورک میں دیجیے۔

سیرت طیبہ

عنوان : غزوۂ خیبر

سبق نمبر ۳ : حل مشق

وقت : ۴۰ منٹ

Aquiline
We Publish Future..

تفصیلی جواب تحریر کیجیے۔

ج۱۔ مدینہ منورہ میں یہودیوں کے تین قبائل بنوقینقاع، بنونضیر اور بنوقریظہ آباد تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہجرت کے بعد ان یہودی قبائل کے ساتھ معاہدہ کیا تاکہ مدینہ منورہ کا اَمن برقرار رکھا جا سکے۔ یہودیوں نے معاہدہ کی خلاف ورزی کی۔ بنوقینقاع کے یہودیوں نے بہت سے مسلمانوں کو قتل کیا۔ بنونضیر کے یہودیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو قتل کرنے کی ناپاک جسارت کی۔ غزوۂ احزاب کے موقع پر بنوقریظہ کے یہودیوں نے مسلمانوں سے وعدہ خلافی کی اور مشرکینِ مکہ کا ساتھ دیا۔ ان وجوہات کی بنا پر ان قبائل کو مدینہ منورہ سے نکال دیا گیا تھا۔ یہ یہودی قبائل خیبر کے علاقے میں آباد ہو گئے تھے۔

خیبر کے یہودی قبائل اسلام سے سخت دُشمنی رکھتے تھے۔ وہ ہر وقت مسلمانوں کے خلاف سازشوں میں مصروف رہتے تھے۔ اُنھوں نے عرب کے دوسرے قبائل بھی اپنے ساتھ ملا لیے تھے اور مدینہ منورہ پر حملہ کرنے کی منصوبہ بندی کر رہے تھے۔ یہ لوگ چاہتے تھے کہ دینِ اسلام دُنیا سے ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے۔

ج۲۔ قلعہ قموص یہودیوں کا سب سے مضبوط قلعہ تھا۔ یہاں کا سردار مرحب تھا۔ اُسے اپنی طاقت پر بہت گھمنڈ تھا۔ وہ طاقت میں ایک ہزار آدمیوں کے برابر مانا جاتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس قلعے کو فتح کرنے کے لیے کئی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو لشکر دے کر بھیجا لیکن کوئی بھی اس قلعے کو فتح نہ کر سکا۔ جب کئی زبردست حملوں کے باوجود بھی یہ قلعہ فتح نہ ہوا تو ایک دن شام کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

''کل میں ایسے شخص کے ہاتھ میں علَم دوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔''

انصار و مہاجرین میں سے ہر کسی کو اس بات کی آرزو تھی کہ یہ علَم اُسے عطا کیا جائے۔ اگلے دن صبح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں پوچھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بتایا کہ اُن کی آنکھوں میں درد ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا اور اُن کی آنکھوں پر اپنا لعاب لگایا اور صحت یابی کی دعا فرمائی۔ جس سے اُن کی آنکھوں کی

تکلیف ختم ہو گئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فتح کا علَم عطا فرمایا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے ساتھ قلعہ کے سامنے پہنچے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب سے پہلے یہودیوں کو اسلام کی دعوت دی، جسے انھوں نے مسترد کر دیا۔ وہ اپنے سردار مرحب کے ساتھ مسلمانوں سے جنگ کرنے کے لیے تیار ہو گئے۔ مرحب تلوار ہوا میں لہراتا ہوا میدان میں آیا۔ وہ رجزیہ اشعار پڑھ رہا تھا۔

''خیبر کو معلوم ہے کہ میں مرحب ہوں، ہتھیار پوش، بہادر اور تجربہ کار۔ کیا تم میرا مقابلہ کرنے کی ہمت رکھتے ہو؟''

مرحب کا مقابلہ کرنے کے لیے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میدان میں آئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لبوں پر یہ اشعار تھے:

''میں وہ شخص ہوں کہ میری ماں نے میرا نام حیدر (شیر) رکھا ہے اور میں جنگل کے شیر کی طرح خوفناک ہوں۔''

اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرحب کے سر پر ایسی کاری ضرب لگائی کہ وہ ایک ہی وار میں ڈھیر ہو گیا۔ مرحب کے قتل ہو جانے کے بعد شدید لڑائی ہوئی۔ یہودیوں کے بہت سے سردار مارے گئے اور جلد ہی اُن کے حوصلے پست ہو گئے۔ اس طرح قلعہ قموص فتح ہو گیا۔ قلعہ قموس کی فتح کے بعد باقی قلعے بھی تھوڑی بہت مزاحمت کے بعد مسلمانوں نے فتح کر لیے۔

ج۳۔ غزوۂ خیبر کے درج ذیل نتائج سامنے آئے:

1۔ غزوۂ خیبر میں فتح کے بعد یہودیوں کی شرارتوں کا ہمیشہ کے لیے خاتمہ ہو گیا۔

2۔ اس جنگ میں ترانوے (93) یہودی قتل ہوئے اور سولہ (16) مسلمان شہید ہوئے۔

3۔ غزوۂ خیبر میں فتح کے بعد مسلمانوں کو بہت زیادہ مالِ غنیمت حاصل ہوا۔

4۔ غزوۂ خیبر میں فتح کے بعد خیبر کا علاقہ بھی اسلامی سلطنت کا حصہ بن گیا۔

5۔ غزوۂ خیبر میں یہودیوں کی شکست سے کفارِ مکہ کو سخت مایوسی ہوئی۔

6۔ فتحِ خیبر حقیقت میں فتحِ مکہ کا پیش خیمہ ثابت ہوئی چنانچہ اگلے برس ہی مسلمانوں نے مکہ مکرمہ فتح کر لیا۔

7۔ فتحِ خیبر کے بعد دوسرے علاقوں کے یہودی بھی مسلمانوں کے زیرِ اثر آ گئے۔

8۔ یہودیوں کی شکست کے بعد اسلام تیزی سے پورے عرب میں پھیل گیا۔

۲۔ **مختصر جواب تحریر کیجیے۔**

ج۱۔ مدینہ منورہ میں یہودیوں کے تین قبائل بنوقینقاع، بنونضیر اور بنوقریظہ آباد تھے۔

ج۲۔ غزوۂ خیبر محرم 7 ہجری میں میں پیش آیا اور اس میں 1400 مسلمانوں نے شرکت کی۔

ج۳۔ قلعہ ناعم میں یہودیوں نے اپنا تمام جنگی سامان اور رسد کا ذخیرہ کیا ہوا تھا۔ اس قلعے سے ہتھیاروں اور منجنیقوں کا ایک بڑا ذخیرہ مسلمانوں کے ہاتھ لگ گیا۔

ج۴۔ حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب سے پہلے یہودیوں کو اسلام کی دعوت دی، جسے انھوں نے مسترد کر دیا۔

ج۵۔ مرحب یہودیوں کا سردار تھا اور حضرت علیؓ سے لڑتے وقت اس نے یہ اشعار پڑھے: ''خیبر کو معلوم ہے کہ میں مرحب ہوں، ہتھیار پوش، بہادر اور تجربہ کار۔ کیا تم میرا مقابلہ کرنے کی ہمت رکھتے ہو؟''

ج۶۔ جب کئی زبردست حملوں کے باوجود بھی یہ قلعہ فتح نہ ہوا تو ایک دن شام کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''کل میں ایسے شخص کے ہاتھ میں علَم دوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔''

ج۷۔ مرحب کا مقابلہ کرنے کے لیے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میدان میں آئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لبوں پر یہ اشعار تھے:

''میں وہ شخص ہوں کہ میری ماں نے میرا نام حیدر (شیر) رکھا ہے اور میں جنگل کے شیر کی طرح خوفناک ہوں۔''

۳۔ خالی جگہ پر کیجیے۔

۱۔ آٹھ ۲۔ مسلمانوں ۳۔ آنکھوں

۴۔ ایک ہزار ۵۔ حیدر

۴۔ درست جواب کے گرد دائرہ لگائیے۔

۱۔ (ب) قلعہ ۲۔ (د) آٹھ

۳۔ (الف) بنونضیر ۴۔ (ب) قلعہ قموص

۵۔ (ج) 93 ۶۔ (الف) 16

۷۔ (الف) 7 ہجری میں

سیرت طیبہ

عنوان : طہارت و پاکیزگی

سبق نمبر ا : آغاز سبق تا اختتام سبق

وقت : ۴۰ منٹ

مقاصد تدریس:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد

۱۔ طلبہ طہارت و پاکیزگی کا مفہوم جان سکیں گے۔

۲۔ طلبہ طہارت و پاکیزگی کی اہمیت سے آگاہ ہوسکیں گے۔

۳۔ طلبہ طہارت و پاکیزگی کے فوائد سے آگاہ ہوسکیں گے۔

۴۔ طلبہ طہارت و پاکیزگی اختیار کرسکیں گے۔

ذخیرہ الفاظ:

پاکیزگی ۔ ماحول ۔ فطرت ۔ ادائیگی ۔ اہتمام ۔ مسواک ۔ سوار ۔ لہسن
کراہت ۔ غسل ۔ تاکید ۔ ہدایت ۔ معاشرے ۔ خیالات ۔ عبادات
ممکن ۔ قلبی ۔ صحت مند ۔ محلے ۔ آلودگی ۔ محلے

تدریسی معاونات:

درسی کتاب ۔ بورڈ ۔ تصاویر ۔ چارٹس

عمل تدریس

سابقہ معلومات کا جائزہ:

استاد اپنی تدریس کو موثر بنانے کے لیے سبق کی جامع منصوبہ بندی کرے گا تا کہ تعلیمی مقاصد کے مقرر ہ اہداف وکو مطلوبہ نتائج کے ساتھ مقررہ وقت میں با آسانی حاصل کیا جاسکے گا۔اس مقصد کے حصول کے لیے استاد طلبہ کی سابقہ معلومات اور تعلم کا جائزہ لینے کے لیے چند چھوٹے چھوٹے سوالا ت کرے گا۔ اور طلبہ کی توجہ سبق کے عنوان کی طرف مبذول کروائے گا۔

ا۔ صاف ستھرا رہنا کیسی عادت ہے؟

۲۔ کیا اسلام ہمیں صاف ستھرا رہنے کا درس دیتا ہے؟

۳۔ کیا جمعہ کے دن غسل کرنا سنت ہے؟

۴۔ اللہ تعالیٰ پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے؟

سبق کا تعارف :

پیارے بچو! طہارت عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی پاکیزگی اور صفائی کے ہیں۔ طہارت و پاکیزگی حاصل کرنے سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنے جسم ، لباس اور اردگرد کے ماحول کو پاک صاف رکھے۔ آج کے سبق میں ہم طہارت و پاکیزگی کے متعلق تفصیل سے پڑھیں گے۔

طریقہ کار:

۱۔ طلبہ کو درسی کتاب کا صفحہ نمبر 42 کھولنے کو کہیے۔

۲۔ سبق کا عنوان بورڈ پر تحریر کیجیے۔

''طہارت و پاکیزگی''

۳۔ طلبہ کو طہارت و پاکیزگی کا معنی بورڈ پر لکھ کر بتایئے۔

۴۔ طلبہ سے سبق کی ریڈنگ کروایئے۔

۵۔ ریڈنگ کے دوران مشکل الفاظ کے معنی طلبہ کو بورڈ پر لکھ کر بتایئے۔

۶۔ سبق کے متعلق درج ذیل معلومات دیجیے۔

☆ طہارت عربی زبان کا لفظ ہے۔

☆ طہارت کے معنی پاکیزگی اور صفائی کے ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ پاک صاف رہنے والوں کو بے حد پسند کرتا ہے۔

☆ حضور اکرم ﷺ پاکیزگی اور صفائی کا بے حد اہتمام کرتے تھے۔

☆ حضور اکرم ﷺ سادہ اور صاف ستھرا لباس پہنتے تھے۔

☆ دانتوں کی صفائی کا بے حد اہتمام کرتے۔

☆ ہر نماز سے پہلے مسواک کرتے۔

☆ حضور اکرم ﷺ اپنی داڑھی اور سر کے بالوں کو سنوار کر رکھتے۔

☆ حضور اکرم ﷺ نے جمعہ کے دن غسل کرنے کو سنت قرار دیا ہے۔

۷۔ طہارت و پاکیزگی کے فوائد چارٹ پر لکھیے اور طلبہ کو زبانی یاد کروایئے۔

۸۔ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۲۲۲ کا ترجمہ بورڈ پر لکھیے اور طلبہ کو پانچ پانچ مرتبہ پڑھایئے اور زبانی یاد کروایئے۔

۹۔ مشقی سوال نمبر ۲ کے تمام اجزا سوالات کی صورت میں بورڈ پر لکھیے اور طلبہ سے جوابات اخذ کروایئے۔

۱۰۔ استاد صاحب طلبہ سے مشقی سوال نمبر ۳ ، ۴ اور ۵ حل کروایئے اور ان کے بتائے ہوئے جوابات کی اصلاح کرے۔

۱۱۔ طلبہ سے سرگرمی نمبر ا حل کروایئے۔

۱۲۔ طلبہ کو ۳ گروپوں میں تقسیم کرتے ہوئے سوال نمبر ا کا جز نمبر ا ، ۲ اور ۳ ایک ایک گروپ کو تفویض کیجیے اور کتاب میں سے اس کا حل تلاش کرنے کو کہیے، طلبہ ان اجزا کا جو حل تلاش کریں اس کی اصلاح کرتے ہوئے اسے بورڈ پر لکھ دیجیے اور طلبہ سے کہیے کہ وہ ان جوابات کو اپنی کاپیوں پر اتارلیں۔

۱۳۔ طلبہ سے کل جماعتی طریقے سے سوالات کیجیے۔ درست جواب دینے والے طلبہ کو شاباشی دیں۔

۱۴۔ طلبہ کو بتایئے کہ ہم کس طرح اپنے آپ کو صاف ستھرا رکھ سکتے ہیں۔

غسل کر کے ۔ ناخن کاٹ کر ۔ ہاتھ منہ دھو کر ۔ دانت صاف کر کے ۔ صاف ستھرے پہن کر

۱۵۔ صفائی و پاکیزگی کے متعلق ارشاد ربانی طلبہ کو مع ترجمہ زبانی یاد کروایئے۔

و ثیابك فطهر

ترجمہ: ''اور آپ ﷺ اپنے کپڑوں کو پاک رکھو''

۱۶۔ طلبہ کو طہارت و پاکیزگی کے متعلق حضور اکرم ﷺ کی حدیث مع ترجمہ یاد کروایئے۔

الطهور شطر الایمان

ترجمہ: ''پاکیزگی ایمان کا حصہ ہے''

۱۷۔ طلبہ کو بتایئے کہ اسلام میں طہارت اور پاکیزگی اختیار کرنے کے دو طریقے ہیں۔

وضو کر کے ۔ غسل کر کے

۱۸۔ طلبہ کو بتایئے کہ سبق میں دی گئی آیات اور حدیث میں سبز رنگ سے لکھے گئے حروف کو پڑ یعنی موٹا پڑھا جائے گا۔

اہم نکات کا اعادہ:

طلبہ سے درج ذیل سوالات پوچھیے:

۱۔ طہارت کے معنی ہیں؟

۲۔ حضور اکرم ﷺ نے کون سی چیز کھا کر مسجد میں آنے سے منع فرمایا۔

۳۔ حضور اکرم ﷺ نے پاکیزگی کے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

۴۔ و ثیابك فطهر کا ترجمہ لکھیے۔

۵۔ طہارت و پاکیزگی کے کوئی سے دو فوائد بتائیے۔

ہوم ورک:

☆ مشقی سوال نمبر ا کا جز نمبر ا اور مشقی سوال نمبر ۳، ۴ اور ۵ طلبہ کو ہوم ورک میں دیجیے۔

سیرت طیبہ

عنوان : طہارت و پاکیزگی

سبق نمبر۲ : حل مشق

وقت : ۴۰ منٹ



تفصیلی جواب تحریر کیجیے۔

ج۱۔ طہارت عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی پاکیزگی اور صفائی کے ہیں۔ طہارت و پاکیزگی حاصل کرنے سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنے جسم، لباس اور اردگرد کے ماحول کو پاک صاف رکھے۔ اللہ تعالیٰ پاک صاف رہنے والوں کو بے حد پسند کرتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ (سورۃ البقرہ، آیت نمبر:222)

ترجمہ: ''بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

پاک صاف رہنا انسان کی فطرت میں شامل ہے۔ اسلام نے مسلمانوں کو صرف عبادات کی ادائیگی کے لیے صاف ستھرا رہنے کا حکم نہیں دیا بلکہ روز مرہ زندگی میں بھی صفائی اور پاکیزگی کو اختیار کرنے کا سبق دیتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وثيابك مطهر (سورۃ المدثر، آیت نمبر 4)

ترجمہ: اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے کپڑوں کو پاک رکھو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاکیزگی اور صفائی کا بے حد اہتمام کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طہارت و پاکیزگی کو ایمان کا حصہ قرار دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ (صحیح مسلم، حدیث نمبر223)

ترجمہ: پاکیزگی ایمان کا حصہ ہے۔

ج۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سادہ اور صاف ستھرا لباس پہنتے تھے۔ دانتوں کی صفائی کا بے حد اہتمام کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر نماز سے پہلے مسواک کرتے تھے۔ کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں اپنے ہاتھوں کو دھو لیا کرتے تھے۔ غسل کا اہتمام فرماتے تھے۔ اپنی داڑھی اور سر کے بالوں کو سنوار کر رکھتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر وقت باوضو رہتے تھے۔ ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا۔ اس نے میلے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے دیکھ کر فرمایا: ''کیا تم سے اتنا بھی

نہیں ہوتا کہ اپنے کپڑے دھو لیا کرو؟'' ایک دفعہ کچھ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کے دانت پیلے ہو رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں مسواک کرنے کی تلقین کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو تاکید کی کہ وہ کوئی بدبودار چیز یعنی کچا لہسن یا پیاز کھا کر مسجد میں نہ آئیں کیونکہ ان چیزوں کے کھانے کی وجہ سے منہ سے بدبو آتی ہے جس کی وجہ سے لوگ کراہت محسوس کرتے ہیں۔ عرب میں بعض علاقے ایسے تھے جہاں پانی کی کمی تھی۔ وہ لوگ کئی کئی دن غسل نہ کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں ہدایت فرمائی کہ وہ کم از کم جمعہ کے دن ضرور غسل کیا کریں تاکہ ان کے پسینے کی بدبو کی وجہ سے دوسرے نمازی پریشان نہ ہوں۔

ج۳۔ طہارت و پاکیزگی کے بے شمار فوائد ہیں۔ جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

1- صاف ستھرا رہنے والے شخص کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور معاشرے میں بھی لوگ اُسے پسند کرتے ہیں۔

2- صاف ستھرا رہنے والا شخص بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔

3- صاف ستھرا رہنے والے شخص کے خیالات بھی پاکیزہ ہوتے ہیں۔

4- صاف ستھرا رہنے والے شخص کی عبادات قبول ہوتی ہیں۔

5- صاف ستھرا رہنے کی وجہ سے انسان تھکن محسوس نہیں کرتا اور اُسے قلبی سکون ملتا ہے۔

6- صاف ستھرا رہنے والا شخص صحت مند زندگی گذارتا ہے۔

7- صاف ستھرا رہنے والا شخص اپنی گلی، محلّے اور شہر کو بھی صاف ستھرا رکھتا ہے جس سے آلودگی پر قابو پایا جا سکتا ہے۔

۲۔ مختصر جواب تحریر کیجیے۔

ج۱۔ طہارت عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی پاکیزگی اور صفائی کے ہیں۔ طہارت و پاکیزگی حاصل کرنے سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنے جسم، لباس اور اردگرد کے ماحول کو پاک صاف رکھے۔

ج۲۔ ایک دفعہ کچھ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کے دانت پیلے ہو رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں مسواک کرنے کی تلقین کی۔

ج۳۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو تاکید کی کہ وہ کوئی بدبودار چیز یعنی کچا لہسن یا پیاز کھا کر مسجد میں نہ آئیں کیونکہ ان چیزوں کے کھانے کی وجہ سے منہ سے بدبو آتی ہے جس کی وجہ سے لوگ کراہت محسوس کرتے ہیں۔

ج۴۔ عرب میں بعض علاقے ایسے تھے جہاں پانی کی کمی تھی۔ وہ لوگ کئی کئی دن غسل نہ کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہیں ہدایت فرمائی کہ وہ کم از کم جمعہ کے دن ضرور غسل کیا کریں تاکہ ان کے پسینے کی بدبو کی وجہ سے دوسرے نمازی پریشان نہ ہوں۔

۳۔ خالی جگہ پر کیجیے۔

۱۔ پاک ۲۔ عبادات ۳۔ پاکیزگی

۴۔ اللہ تعالیٰ ۵۔ گندگی

۴۔ درست جملے کے سامنے ''✓'' کا اور غلط جملے کے سامنے ''X'' کا نشان لگایئے۔

۱۔ ✓ ۲۔ ✓ ۳۔ X

۴۔ X ۵۔ ✓

۵۔ درست جواب کے گرد دائرہ لگایئے۔

۱۔ (الف) پاکیزگی ۲۔ (ج) پاک رہنے والوں کو

۳۔ (ب) ایمان کا ۴۔ (ب) ہر نماز سے پہلے

۵۔ (الف) پاک رہنے سے ۶۔ (ج) عربی زبان کا

۷۔ (ج) گندگی پر

اخلاق و آداب

عنوان : صداقت



سبق نمبر ۱ : آغاز سبق تا اختتام سبق

وقت : ۴۰ منٹ

مقاصد تدریس:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد

۱۔ صداقت کے مفہوم و اہمیت سے آگاہ ہوسکیں گے۔

۲۔ صداقت کو عمل زندگی میں اختیار کرسکیں۔

۳۔ صداقت کی اقسام سے آگاہ ہوسکیں۔

۴۔ صداقت اختیار کرنے کے فوائد جان سکیں۔

ذخیرہ الفاظ:

صداقت ۔ معاملات ۔ صادق ۔ وصف ۔ تاکید ۔ لقب ۔ بدکاری ۔ خیانت

ایفائے عہد ۔ اطمینان ۔ گامزن ۔ فلاح

تدریسی معاونات:

درسی کتاب ۔ بورڈ ۔ تصاویر ۔ چارٹس ۔ فلیش کارڈ

عمل تدریس

سابقہ معلومات کا جائزہ:

استاد اپنی تدریس کو موثر بنانے کے لیے سبق کی جامع منصوبہ بندی کرے گا تا کہ تعلیمی مقاصد کے مقررہ اہداف وکو مطلوبہ نتائج کے ساتھ مقررہ وقت میں با آسانی حاصل کیا جاسکے گا۔اس مقصد کے حصول کے لیے استاد طلبہ کی سابقہ معلومات اور تعلم کا جائزہ لینے کے لیے چند چھوٹے چھوٹے سوالا ت کرے گا۔ اور طلبہ کی توجہ سبق کے عنوان کی طرف مبذول کروائے گا۔

۱۔ صداقت کے کیا معنی ہیں؟

۲۔ کیا صداقت مومن کی خاص صفت ہے؟

۳۔ کیا اسلام نے تمام مسلمانوں کو صداقت اختیار کرنے کا حکم دیا ہے؟

سبق کا تعارف:

پیارے بچو! صداقت کے معنی سچائی کے ہیں۔ اسلامی اصطلاح میں صداقت سے مراد ایسی بات ہے جس میں ارادے، قول اور فعل میں تضاد نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے زندگی کے تمام معاملات میں صداقت کو اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ آج کے سبق میں ہم صداقت کے متعلق تفصیل سے پڑھیں گے۔

طریقہ کار:

۱۔ طلبہ کو درسی کتاب کا صفحہ نمبر ۴۶ کھولنے کو کہیے۔

۲۔ سبق کا عنوان بورڈ پر تحریر کیجیے ''صداقت''۔

۳۔ طلبہ کو صداقت کا معنی بورڈ پر لکھ کر بتایئے۔ صداقت کے معنی ہیں سچائی کے۔

۴۔ طلبہ سے سبق کی ریڈنگ کروایئے ریڈنگ کے دوران مشکل الفاظ کے معنی بورڈ پر لکھیے اور طلبہ سے کہیے کہ اپنی کتاب یا کاپی پر ان کے معنی لکھیے۔

۵۔ طلبہ کو سبق کے حوالے سے درج ذیل معلومات دیجیے۔

☆ صداقت کے معنی سچائی کے ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ نے زندگی کے تمام معاملات میں صداقت کو اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔

☆ صداقت بہترین خوبی ہے۔

☆ صداقت مومن کا خاص وصف ہے۔

☆ صداقت کی وجہ سے انسان پریشانیوں اور بری عادتوں سے محفوظ ہوجاتا ہے۔

☆ حضور اکرم ﷺ ہمیشہ سچ بولتے تھے۔

☆ کفار مکہ آپ ﷺ کو صادق کے لقب سے پکارتے تھے۔

☆ حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے۔

''سچائی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور جھوٹ جہنم کی طرف''

۶۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو قرآن مجید میں جو القاب دیے گئے انہیں فلیش کارڈز پر لکھیے اور طلبہ کو یاد کروایئے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام ۔ صدیق

حضرت اسماعیل علیہ السلام ۔ صادق الوعد

۷۔ چارٹ کے اوپر صداقت کی اقسام لکھیے اور طلبہ کو یاد کروایئے۔

۱) زبان کی صداقت

۲) عمل کی صداقت

۳) دل کی صداقت

۸۔ صداقت کے فوائد بورڈ پر لکھیے اور طلبہ کو یاد کروایئے۔

☆ اللہ تعالیٰ سچ بولنے والے کو پسند کرتا ہے۔

☆ صداقت انسان کو جنت کے راستے کی طرف گامزن کرتی ہے۔

☆ سچے انسان کی معاشرے میں لوگ عزت کرتے ہیں۔

☆ صداقت انسان کو نیکی اور فلاح کے راستے پر چلاتی ہے۔

☆ سچ بولنے سے دل کو سکون اور اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

۹۔ صداقت کے فوائد بار بار دہرایئے تاکہ طلبہ کو یہ فوائد اچھی طرح یاد ہوجائیں۔

۱۰۔ سبق کی افہام وتفہیم کے بعد طلبہ کو سبق کی مشق کی طرف متوجہ کیجیے۔

۱۱۔ طلبہ سے مشقی سوال نمبر ۳، ۴ اور ۵ کتابوں پر حل کروایئے۔

۱۲۔ مشقی سوال نمبر ۲ کے تمام اجزا کے جوابات بتایئے اور طلبہ کو ان کی کتابوں پر حل کرنے کو کہیے۔

۱۳۔ طلبہ کو سچ بولنے کے متعلق شیخ عبدالقادر جیلانی کا واقعہ بتایئے۔ جسکو سننے کے بعد ان کی سبق میں دلچسپی اور بڑھے اور سچ بولنے کا شوق پیدا ہو۔

۱۴۔ صداقت کے متعلق سورۃ التوبہ کی آیت نمبر ۱۱۹ مع ترجمہ طلبہ کو زبانی یاد کروایئے۔

ترجمہ: ''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ رہو۔''

۱۵۔ حضور اکرم ﷺ نے صداقت کے متعلق جو حدیث بتائی اس کا ترجمہ طلبہ کو زبانی یاد کروایئے۔

''سچائی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور جھوٹ جہنم کی طرف''

۱۶۔ سبق کے اہم نکات سوالات کی صورت میں پرچیوں پر لکھیے۔

۱۷۔ پرچیاں طلبہ کو دیں اور ان سے کہیے کہ ان پر لکھے گئے سوالات کے جوابات دیجیے۔

۱۷۔ طلبہ سے کہیے کہ وہ اپنی زندگی کا کوئی ایسا واقعہ سنائیں جس میں انہوں نے صداقت کا مظاہرہ کیا ہو۔

۱۹۔ کل جماعتی طریقے سے طلبہ سے سوالات کیجیے درست جواب دینے والے طلبہ کو شاباش دیں اور غلط جواب دینے والے طلبہ کی اصلاح کیجیے۔

اہم نکات کا اعادہ:

طلبہ سے درج ذیل سوالات پوچھیے:

۱۔ صداقت کی کتنی اقسام ہیں؟

۲۔ حضور اکرم ﷺ کو نبوت سے پہلے کفار مکہ کس لقب سے پکارتے تھے؟

۳۔ قرآن مجید میں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کو کون سے القاب عطا کیے گئے ہیں؟

۴۔ ابوجہل نبی کریم ﷺ کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا؟

۵۔ حضور اکرم ﷺ کے مطابق کون سی دو چیزیں مومن میں جمع نہیں ہوسکی؟

۶۔ زبان کی صداقت سے کیا مراد ہے؟

ہوم ورک:

☆ طلبہ کو مشقی سوال نمبر ۱ کا جز نمبر ۱ اور مشقی سوال نمبر ۲ کے تمام اجزا ہوم ورک میں دیجیے۔

اخلاق و آداب

عنوان : صداقت

سبق نمبر۲ : صداقت

وقت : ۴۰ منٹ

۱۔ تفصیلی جواب تحریر کیجیے۔

ج۱۔ صداقت کے معنی سچائی کے ہیں۔ اسلامی اصطلاح میں صداقت سے مراد ایسی بات ہے جس میں ارادے، قول اور فعل میں تضاد نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے زندگی کے تمام معاملات میں صداقت کو اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ جو شخص اپنے تمام معاملات میں سچائی اختیار کرے اور جھوٹ سے بچے۔ اُسے ''صادق'' کہتے ہیں۔

صداقت کی اہمیت:

صداقت بہترین خوبی ہے۔ یہ مومن کا خاص وصف ہے۔ صداقت کی وجہ سے انسان بہت سی پریشانیوں اور بُری عادتوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اِسلام نے تمام مسلمانوں کو صداقت اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ○ (سورۃ التوبہ، آیت نمبر:119)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ رہو۔

تمام نبیوں اور رسولوں نے صداقت کو اختیار کیا۔ انہوں نے اپنے ماننے والوں کو بھی ہر حال میں سچ بولنے کی تاکید فرمائی۔ قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو صدیق اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ''صَادِقُ الْوَعْدِ'' کے القاب عطا کیے گئے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی صداقت کے بارے میں اپنی اُمت کو تلقین فرمائی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُس کو محبت ہو یا اللہ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس سے محبت کریں تو اُس کے لیے ضروری ہے کہ جب بھی بات کرے تو سچ بولے۔''

ج۲۔ صداقت کی عام طور پر تین بڑی اقسام ہیں۔

1) زبان کی صداقت:

زبان کی صداقت سے مراد یہ ہے کہ ہر حال میں سچ بولا جائے اور جھوٹ سے بچا جائے۔ ایفائے عہد

بھی زبان کی صداقت کا حصہ ہے۔ ہمیشہ سچی بات منہ سے نکالی جائے۔ سچ بولنے والے کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔

2) عمل کی صداقت:

عمل کی صداقت سے مراد یہ ہے کہ انسان جو حق اور سچ بات اپنی زبان سے کہے، اس پر عمل بھی کرے۔ انسان کا ہر عمل صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہو۔ اللہ تعالیٰ ایسے عمل کو ناپسند کرتا ہے جس میں دِکھاوا شامل ہو۔

3) دل کی صداقت:

دل کی صداقت سے مراد یہ ہے کہ جو حق اور سچ بات زبان پر ہو، وہی دل میں بھی ہو۔ ایمان لانے کے لیے بنیادی شرط یہ ہے کہ کلمہ طیبہ کا اقرار صرف زبان ہی سے نہ ہو بلکہ دل بھی کلمہ طیبہ کی تصدیق کرتا ہو۔

ج۳۔ صداقت کے چند فوائد درج ذیل ہیں:

(۱) اللہ تعالیٰ سچ بولنے والے سے خوش ہوتا ہے۔

(۲) سچ بولنے کی وجہ سے انسان کے دل کو سکون اور اطمینان نصیب ہوتا ہے۔

(۳) صداقت انسان کو جنت کے راستے پر گامزن کر دیتی ہے۔

(۴) سچے انسان کی معاشرے میں لوگ عزت کرتے ہیں۔

(۵) صداقت انسان کو نیکی اور فلاح کے راستے پر چلاتی ہے۔

۲۔ مختصر جواب تحریر کیجیے۔

ج۱۔ صداقت کے معنی سچائی کے ہیں۔ اسلامی اصطلاح میں صداقت سے مراد ایسی بات ہے جس میں ارادے، قول اور فعل میں تضاد نہ ہو۔

ج۲۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سچ بولنے کی وجہ سے نبوّت کے اعلان سے پہلے مکہ والوں میں صادق کے لقب سے مشہور تھے۔

ج۳۔ قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو صدیق اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ''صَادِقُ الْوَعْدِ'' کے القاب عطا کیے گئے ہیں۔

ج۴۔ ابوجہل نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بدترین دشمن تھا۔ وہ کہا کرتا تھا: ''ہم جانتے ہیں کہ بے شک آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صلہ رحمی کرتے ہیں اور باتیں بھی سچی کرتے ہی۔ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نہیں جھٹلاتے بلکہ اس چیز کو جھٹلاتے ہیں جس کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لے کر آئے ہیں۔''

ج۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دو چیزیں ایسی ہیں جو کسی مومن کے اندر جمع نہیں ہوسکتیں۔ پہلی چیز خیانت ہے اور دوسری جھوٹ ہے۔

۳۔ خالی جگہ پر کیجیے۔

۱۔ سچ ۲۔ جھوٹ ۳۔ زبان

۴۔ سچے ۵۔ سچے

۴۔ درست جواب کے گرد دائرہ لگائیے۔

۱۔ (الف) صداقت ۲۔ (ج) حضرت اسماعیلؑ

۳۔ (الف) خیانت اور جھوٹ ۴۔ (د) سچ بولنے سے

۵۔ (ج) صادق ۶۔ (ب) تین

۳۔ کالم الف کو کالم ب سے ملائیے۔

کالم الف	کالم ب
۱ سچائی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور	سچی بات نکالی جائے
۲ ہمیشہ منہ سے	بہت سی برائیوں سے بچ جاتا ہے۔
۳ صداقت انسان کو جنت	جھوٹ جہنم کی طرف۔
۴ صداقت کی وجہ سے انسان	کے راستے پر گامزن کر دیتی ہے۔

سرگرمی:

۱۔ جھوٹ بولنے والے پر کوئی اعتبار نہیں کرتا۔

۲۔ جھوٹ جہنم میں لے جاتا ہے۔

۳۔ جھوٹ بولنے والے کی کوئی ء بھی عزت نہیں کرتا۔

۴۔ جھوٹ انسان کو برائی کے راستے پر لے جاتا ہے۔

۵۔ جھوٹ بولنے کی وجہ سے انسان کو سکون اور اطمینانِ قلب نہیں ملتا۔

اخلاق و آداب



عنوان : امانت

سبق نمبرا : (آغاز سبق تا اختتام سبق)

وقت : ۴۰ منٹ

مقاصد تدریس:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ:

۱۔ امانت کا مفہوم اور اسکی اہمیت وفضیلت سے آگاہ ہوسکیں گے۔

۲۔ امانت کو اسوۂ حسنہ ﷺ کی رشنی میں سمجھ سکیں گے۔

ذخیرہ الفاظ:

ذمہ داری	ارادتاً	وسیع	فرائض	اناج	زمرے	عہدہ	
امور	اقتدار	نا اہل	محفل	انتشار	جز	وصف	
حجرِ اسود	عزائم	خلل	فساد				

تدریس معاونات :

درسی کتاب بورڈ فلیش کارڈز چارٹ ٹوکری / ٹشو ڈبہ

عمل تدریس:

سابقہ معلومات کا جائزہ :

استاد اپنی تدریس کو موثر بنانے کے لیے سبق کی جامع منصوبہ بندی کرے گا تا کہ تعلیمی مقاصد کے مقررہ اہداف وکو مطلوبہ نتائج کے ساتھ مقررہ وقت میں با آسانی حاصل کیا جاسکے گا۔اس مقصد کے حصول کے لیے استاد طلبہ کی سابقہ معلومات اور تعلم کا جائزہ لینے کے لیے چند چھوٹے چھوٹے سوالا ت کرے گا۔ اور طلبہ کی توجہ سبق کے عنوان کی طرف مبذول کروائے گا۔

۱۔ امانت کے کیا معنی ہیں؟

۲۔ کیا اللہ تعالیٰ ایمان دار شخص کو پسند کرتا ہے؟

۲۔ کفارِ مکہ حضور اکرم ﷺ کی کیا کہتے تھے؟

سبق کا تعارف:

پیارے بچو! امانت کے معنی ہیں سپرد کی ہوئی چیز یا ذمہ داری۔ امانت داری کا مطلب ہے کسی کی رکھوائی ہوئی چیز یا رقم مانگنے پر بالکل اُسی طرح واپس کر دینا جیسے اس نے رکھوئی ہو۔ اگر کوئی شخص امانت میں کمی بیشی کرتا ہے یا ارادتاً واپس کرنے میں دیر کرتا ہے تو یہ خیانت ہے۔ آج کے سبق میں ہم امانت کے متعلق تفصیل سے پڑھیں گے۔

طریقہ کار:

۱۔ طلبہ کو درسی کتاب کا صفحہ نمبر 50 کھولنے کو کہیے۔

۲۔ سبق کا عنوان بورڈ پر تحریر کیجیے۔'' امانت''

۳۔ طلبہ سے امانت کا معنی پوچھیے طلبہ جو معنی بنائیں اُسے بورڈ پر لکھیے۔

امانت کا معنی ہیں سپرد کی ہوئی چیز یا ذمہ داری ۔

۴۔ طلبہ سے سبق کی ریڈنگ کروایئے۔ ریڈنگ کے دوران مشکل الفاظ کے معنی بورڈ پر لکھیے اور طلبہ سے کہیے کہ ان کو اپنی کاپیوں پر اتار لیں۔

۵۔ طلبہ سے پوچھیے کہ وہ اپنی زندگی کا کوئی سے واقع اپنے دوستوں اور ٹیچر کے ساتھ شیئر کریں۔ جس سے ان کی ایمان داری کا اظہار ہوتا ہو۔

۶۔ طلبہ کو بتایئے کہ ایمان داری صرف روپے ، پیسہ ، اناج وغیرہ ہی نہیں بلکہ اپنی ذمیہ داریوں اور عہدوں سے بطریق احسن سبکدوش ہونا بھی امانت کے زمرے میں آتا ہے مثال کے طور پر ٹیچر اگر وقت پر سکول آئے گا طلبہ کو اچھی چرح پڑھائے گا، اپنی سکول کی باقی ذمہ داریاں بھی اچھی طرح ادا کرے گا تو ایمان داری سے کام کر رہا ہے اور اس کے برعکس اگر کوئی ٹیچر نہ وقت پر سکول آئے نا بچوں کو اچھی طرح پڑھائے اور اپنی باقی ذمہ داریاں بھی ٹھیک سے ادانہیں کرتا تو وہ خیانت کر رہا ہے۔

۷۔ طلبہ کو بتایئے کہ اگر وہ اپنی پڑھائی میں دلچسپی نہیں لیں گے ٹیچر ان کے والدین کو اگر کوئی پیغام دیتی ہے اور طالب علم وہ پیغام اپنے والدین تک نہیں پہنچاتا تو وہ بھی خیانت کرتا ہے۔

۸۔ طلبہ کو سبق کے متعلق درج ذیل معلومات دیں:

☆ امانت کا مطلب ہے سپرد کی ہوئی چیز یا ذمہ داری۔

☆ اسلام میں امانت کا دائرہ کار بہت وسیع ہے۔

☆ امانت صرف یہی نہیں کہ کسی کی دی ہوئی چیز یا رقم مانگنے پر واپس کردی جائے بلکہ اپنی ذمہ داریوں اور

فرائض کو اچھے طریقے سے ادا کرنا بھی امانت کہلاتا ہے۔

☆ حضور اکرم ﷺ نے قیامت کی ایک نشانی خیانت کو بھی قرار دیا ہے۔

☆ امانت نبیوں اور رسولوں کا خاص وصف ہے۔

☆ حضور اکرم ﷺ اعلان نبوت سے قبل مکہ میں الامین کے لقب سے پکارے جاتے تھے۔

۹۔ طلبہ کو درسی کتاب میں دکھائی گئی تصویر کی مدد سے امانت کا مفہوم سمجھائیے۔

۱۰۔ طلبہ کی سبق میں دلچسپی مزید بڑھانے کے لیے انہیں حضور اکرم ﷺ کی زندگی سے امانت کے واقعات بتائیے۔

۱۱۔ چارٹ پر سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 283 مع ترجمہ لکھیے اور طلبہ کو زبانی یاد کروائیے۔

۱۲۔ سورۃ النساء کی آیت نمبر 58 کا ترجمہ بورڈ پر لکھیے اور طلبہ کو زبانی یاد کروائیے۔

۱۳۔ طلبہ کو امانت کے متعلق حضور اکرم ﷺ کی حدیث کا ترجمہ زبانی یاد کروائیے۔

۱۴۔ سبق کے اہم نکات سوالات کی صورت میں پرچیوں پر لکھیے۔

۱۵۔ پرچیوں کو ٹشو کے ڈبے یا ٹوکری میں ڈالیے۔

۱۶۔ طلبہ کو باری باری بلوائیے اور ایک پرچی اٹھا کر اس پر لکھے ہوئے سوال کا جواب بتائیے۔

۱۷۔ درست جواب دینے والے طلبہ کو شاباش دیجیے اور جو طالبعلم درست جواب نہ دے پائیں ان کے جوابات کی اصلاح کریں۔

۱۸۔ سبق کی افہام وتفہیم کے بعد طلبہ کی توجہ سبق کی مشق کی طرف مبذول کروائیے۔

۱۹۔ طلبہ سے سرگرمی نمبر 2 کا جواب پوچھیے۔

۲۰۔ طلبہ سے مشقی سوال نمبر ۳ حل کروائیے جہاں ضرورت پڑے استاد صاحب طلبہ کی مدد کریں۔

۲۱۔ مشقی سوال نمبر ۲ کے تمام جز بورڈ پر لکھیے اور طلبہ سے ان کے جوابات اخذ کروائیے۔ طلبہ جو جواب دیں ان کی اصلاح کرتے ہوئے بورڈ پر تحریر کیجیے۔

۲۲۔ طلبہ کو سرگرمی نمبر ا کروائیے۔

اہم نکات کا اعادہ:

طلبہ سے درج ذیل سوالات پوچھیے:

۱۔ اہل مکہ حضور اکرم ﷺ کو کس لقب سے پکارتے تھے؟

۲۔ امانتوں کو ضائع کرنے سے کیا مراد ہے؟

۳۔ خیانت کے کیا نقصانات ہیں؟

۴۔ حضور اکرم ﷺ نے مشورہ کو امانت کیوں قرار دیا؟

ہوم ورک:

☆ کمرہ جماعت میں کروایا گیا کام اور مشقی سوال نمبر ا کا جز نمبر ا طلبہ کو یاد کرنے کو دیجیے۔

اخلاق و آداب

عنوان : امانت

سبق نمبر۲ : حل مشق

وقت : ۴۰ منٹ

Aquiline We Publish Future..

ا۔ تفصیلی جواب تحریر کیجیے۔

ج ا۔ اسلام میں امانت کو بہت زیادہ اہمیت اور فضیلت حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ اَمَانَتَه، (سورۃ البقرہ، آیت نمبر: 283)

ترجمہ: تو امانت دار کو چاہیے کہ صاحب امانت کی امانت کو واپس کر دے۔

اسلام میں امانت کا دائرہ کار بہت وسیع ہے۔ امانت صرف یہی نہیں کہ کسی کی دی ہوئی چیز یا رقم مانگنے پر واپس کر دی جائے بلکہ اپنی ذمہ داریوں اور فرائض کو اچھے طریقے سے ادا کرنا بھی امانت کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کو حکم دیا ہے کہ وہ امانتوں کا خیال رکھیں اور اُن میں خیانت کے مرتکب نہ ہوں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰى اَهْلِهَا (سورۃ النساء، آیت نمبر: 58)

ترجمہ: بے شک اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں اُن کے حوالے کردو۔

امانت سے مراد روپیہ، پیسہ، اناج وغیرہ ہی نہیں بلکہ تمام ذمہ داریوں سے بطریق احسن سبکدوش ہونے کا عمل بھی امانت کے زمرے میں آتا ہے۔ مثال کے طور پر جب کسی شخص کو کوئی عُہدہ یا ذمہ داری سونپی جاتی ہے تو اُس پر لازم ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے عُہدے یا ذمہ داری کے امور میں کسی طرح بھی خیانت نہ کرے اور اس عُہدے یا ذمہ داری کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کی گئی امانت سمجھے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت کی ایک نشانی خیانت کو بھی قرار دیا ہے۔ ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ قیامت کب آئے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب امانت ضائع کر دی جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔'' اُس آدمی نے دوبارہ پوچھا کہ امانت کو ضائع کرنے سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''جب عہدہ یا اقتدار نااہل لوگوں کے سپرد کر دیا جائے گا۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشورہ کو بھی امانت قرار دیا ہے۔ جب کوئی کسی شخص سے مشورہ طلب کرے تو اس کا فرض ہے کہ وہ اسے صحیح مشورہ دے۔ کسی محفل میں کی جانے والی باتیں بھی امانت ہوتی ہیں۔ انھیں ہر کسی

کو بتانا بھی خیانت کہلاتا ہے۔ امانت میں خیانت سے معاشرتی نظام میں خلل اور فساد پیدا ہو جاتا ہے۔ خیانت ہونے سے لوگوں کا ایک دوسرے پر سے اعتبار ختم ہو جاتا ہے۔ لوگوں کی جان و مال اور جائیداد سب غیر محفوظ ہو جاتے ہیں اور معاشرے میں انتشار پھیل جاتا ہے۔

امانت ایمان کا جزو ہے۔ اس کے بغیر مومن کا کردار نامکمل رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لاایمان لمن لا امانته له (مسند احمد)

ترجمہ: جس میں امانت داری کا وصف نہیں ، اس کا ایمان نہیں۔

ج۲۔ امانت نبیوں اور رسولوں کا خاص وصف ہے۔ انھوں نے اپنی ذمہ داریوں کو مکمل ایمان داری سے پورا کیا۔ انھوں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچانے میں کبھی سستی یا کوتاہی نہیں کی۔

ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعلان نبوت سے قبل اہل مکہ میں الامین کے لقب سے پکارے جاتے تھے۔ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس امانتیں رکھواتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کی امانتوں کی حفاظت کرتے تھے اور مانگنے پر بالکل اسی طرح واپس کر دیتے تھے۔ جب کفارِ مکہ نے مسجد الحرام کی دوبارہ تعمیر کرنا چاہی تو حجرِ اسود کی تنصیب کے لیے اُن کے مابین جھگڑا ہو گیا۔ کسی نے مشورہ دیا کہ اگلے دن جو سب سے پہلے حرم کی حدود میں داخل ہو گا، اُس کا فیصلہ سب کو منظور ہو گا۔ چنانچہ اگلے دن سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حرم تشریف لائے۔ جب انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تو پکار اُٹھے:

''امین آگئے ہیں ، ہم ان کے فیصلے پر راضی ہیں۔''

ہجرت مدینہ کی رات بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لوگوں کی امانتیں تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تاکید فرمائی کہ اگلی صبح ان امانتوں کو ان کے مالکوں کے سپرد کر کے مدینہ منورہ چلے آنا۔ کفارِ مکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر کا محاصرہ کیے ہوئے تھے۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (نعوذ باللہ) قتل کرنے کے ناپاک عزائم رکھتے تھے۔ ایسے حالات میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لوگوں کی امانتوں کی فکر لاحق تھی۔

ہمیں اپنے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے لوگوں کی دی ہوئی امانتوں میں خیانت کرنے سے بچنا چاہیے اور ہمیں اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو بھی احسن طریقے سے ادا کرنا

چاہیے۔ اس طرح ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کامیابی حاصل کرسکتے ہیں۔

۲۔ **مختصر جواب تحریر کیجیے۔**

ج۱۔ ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعلان نبوت سے قبل اہل مکہ میں الامین کے لقب سے پکارے جاتے تھے۔

ج۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشورہ کو بھی امانت قرار دیا ہے۔جب کوئی کسی شخص سے مشورہ طلب کرے تو اس کا فرض ہے کہ وہ اسے صحیح مشورہ دے۔

ج۳۔ امانت میں خیانت سے معاشرتی نظام میں خلل اور فساد پیدا ہو جاتا ہے۔ خیانت ہونے سے لوگوں کا ایک دوسرے پر سے اعتبار ختم ہو جاتا ہے۔ لوگوں کی جان و مال اور جائیداد سب غیر محفوظ ہو جاتے ہیں اور معاشرے میں انتشار پھیل جاتا ہے۔

ج۴۔ ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ قیامت کب آئے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب امانت ضائع کر دی جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔'' اُس آدمی نے دوبارہ پوچھا کہ امانت کو ضائع کرنے سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''جب عہدہ یا اقتدار نااہل لوگوں کے سپرد کر دیا جائے گا۔''

ج۵۔ ترجمہ: جس میں امانت داری کا وصف نہیں ، اس کا ایمان نہیں۔

۳۔ **درست جواب کے گرد دائرہ لگائیے۔**

۱۔	(الف) الامین	۲۔	(ج) نبی کریم ﷺ
۳۔	(ب) حضرت علیؓ کے	۴۔	(ب) ایمان
۵۔	(ب) امانت	۶۔	(ج) امانت

اخلاق و آداب

عنوان : احسان

سبق نمبرا : (آغاز سبق تا اختتام سبق)

وقت : ۴۰ منٹ

مقاصد تدریس:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ:

۱۔ احسان کا مفہوم اور اس کی اہمیت سے آگاہ ہوسکیں۔

۲۔ احسان کے فوائد جان سکیں۔

۳۔ احسان کو اسوۂ حسنہ کی روشنی میں جان سکیں۔

ذخیرہ الفاظ:

اصطلاح	احسان	بھلائی	نیکی	معاملہ	تاکید	حسن سلوک	
ماتحت	حلال	دنیاوی	مفاد	درگزر	دعائے خیر	مشرکین	

تدریس معاونات :

درسی کتاب بورڈ فلیش کارڈز چارٹ تصویر

عمل تدریس:

سابقہ معلومات کا جائزہ :

استاد اپنی تدریس کو موثر بنانے کے لیے سبق کی جامع منصوبہ بندی کرے گا تا کہ تعلیمی مقاصد کے مقررہ اہداف وکو مطلوبہ نتائج کے ساتھ مقررہ وقت میں با آسانی حاصل کیا جاسکے گا۔اس مقصد کے حصول کے لیے استاد طلبہ کی سابقہ معلومات اور تعلم کا جائزہ لینے کے لیے چند چھوٹے چھوٹے سوالا ت کرے گا۔ اور طلبہ کی توجہ سبق کے عنوان کی طرف مبذول کروائے گا۔

۱۔ کیا اسلام ہمیں دوسروں کے ساتھ احسان کرنے کا حکم دیتا ہے؟

۲۔ احسان کے کیا معنی ہیں؟

۳۔ اسلام تمام مخلوق کے ساتھ کیسا سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے؟

سبق کا تعارف:

پیارے بچو! احسان کے معنی ہیں نیکی، بھلائی اور معاف کر دینا، نیکی میں پہل کرنا اور نیکی کے بدلے میں زیادہ نیکی کرنا، برائی کے بدلے بھلائی کرنا بھی احسان ہے۔ آج کے سبق میں ہم تفصیل سے احسان کے متعلق پڑھیں گے۔

طریقہ کار:

۱۔ طلبہ کو درسی کتاب کا صفحہ نمبر 53 کھولنے کو کہیے۔

۲۔ سبق کا عنوان بورڈ پر تحریر کریں ''احسان''۔

۳۔ طلبہ سے احسان کا معنی پوچھیے اور بورڈ پر لکھیے۔

۴۔ طلبہ سے سبق کی ریڈنگ کروایئے، ریڈنگ کے دوران مشکل الفاظ کے معنی بورڈ پر لکھیے۔

۵۔ طلبہ سے پوچھیے کہ وہ اپنی زندگی کا کوئی ایسا واقعہ جس میں انھوں نے کسی کے ساتھ احسان کیا ہو۔ جو طالب علم ہاتھ کھڑا کرے اسے بلائیں اور اسے کہیے کہ دوسرے طلبہ کے ساتھ اپنا واقعہ شیئر کریں۔

۶۔ حضورِ اکرم ﷺ کی زندگی سے احسان کے جو واقعات ملتے ہیں طلبہ کو بتایئے تا کہ طلبہ کی دلچسپی سبق میں اور زیادہ بڑھے۔

۷۔ طلبہ کو بتایئے کہ ہمیں جانوروں کے ساتھ بھی احسان سے پیش آنا چاہیے اگر کوئی جانور بھوکا ہے تو اسے کھانا دینا چاہیے اگر گرمیوں کا موسم ہے تو کسی برتن میں پانی ڈال کر رکھ دیں تا کہ جانور اس برتن سے پانی پی کر اپنی پیاس بجھا لیں یہ احسان بھی ہے اور صدقہ بھی۔

۸۔ طلبہ کو سبق کے متعلق درج ذیل معلومات دیجیے۔

- ☆ احسان کا لفظی معنی نیکی، بھلائی اور معاف کر دینا ہیں۔
- ☆ اسلام ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ احسان کرنے کی تاکید کرتا ہے۔
- ☆ اسلام جانوروں کے ساتھ بھی اچھا برتاؤ کرنے کی تلقین دیتا ہے۔
- ☆ حضور اکرم ﷺ کی ساری حیاتِ طیبہ احسان کا اعلیٰ نمونہ ہے۔
- ☆ حضور اکرم ﷺ نے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا ہمیشہ سب کے ساتھ احسان کا معاملہ کیا۔
- ☆ حضور اکرم ﷺ صحابہ کرامؓ کو تاکید فرماتے کہ ایک دوسرے کی غلطیوں اور کوتاہیوں کو درگزر کر دیا کریں۔
- ☆ حضور اکرم ﷺ نے طائف کے لوگوں کے لیے بھی دُعائے خیر کی۔

☆ آپؐ نے فتح مکہ کے موقع پر کفار اور مشرکین کو بھی معاف کر دیا۔

۹۔ احسان کا معاملہ جن کے ساتھ کیا جاتا ہے فلیش کارڈز پر لکھیں اور طلبہ کو یاد کروائیں۔

اولاد رشتہ داروں پڑوسیوں یتیموں ماتحتوں مسافروں

۱۰۔ سورۃ القصص آیت نمبر 77 میں اللہ تعالیٰ نے احسان کے متعلق جو ارشاد فرمایا وہ چارٹ پر لکھیں اور طلبہ کو مع ترجمہ یاد کروائیں۔

وا حسن کما احسن اللہ الیك

ترجمہ: اور احسان کر جس طرح اللہ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے۔

۱۱۔ طلبہ کو بتائی کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر بے شمار احسانات ہیں سب سے بڑا احسان اس نے ہمیں مسلمان گھرانے میں پیدا کیا، ہمیں ہمارے جسم کے تما اعضاء دیے، مثلاً آنکھ، کان، ہاتھ، زبان وغیرہ۔

۱۲۔ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 195 میں اللہ تعالیٰ کا اشاد ہے کہ

واحسنو ان اللہ یحب المحسنین

''اور احسان کرو اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔''

۱۳۔ بورڈ پر حضور اکرم ﷺ کا ارشاد لکھیں اور طلبہ کو زبانی یاد کروائیں۔

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں ضرور داخل کرے گا جو یہ تین کام کرے گا کمزوروں پر رحم، والدین کے ساتھ حسن سلوک اور اپنے ماتحت کے ساتھ احسان''۔

۱۴۔ سبق کی افہام وتفہیم کے بعد طلبہ کی توجہ مشقی سوالات کی طرف مبذول کروائیں۔

۱۵۔ طلبہ سے مشقی سوال نمبر 3 اور 4 کے جوابات پوچھیے اور ان کتابوں پر حل کروائیں۔

۱۶۔ طلبہ سے سرگرمی حل کروائیں۔

۱۷۔ سبق کے اہم نکات سوالات کی صورت میں بورڈ پر لکھیں اور طلبہ سے ان سوالات کے درست جوابات پوچھیے۔

۱۸۔ درست جواب دینے والے طلبہ کو شاباش دیں اور ان کے لیے تالیاں بجوائیں۔

۱۹۔ احسان کے فوائد بورڈ پر لکھیں اور طلبہ کو زبانی یاد کروائیں۔

۲۰۔ طلبہ سے مشقی سوال نمبر ا کا جزو نمبر 1 اور 2 حل کروائیں۔

اہم نکات کا اعادہ:

طلبہ سے درج ذیل سوالات پوچھیے

۱۔ احسان سے کیا مراد ہے؟

۲۔ کون سے تین کام کرنے والا شخص جنت میں داخل ہو گا؟

۳۔ حضور اکرم ﷺ نے حلال جانور کو ذبح کرنے کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

۴۔ احسان کرنے کے کوئی سے دو فوائد بتایئے۔

۵۔ سورۃ القصص میں اللہ تعالیٰ نے احسان کے متعلق کیا ارشاد فرمایا ہے۔

ہوم ورک:

☆ مشقی سوال نمبر ا کا جزو 1 اور 2 طلبہ کو ہوم ورک میں دیجیے۔

اخلاق و آداب

عنوان : احسان

سبق نمبر۲ : حل مشق

وقت : ۴۰ منٹ

۱۔ تفصیلی جواب تحریر کیجیے۔

ج۱۔ احسان کے لفظی معنی نیکی، بھلائی اور معاف کر دینے کے ہیں۔ اسلامی اصطلاح میں احسان سے مراد کسی کے ساتھ نیکی اور حسن سلوک سے پیش آنا ہے۔ کسی کام کو اچھے طریقے سے انجام دینا بھی احسان ہے۔ نیکی میں پہل کرنا اور نیکی کے بدلے زیادہ نیکی کرنا اور بُرائی کے بدلے بھلائی کرنا بھی احسان ہے۔ احسان کا مفہوم بے حد وسیع ہے۔ والدین، اولاد، رشتہ داروں، پڑوسیوں، یتیموں، ماتحتوں اور مسافروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی کا معاملہ کرنا بھی احسان ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ

ترجمہ: اور احسان کر جس طرح اللہ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے۔ (سورۃ القصص، آیت نمبر:77)

ج۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پوری حیات طیبہ اعلیٰ احسان کا نمونہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں سے اچھا برتاؤ کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی کسی سے ذاتی انتقام نہیں لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو تاکید کرتے تھے کہ وہ ایک دوسرے کی غلطیوں اور کوتاہیوں کو درگزر کردیا کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بدترین دشمنوں کو بھی معاف کر دیتے اور اُن سے حسن سلوک سے پیش آتے تھے۔ طائف والوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ انتہائی ظالمانہ سلوک کیا، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لیے بھی دعائے خیر کی۔ اِسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتحِ مکہ کے موقع پر کفار و مشرکین کو بھی معاف کر دیا۔

ج۳۔ احسان کرنے کے بہت سے فوائد ہیں۔ جن میں سے چند کا ذکر درج ذیل ہے۔

۱۔ آپس میں احسان کرنے سے معاشرہ برائیوں سے پاک ہو جاتا ہے۔

۲۔ ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور بھائی چارے کی فضا پروان چڑھتی ہے۔

۳۔ دوسروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی کا برتاؤ کرنے والوں کو دنیا میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

۴۔ احسان کرنے والوں کو مرنے کے بعد لوگ اچھے لفظوں سے یاد کرتے ہیں۔

۵۔ احسان کرنے سے معاشرہ کے افراد میں باہمی تعاون اور ہمدردی کی فضا پیدا ہوتی ہے۔

۲۔ مختصر جواب تحریر کیجیے۔

ج۱۔ احسان کے لفظی معنی نیکی، بھلائی اور معاف کر دینے کے ہیں۔

ج۲۔ وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ

ترجمہ: اور احسان کر جس طرح اللہ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے۔

ج۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: ''اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں ضرور داخل کرے گا جو یہ تین کام کرے: کمزوروں پر رحم، والدین کے ساتھ حسن سلوک اور اپنے ماتحت کے ساتھ احسان۔'' (سنن ترمذی)

ج۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: ''اللہ تعالیٰ نے ہر شے پر احسان کرنا فرض کیا ہے۔ اگر تم کسی حلال جانور کو ذبح کرنا چاہو تو اسے بھی اچھائی کے ساتھ ذبح کرو۔'' (صحیح مسلم۔1955)

۳۔ خالی جگہ پر کیجیے۔

۱۔ اچھا ۲۔ اللہ ۳۔ برائیوں

۴۔ شے

۴۔ درست جواب کے گرد دائرہ لگائیے۔

۱۔ (ب) احسان ۲۔ (الف) احسان کرنے والوں سے

۳۔ (د) معاف کر دیا ۴۔ (ب) احسان کرنے والوں کو

۵۔ (ج) احسان

اخلاق و آداب



عنوان : ملک و ملت کے لیے ایثار کا جذبہ

سبق نمبر ا : (آغاز سبق تا اختتام سبق)

وقت : ۴۰ منٹ

مقاصد تدریس:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ:

ا۔ ایثار کا مفہوم اور اس کی اہمیت سے آگاہ ہوسکیں۔

۲۔ طلبہ میں ملک و ملت کے لیے ایثار کرنے کا جذبہ پیدا ہو سکے۔

ذخیرہ الفاظ:

ایثار	ترجیح	قربان	انصاری	فطری	دار و مدار
درخشاں	دریغ	نادار	امداد	وسائل	معاوضہ

تدریس معاونات :

درسی کتاب، بورڈ، فلیش کارڈز، چارٹس، شہدا کی تصاویر

عمل تدریس:

سابقہ معلومات کا جائزہ :

استاد اپنی تدریس کو موثر بنانے کے لیے سبق کی جامع منصوبہ بندی کرے گا تا کہ تعلیمی مقاصد کے مقررہ اہداف کو مطلوبہ نتائج کے ساتھ مقررہ وقت میں با آسانی حاصل کیا جاسکے گا۔اس مقصد کے حصول کے لیے استاد طلبہ کی سابقہ معلومات اور تعلم کا جائزہ لینے کے لیے چند چھوٹے چھوٹے سوالا ت کرے گا۔ اور طلبہ کی توجہ سبق کے عنوان کی طرف مبذول کروائے گا۔

ا۔ ایثار کے کیا معنی ہیں؟

۲۔ شہید کسے کہتے ہیں؟

۳۔ کیا ہمیں اسلام ہمیں ایثار کرنے کا حکم دیتا ہے؟

سبق کا تعارف:

پیارے بچو! ایثار کے معنی ترجیح دینے کے ہیں۔ اسلامی اصطلاح میں ایثار سے مراد اپنی ضروریات پر دوسرون کی ضروریات کو ترجیح دینا ہے یعنی کہ دوسروں کی خاطر اپنی ضرورت کو قربان کر دینا ہے۔ آج کے سبق میں ہم ایثار کے متعلق تفصیل سے پڑھیں گے۔

طریقہ کار:

۱۔ طلبہ کو درسی کتاب کا صفحہ نمبر 56 کھولنے کو کہیے۔

۲۔ سبق کا عنوان بورڈ پر تحریر کریں'' ملک و ملت کے ایثار کا جذبہ''۔

۳۔ طلبہ سے ایثار کا معنی پوچھیے اور بورڈ پر لکھیے۔

۴۔ طلبہ سے سبق کی ریڈنگ کروائیں اور مشکل الفاظ کے معنی بورڈ پر لکھیے۔

۵۔ طلبہ کو سبق کے متعلق درج ذیل معلومات دیجیے۔

☆ ایثار کا لفظی معنی ترجیح دینے کے ہیں۔

☆ اپنی ضرورت پر دوسروں کی ضروریات کو ترجیح دینا ایثار کے زمرے میں آتا ہے۔

☆ حضور اکرم ﷺ کی زندگی ایثار و قربانی کا بہترین نمونہ ہے۔

☆ صحابہ کرامؓ نے بھی ایثار و قربانی کی بہترین مثالیں قائم کی ہیں۔ مدینہ منورہ کے انصار نے مکہ مکرمہ کے مہاجرین کی جس طرح سے مدد کی اس کی مثال نہیں ملتی۔

☆ وطن سے محبت بھی ایک فطری عمل ہے۔

☆ ہم سب اپنے ملک پاکستان سے بے حد محبت کرتے ہیں۔

☆ 1965 اور 1971 کی پاک بھارت جنگوں میں پاکستانیوں نے اپنے وطن کے لیے اپنی جانیں قربان کیں اور اپنے ہم وطنوں کی بھر پور مدد کی۔

☆ 2005 کے زلزلہ میں بھی پاکستانیوں نے ایثار و قربانی کی عظیم مثالیں قائم کیں۔

☆ مسلمانوں کی تاریخ ایثار و قربانی کی روشن مثالوں سے بھری پڑی ہے۔

۶۔ سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 92 معی ترجمہ چارٹ پر لکھیے اور طلبہ کو یاد کروایئے۔

لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون

ترجمہ: جب تک تم ان چیزوں میں سے جو تمھیں عزیز ہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرو گے کبھی نیکی

حاصل نہ کر سکو گے۔

۷۔ بورڈ پر سورۃ الحشر کی آیت نمبر ۹ کا ترجمہ لکھیں اور طلبہ کو یاد کرائیں۔

''اور وہ اپنی جانوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود محتاج ہوں۔''

۸۔ غزوہ تبوک میں جن صحابہ کرامؓ نے ایثار کی مثالیں قائم کیں ان کے نام فلیش کارڈز پر لکھیے اور طلبہ کو یاد کروائیے۔

☆ حضرت ابوبکر صدیقؓ

☆ حضرت عمر فاروقؓ

☆ حضرت عثمان غنیؓ

☆ حضرت عقیل انصاریؓ

۹۔ درسی کتاب میں دی گئی شہدا کی تصاویر طلبہ کو دکھا کر ان کے متعلق بتائیں کہ انھوں نے کس طرح اپنے ملک و ملت کی حفاظت کے لیے اپنی جانیں قربان کیں۔

۱۰۔ طلبہ سے پوچھیے کہ اپنی زندگی کا کوئی ایسا واقعہ سنائیں جس میں انھوں نے ایثار کا مظاہرہ کیا ہوا۔

۱۱۔ ایثار سے متعلق حضور اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے چند واقعات طلبہ کو بتائیے تاکہ ان کی سبق میں دلچسپی اور بڑھے۔

۱۲۔ طالب علم ہونے کی حیثیت سے وہ ایثار کا مظاہرہ کس کر سکتے ہیں بورڈ پر لکھ کر طلبہ کو بتائیے۔

☆ غریب بچوں کو پڑھنا لکھنا سکھا کر۔

☆ اپنے علاقے کو صاف ستھرا کر کے

☆ غریب اور نادار لوگوں کی مدد کر کے

۱۳۔ طلبہ سے مشقی سوال نمبر 3 اور 4 کتابوں پر حل کروائیں۔

۱۴۔ مشقی سوال نمبر 2 کے تمام اجزا بورڈ پر لکھیے اور طلبہ سے ان کے جوابات اخذ کروائیے۔ طلبہ کے بتائے ہوئے جوابات کی اصلاح کر کے بورڈ پر لکھ دیجیے۔

۱۵۔ طلبہ کو عبدالستار ایدھی کے متعلق بتائیے کہ وہ کس طرح غریب انسانیت کی مدد کرتے تھے۔

۱۶۔ کل جماعتی طریقے سے طلبہ سے سوالات کریں۔ درست جواب دینے والے طلبہ کو شاباش دیں اور ان کے لیے تالیاں بجوائیے۔ غلط جواب دینے والے طلبہ کی اصلاح کیجیے۔

اہم نکات کا اعادہ:

طلبہ سے درج ذیل سوالات پوچھیے۔

۱۔ سب سے بڑھ کر ایثار کون کرتے تھے؟

۲۔ حضور اکرم ﷺ کی ایثار کی کوئی مثال دیں۔

۳۔ ایثار کے حوالے صحابہ کرامؓ کے طرز عمل کے متعلق قرآن مجید میں کیا ارشاد فرمایا؟

۴۔ عبدالستار ایدھی کون تھے؟

ہوم ورک:

☆ طلبہ کو مشقی سوال نمبر 1 کا جز نمبر ۱، ۲ اور سرگرمی ہوم ورک میں دیجیے۔

اخلاق و آداب

عنوان : ملک و ملت کے لیے ایثار کا جذبہ

سبق نمبر۲ : حل مشق

وقت : ۴۰ منٹ

۱۔ تفصیلی جواب تحریر کیجیے۔

ج۱۔ ایثار کے لفظی معنی ترجیح دینے کے ہیں۔ اسلامی اصطلاح میں ایثار سے مُراد اپنی ضروریات پر دوسروں کی ضروریات کو ترجیح دینا ہے یعنی دوسروں کی خاطر اپنی ضرورت کو قربان کر دینا ایثار کہلاتا ہے۔ مثلاً خود بھوکا رہنا لیکن دوسروں کو کھانا کھلانا، خود تکالیف اور مصائب برداشت کرنا لیکن دوسروں کو آرام پہنچانا، یہ سب ایثار میں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنا بھی ایثار و قربانی کی بہترین مثال ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ

(سورۃ آلِ عمران، آیت نمبر:92)

ترجمہ: (مومنو!) جب تک تم ان چیزوں میں سے جو تمہیں عزیز ہیں، اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرو گے کبھی نیکی حاصل نہ کر سکو گے۔

ج۲۔ غزوۂ تبوک کے موقع پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ایثار و قربانی کا شاندار مظاہرہ کیا۔ اُس دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر کا سارا سامان لے کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر کا آدھا سامان لے آئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک ہزار اونٹ، ستر گھوڑے اور ایک ہزار دینار پیش کیے۔ حضرت عقیل انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک غریب صحابی تھے۔ انھوں نے ساری رات ایک یہودی کے باغ کو پانی لگایا۔ صبح یہودی نے انھیں معاوضے کے طور پر کچھ کھجوریں دیں۔ انھوں نے ساری کھجوریں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُن کے ایثار کی تعریف کرتے ہوئے اُن کھجوروں کو سارے مال پر بکھیر دیا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ایثار کی یہ مثالیں ہم سب کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔

ج۳۔ وطن سے محبت ایک فطری عمل ہے۔ ہر شخص اپنے وطن سے محبت کرتا ہے۔ ملکوں کی ترقی کا دارومدار ایک دوسرے سے ایثار و قربانی کے جذبے میں پایا جاتا ہے۔ پاکستانی قوم اپنے وطن سے بے حد محبت کرتی ہے۔ قیامِ پاکستان کے

وقت ہندوستان کے مسلمان ہجرت کرکے پاکستان آئے۔ پاکستان کے مقامی باشندوں نے مہاجرین کی بھرپور امداد کی۔ اُنھیں آباد کرنے میں ہر طرح کی مدد فراہم کی۔

1965ء اور 1971ء کی پاک بھارت جنگوں میں پاکستانیوں نے اپنے ہم وطن بھائیوں کی بھر پور مدد کی اور وطن کے دفاع کے لیے بڑی سے بڑی قربانی دینے سے بھی دریغ نہ کیا۔ 2005ء میں پاکستان میں تباہ کن زلزلہ آیا۔ اس موقع پر بھی اہل پاکستان اپنے بھائیوں کو نہ بھولے انھوں نے ایثار و قربانی کی عظیم اور درخشاں مثالیں پیش کیں۔

مسلمانوں کی تاریخ ایثار و قربانی کی روشن مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ ہمیں اپنے ملک و ملت کی خاطر کسی قسم کی قربانی دینے سے گریز نہیں کرنا چاہیے اور وقت آنے پر اگر ہمیں اپنی جان کی بھی قربانی دینی پڑے تو اس سے پیچھے نہیں ہٹنا چاہیے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم وطن عزیز کے محتاجوں کی مدد کریں۔ ملک کی آزادی اور سلامتی کے لیے کسی قسم کی جانی و مالی قربانی دینے سے دریغ نہ کریں۔ طالب علم کی حیثیت سے ہمارا ایثار یہ ہے کہ ہم اپنی صلاحیتوں سے اپنے ملک کو فائدہ پہنچائیں۔ غریب بچوں کو پڑھنا لکھنا سکھائیں۔ اگر وہ علم میں پیچھے ہوں تو اُن کی مدد کریں اور اپنے وسائل ان کی تعلیم کے لیے کام میں لائیں۔ اپنے علاقے کو صاف ستھرا رکھیں۔ غریب اور نادار لوگوں کی مالی مدد کریں۔

۲۔ **مختصر جواب تحریر کیجیے۔**

ج۱۔ ایثار کے لفظی معنی ترجیح دینے کے ہیں۔ اسلامی اصطلاح میں ایثار سے مُراد اپنی ضروریات پر دوسروں کی ضروریات کو ترجیح دینا ہے یعنی دوسروں کی خاطر اپنی ضرورت کو قربان کر دینا ایثار کہلاتا ہے۔

ج۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی ایثار و قربانی کا بہترین نمونہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمیشہ سب سے بڑھ کر ایثار کرتے تھے۔

ج۳۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی ایثار و قربانی کی عظیم مثالیں چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کے ایثار و قربانی کے بارے میں فرمایا ہے:

وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (سورۃ الحشر، آیت نمبر: 9)

ترجمہ: اور وہ اپنی جانوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود محتاج ہوں۔

۳۔ خالی جگہ پر کیجیے۔

۱۔ چھوڑ ۲۔ ایثار ۳۔ آٹے

۴۔ محتاج ۵۔ فطری

۴۔ درست جواب کے گرد دائرہ لگائیے۔

۱۔ (الف) ترجیح ۲۔ (ب) قبیلہ غفار

۳۔ (د) حضرت ابوبکر صدیقؓ ۴۔ (ب) یہودی کے

اخلاق و آداب



عنوان : حقوق العباد

سبق نمبرا : (آغاز سبق تا والدین کا ہر حکم ماننا چاہیے)

وقت : ۴۰ منٹ

مقاصد تدریس:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ:

۱۔ حقوق العباد کا مفہوم اور اس کی اہمیت سے آگاہ ہوسکیں۔

۲۔ والدین کے حقوق کے بارے میں آگاہ ہوسکیں۔

ذخیرہ الفاظ:

ذمہ داریاں ۔ لازم ۔ واسطہ ۔ والدین ۔ رویے ۔ معاشرہ ۔ پروان
تعلیم و تربیت ۔ خوش حالی ۔ توانائیاں ۔ صلاحیت ۔ محنت ۔ مشقت
ادب و احترام ۔ خوشنودی ۔ قدموں ۔ تلے ۔ حسن سلوک ۔ لہجے
برتاؤ ۔ مغفرت ۔ دوست ۔ احباب ۔ حکم

تدریس معاونات :

درسی کتاب بورڈ فلیش کارڈز چارٹس

عمل تدریس:

سابقہ معلومات کا جائزہ :

استاد اپنی تدریس کو موثر بنانے کے لیے سبق کی جامع منصوبہ بندی کرے گا تا کہ تعلیمی مقاصد کے مقرر ہ اہداف وکو مطلوبہ نتائج کے ساتھ مقررہ وقت میں با آسانی حاصل کیا جاسکے گا۔اس مقصد کے حصول کے لیے استاد طلبہ کی سابقہ معلومات اور تعلم کا جائزہ لینے کے لیے چند چھوٹے چھوٹے سوالا ت کرے گا۔ اور طلبہ کی توجہ سبق کے عنوان کی طرف مبذول کروائے گا۔

۱۔ حقوق کی کتنی اقسام ہیں؟

۲۔ ہمارا سب سے قریبی تعلق کس کے ساتھ ہے؟

سبق کا تعارف:

حقوق حق کی جمع ہے۔ حقوق دو طرح کے ہوتے ہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ حقوق اللہ سے مراد وہ ذمہ داریاں ہیں جن کو پورا کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہم پر لازم ہے۔ حقوق العباد سے مراد بندوں کے حقوق ہیں۔ جو ایک دوسرے کے ذمے ہوتے ہیں۔ پیارے بچو آج کے سبق میں ہم والدین کے حقوق سے متعلق تفصیل سے پڑھیں گے۔

طریقہ کار:

۱۔ طلبہ کو درسی کتاب کا صفحہ نمبر ۵۹ کھولنے کو کہیے۔

۲۔ سبق کا عنوان بورڈ پر تحریر کریں ۔''حقوق العباد''

۳۔ طلبہ سے حقوق العباد کا معنی پوچھیے ۔ طلبہ جو معنی بنائیں اس کی اصلاح کرتے ہوئے بورڈ پر لکھ دیجیے۔

۴۔ طلبہ کو ذخیرہ الفاظ بورڈ پر لکھ کر بتائیے۔

۵۔ طلبہ سے سبق کی ریڈنگ کروائیے۔

۶۔ ریڈنگ کے دوران مشکل الفاظ کے معنی بورڈ پر لکھیے۔

۷۔ سبق کی اہم معلومات بورڈ پر تحریر کیجیے۔

- حقوق حق کی جمع ہے۔
- حقوق دو طرح کے ہوتے ہیں۔
- حقوق اللہ ، حقوق العباد۔
- حقوق اللہ سے مراد وہ ذمہ داریاں ہیں جن کو پورا کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہم پر لازم ہے۔
- حقوق العباد سے مراد بندوں کے حقوق ہیں جو ایک انسان کے ذمے دوسرے انسان کے ہوتے ہیں۔
- حقوق العباد میں سب سے پہلے والدین کے حقوق آتے ہیں۔
- والدین کے ساتھ اولاد کا سب سے اہم اور قریبی تعلق ہوتا ہے۔
- والدین میں سے ماں حسن سلوک کی سب سے زیادہ حقدار ہے۔

۸۔ درسی کتاب میں دی گئی تصویر دکھا کر طلبہ سے پوچھیے کہ ہم اور کن کن طریقوں سے اپنے والدین کی خدمت کر سکتے ہیں۔

۹۔ جن جن لوگوں کے ساتھ ہمارے قریبی تعلق ہیں ان کے نام فلیش کارڈز پر لکھیے اور طلبہ کو یاد کروائیے۔

والدین اولاد بہن بھائیوں اساتذہ ہم جماعت

۱۰۔ سورۃ بنی اسرائیلی کی آیت نمبر 23 مع ترجمہ چارٹ پر لکھیے اور طلبہ کو یاد کروایئے۔

۱۱۔ حضور اکرم ﷺ کی والدین کے احترام کے سلسلے میں حدیث مبارکہ بورڈ پر لکھیے اور طلبہ کو یاد کروایئے۔

۱۲۔ سبق کے متعلق اہم سوالات نکات کی صورت میں بورڈ پر لکھیے اور طلبہ سے ان سوالات کے جوابات اخذ کروایئے۔

۱۳۔ درست جواب دینے والے طلبہ کو شاباشی دیں اور ان کے لیے تالیاں بجوایئے۔

سبق کا تعارف:

طلبہ سے درج ذیل سوالات پوچھیے۔

۱۔ حقوق العباد سے کیا مراد ہے؟

۲۔ ماں کے متعلق آپ ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟

۳۔ والدین کو اولاد سے کیسا رویہ اپنانا چاہیے؟

۴۔ ہمارا سب سے قریبی تعلق کس کے ساتھ؟

ہوم ورک:

کمرہ جماعت میں کروایا گیا کام طلبہ کو ہوم ورک میں دیجیے نیز مشقی سوال نمبر 1 کا جز نمبر 1 اور 2 طلبہ کو ہوم ورک میں دیجیے۔

اخلاق و آداب

عنوان : حقوق العباد

سبق نمبر۲ : (اولاد کے حقوق تا اختتام سبق)

وقت : ۴۰ منٹ

مقاصد تدریس:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ:

۱۔ حقوق العباد کا مفہوم اور اس کی اہمیت سے آگاہ ہوسکیں۔

۲۔ طلبہ اولاد کے حقوق کے بارے میں آگاہ ہوسکیں۔

ذخیرہ الفاظ:

فرائض ۔ غفلت ۔ قبل ۔ ممانعت ۔ افلاس ۔ تحفہ ۔ بھلائی ۔ سلوک
محبّ ت وشفقت ۔ پرہیز گاری ۔ عملی نمونہ ۔ نقشِ قدم ۔ ملک وملت ۔ رویہ
شہری ۔ یکساں ۔ انصاف ۔ تقسیم ۔ مال و دولت ۔ تربیت

تدریس معاونات :

درسی کتاب بورڈ فلیش کارڈز چارٹس

عمل تدریس:

سابقہ معلومات کا جائزہ :

استاد اپنی تدریس کو موثر بنانے کے لیے سبق کی جامع منصوبہ بندی کرے گا تا کہ تعلیمی مقاصد کے مقررہ اہداف وکو مطلوبہ نتائج کے ساتھ مقررہ وقت میں با آسانی حاصل کیا جاسکے گا۔اس مقصد کے حصول کے لیے استاد طلبہ کی سابقہ معلومات اور تعلم کا جائزہ لینے کے لیے چند چھوٹے چھوٹے سوالا ت کرے گا۔ اور طلبہ کی توجہ سبق کے عنوان کی طرف مبذول کروائے گا۔

۱۔ والدین کی کیا ذمہ داری ہے؟

۲۔ کیا اسلام سے قبل عرب لوگ بیٹیوں کو زندہ دفن کردیتے تھے؟

سبق کا تعارف:

اولاد کے حقوق دراصل والدین کے فرائض ہیں۔ والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی اولاد کے حقوق ادا کریں اور اس میں کسی قسم کی غفلت نہ کریں۔ پیارے بچو آج کے سبق میں ہم اولاد کے حقوق کے متعلق تفصیل سے پڑھیں گے۔

طریقہ کار:

۱۔ طلبہ کو درسی کتاب کا صفحہ نمبر 60 کھولنے کو کہیے۔

۲۔ سبق کا عنوان بورڈ پر تحریر کریں ۔

۳۔ طلبہ سے سبق کی ریڈنگ کروایئے۔

۴۔ ریڈنگ کے دوران مشکل الفاظ کے معنی بورڈ پر لکھیے۔

۵۔ کلاس کے کمزور طلبہ پر خصوصی توجہ دیں ان سے ریڈنگ کروائیں اور کلاس میں ہونے والی تمام سرگرمیوں میں ان کو شامل کیجیے۔

۶۔ سورۃ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 31 مع ترجمہ چارٹ پر لکھیے اور طلبہ کو یاد کروایئے۔

۷۔ حضور اکرم ﷺ کی حدیث مبارکہ چارٹ پر لکھیے اور طلبہ کو زبانی یاد کروایئے۔

۸۔ والدین کے ذمے اولاد کے جو حقوق ہیں انہیں نکات کی صورت میں بورڈ پر لکھیے اور طلبہ کو یاد کروایئے۔

- والدین کو چاہیے محبت و شفقت کا رویہ اپنائیں۔
- والدین کو چاہیے کہ وہ اپنی اولاد کے لیے نیکی اور پرہیز گاری کا عملی نمونہ بنیں تاکہ بچے ان کے نقش قدم پر چلیں۔
- والدین بیٹوں اور بیٹیوں کے ساتھ یکساں سلوک کریں۔
- والدین کو چاہیے کہ اپنے مال و دولت کو انصاف کے ساتھ بچوں میں تقسیم کریں۔
- والدین کے فرائض فلیش کارڈز کے اوپر لکھیے اور طلبہ کو یاد کروایئے۔

زندگی کا تحفظ غذا تعلیم و تربیت شادی

۹۔ سبق کی افہام وتفہیم کے بعد طلبہ کی توجہ سبق کی مشق کی طرف مبذول کروایئے۔

۱۰۔ طلبہ کو مشقی سوال نمبر 3 اور 4 کتاب پر حل کروایئے۔

۱۱۔ طلبہ سے سرگرمی نمبر 2 حل کروایئے۔

۱۲۔ طلبہ سے مشقی سوال نمبر 2 کے جز نمبر 3 اور 4 کے جوابات پوچھیے اور طلبہ کے جوابات کی اصلاح کرتے ہوئے انہیں بورڈ پر لکھ دیجیے۔

۱۳۔ سبق کے اہم نکات پر مشتمل سوالات پرچیوں پر لکھیے۔

۱۴۔ پرچیاں میز پر رکھیے۔

۱۵۔ طلبہ کو باری باری بلائیے اور انھیں پرچی پر لکھے ہوئے سوال کو اونچی آواز میں پڑھ کر اس کا جواب اونچی آواز میں بتانے کو کہیے۔

سبق کا تعارف:

طلبہ سے درج ذیل سوالات پوچھیے۔

۱۔ حضور اکرم ﷺ نے بیٹوں کی پرورش کے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

۲۔ والدین کے بنیادی فرائض کون کون سے ہیں؟

۳۔ سورۃ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 31 کا ترجمہ بتائیے؟

ہوم ورک:

طلبہ کو مشقی سوال نمبر 1 کا جز نمبر 3 ہوم ورک میں دیجیے۔

اخلاق و آداب

عنوان : حقوق العباد

سبق نمبر۳ : حل مشق

وقت : ۴۰ منٹ



ا۔ تفصیلی جواب تحریر کیجیے۔

ج۱۔ حقوقُ العباد میں سب سے پہلے والدین کے حقوق آتے ہیں۔ والدین کے ساتھ اولاد کا سب سے اہم اور قریبی تعلق ہوتا ہے۔ والدین اپنی اولاد کی پرورش، تعلیم و تربیت، ترقی اور خوش حالی کے لیے اپنی تمام تر توانائیاں اور صلاحیتیں صرف کر دیتے ہیں۔ وہ اپنی اولاد کے لیے دن رات محنت اور مشقت کرتے ہیں۔ خود بے آرام ہو کر اپنی اولاد کو آرام پہنچاتے ہیں۔اس لیے وہ اس بات کا حق رکھتے ہیں کہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَ قَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤ اۤ اِلَّاۤ اِیَّاهُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَاناً (سورۃ بنی اسرائیل، آیت نمبر :23)

ترجمہ: اور تمھارے پروردگار نے ارشاد فرمایا کہ اس کے ساتھ کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ احسان کرو۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسلمانوں کو والدین کا ادب و احترام کرنے کا حکم دیا ہے۔ ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ باپ کی رضا مندی میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہے اور والد کی ناراضگی میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے۔

والدین میں سے ماں حسنِ سلوک کی زیادہ حق دار ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّهَاتِ (سنن النسائی)

ترجمہ: ''جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ایک مرتبہ کسی شخص نے پوچھا، ''میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے''؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''تمہاری ماں''۔ اُس نے دوبارہ پوچھا: پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''تمہاری ماں''۔ اس نے تیسری مرتبہ پوچھا: پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''تمہاری ماں''۔ اُس نے چوتھی بار پھر پوچھا: پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''تمہارا

باپ''۔ (صحیح مسلم، حدیث نمبر:2548)

ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کے حقوق کے بعد تم پر تمہارے والدین کا حق ہے۔''
(بخاری و مسلم)

ج۲۔ اولاد کے ذمے والدین کے بہت سے حقوق ہیں۔ چند ایک کا ذکر ذیل میں کیا جارہا ہے :

1- انسانوں میں سب سے زیادہ حسن سلوک کے حق دار والدین ہیں۔

2- والدین کے ساتھ ادب و احترام سے پیش آنا چاہیے۔

3- والدین سے ہمیشہ نرم لہجے میں بات چیت کرنی چاہیے۔

4- والدین کے آرام وسکون اور کھانے پینے کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔

5- والدین کی ضروریات پوری کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہیے۔

6- اگر والدین مسلمان نہ بھی ہوں تب بھی ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا چاہیے۔

7- اگر والدین فوت ہو چکے ہوں تو ان کی مغفرت کی دعا کرنی چاہیے۔

8- والدین کی وفات کے بعد ان کے رشتہ داروں اور دوست احباب کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آنا چاہیے۔

9- والدین کا ہر حکم ماننا چاہیے۔

ج۳۔ اولاد کے حقوق، دراصل والدین کے فرائض ہیں۔ والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی اولاد کے حقوق ادا کریں اور اس میں کسی قسم کی غفلت نہ کریں۔ اُن کی زندگی کا تحفظ، غذا، تعلیم و تربیت اور شادی والدین کے بنیادی فرائض میں شامل ہے۔ اسلام سے قبل عرب میں لوگ اپنی اولاد کو خاص طور پر بیٹیوں کو بھوک اور افلاس کے خوف سے قتل کر دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس عمل کی بڑی سختی سے ممانعت فرمائی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ

ترجمہ: اور اپنی اولاد کو تنگ دستی کے خوف سے قتل نہ کرو (کیونکہ) ان کو اور تمھیں ہم ہی رزق دیتے ہیں۔
(سورۃ بنی اسرائیل، آیت نمبر :31)

والدین کا فرض ہے کہ وہ اپنی اولاد کی اچھی تربیت کریں۔ بیٹوں اور بیٹیوں کے ساتھ یکساں سلوک کریں۔ اپنی حیثیت کے مطابق ان کی پرورش اور تعلیم و تربیت کا مناسب بندوبست کریں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''باپ اپنی اولاد کو جو کچھ دے سکتا ہے، اس میں سب سے بہتر تحفہ اچھی تعلیم و تربیت ہے۔'' (سنن ترمذی)

ایک اور موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''باپ کا اپنے بچے کو ادب سکھانا، روزانہ آدھا صاع مساکین پر صدقہ کرنے سے افضل ہے۔'' (سنن ترمذی)

اسلام نے لڑکیوں کی تعلیم وتربیت پر بہت زیادہ زور دیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص نے دو یا تین بیٹیوں یا بہنوں کی پرورش کی، انھیں تعلیم دلائی، اُن سے اچھا سلوک کیا اور ان کی شادی کی تو وہ جنت میں جائے گا۔'' (سنن ابوداؤد)

۲۔ مختصر جواب تحریر کیجیے۔

ج۱۔ حقوق العباد سے مراد بندوں کے حقوق ہیں جو ایک انسان کے دوسرے انسان کے ذمے ہوتے ہیں۔

ج۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک مرتبہ کسی شخص نے پوچھا، ''میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے''؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تمہاری ماں''۔ اُس نے دوبارہ پوچھا: پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تمہاری ماں''۔ اس نے تیسری مرتبہ پوچھا: پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تمہاری ماں''۔ اُس نے چوتھی بار پھر پوچھا: پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارا باپ''۔ (صحیح مسلم، حدیث نمبر:2548)

ج۳۔ والدین کا فرض ہے کہ وہ اپنی اولاد کی اچھی تربیت کریں۔ بیٹوں اور بیٹیوں کے ساتھ یکساں سلوک کریں۔ اپنی حیثیت کے مطابق ان کی پرورش اور تعلیم و تربیت کا مناسب بندوبست کریں۔

ج۴۔ اسلام نے لڑکیوں کی تعلیم وتربیت پر بہت زیادہ زور دیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص نے دو یا تین بیٹیوں یا بہنوں کی پرورش کی، انھیں تعلیم دلائی، اُن سے اچھا سلوک کیا اور ان کی شادی کی تو وہ جنت میں جائے گا۔'' (سنن ابوداؤد)

۳۔ خالی جگہ پر کیجیے۔

۱۔ اولاد ۲۔ اللہ تعالیٰ ۳۔ نرمی

۴۔ تنگ دستی ۵۔ احسانا

۴۔ **درست جواب کے گرد دائرہ لگائیے۔**

۱۔	(ب) والدین	۲۔	(الف) اولاد
۳۔	(د) ماں کے	۴۔	(ج) صدقہ کرنے سے
۵۔	(ب) ماں	۶۔	(ب) فائدہ مند
۷۔	(الف) باپ کی ناراضگی	۸۔	(د) اچھی تعلیم و تربیت

اخلاق و آداب



عنوان : حقوق العباد (اساتذہ اور پڑوسیوں کے حقوق)

سبق نمبرا : (اساتذہ کے حقوق تا بھرپور توجہ دیں)

وقت : ۴۰ منٹ

مقاصد تدریس:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ:

۱۔ حقوق العباد کا مفہوم اور اس کی اہمیت سے آگاہ ہوسکیں گے۔

۲۔ اساتذہ کے حقوق کے بارے میں آگاہ ہوسکیں گے۔

ذخیرہ الفاظ:

زبور ۔ اخلاق ۔ معمار ۔ روحانی ۔ مقرر ۔ معلم ۔ گفتگو ۔ عالم

محفل ۔ ملاقات ۔ پہل ۔ نگاہیں ۔ ہدایات ۔ حرکت ۔ صحابہ کرامؓ ۔ غلام

تدریس معاونات :

درسی کتاب بورڈ فلیش کارڈز چارٹس

عمل تدریس:

سابقہ معلومات کا جائزہ :

استاد اپنی تدریس کو موثر بنانے کے لیے سبق کی جامع منصوبہ بندی کرے گا تا کہ تعلیمی مقاصد کے مقررہ اہداف کو مطلوبہ نتائج کے ساتھ مقررہ وقت میں با آسانی حاصل کیا جاسکے گا۔اس مقصد کے حصول کے لیے استاد طلبہ کی سابقہ معلومات اور تعلم کا جائزہ لینے کے لیے چند چھوٹے چھوٹے سوالا ت کرے گا۔ اور طلبہ کی توجہ سبق کے عنوان کی طرف مبذول کروائے گا۔

۱۔ استاد کون لوگ ہوتے ہیں؟

۲۔ کیا ہمیں استاد کا احترام کرنا چاہیے؟

۳۔ کیا اساتذہ ہمیں تعلیم کے زیور سے آراستہ کرتے ہیں؟

سبق کا تعارف:

اساتذہ طلبہ کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرتے ہیں وہ انہیں اچھا اخلاق سکھاتے ہیں۔ اچھی باتیں سکھاتے ہیں اور بڑے کاموں سے منع کرتے ہیں کوئی بھی انسان اساتذہ کی تعلیم و تربیت کے بغیر اچھا شہری نہیں بن سکتا اسی لیے اساتذہ کو معاشرے کا معمار بھی کہتے ہیں۔ استاد کو روحانی والدین کا درجہ حاصل ہے آج کے سبق میں ہم تفصیل سے اساتذہ کے حقوق کے متعلق پڑھیں گے۔

طریقہ کار:

۱۔ طلبہ کو درسی کتاب کا صفحہ نمبر 63 کھولنے کو کہیے۔

۲۔ سبق کا عنوان بورڈ پر تحریر کریں ۔

۳۔ طلبہ سے سبق کی ریڈنگ کروایئے۔

۴۔ ریڈنگ کے دوران مشکل الفاظ کے معنی بورڈ پر لکھیے ۔

۵۔ کلاس کے کمزور طلبہ پر خصوصی توجہ دیں۔

۶۔ طلبہ کو سبق کے حوالے سے درج ذیل معلومات دیجیے۔

- اساتذہ طلبہ کو زیور تعلیم سے آراستہ کرتے ہیں۔
- اساتذہ طلبہ کو اچھا اخلاق سکھاتے ہیں۔
- اساتذہ کو معاشرے کا معمار بھی کہا جاتا ہے۔
- اساتذہ کو روحانی والدین کا درجہ حاصل ہے۔
- صحابہ کرامؓ حضور اکرم کا معلم ہونے کی حیثیت سے بھی بے حد احترام کرتے تھے۔
- اساتذہ کے حقوق کا خیال رکھنا ہر طالب علم کے لیے ضروری ہے۔

۷۔ حضور اکرم ﷺ کی حدیث مبارکہ چارٹ پر لکھیے اور طلبہ کو یاد کروایئے۔

۸۔ اساتذہ کے حقوق چارٹ پر لکھ کر طلبہ کو زبانی یاد کروائیں۔ اور چارٹ کلاس کی دیوار پر آویزاں کریں۔

۹۔ طلبہ سے پوچھیے کہ وہ اپنے اساتذہ کے حقوق کسی طرح ادا کر سکتے ہیں۔

۱۰۔ کل جماعتی طریقے سے طلبہ سے سوالات کیجیے ۔طلبہ کے بتائے ہوئے جوابات کی اصلاح کرتے ہوئے بورڈ پر لکھ دیں۔

اہم نکات کا اعادہ:

طلبہ سے درج ذیل سوالات پوچھیے۔

۱۔ حضور اکرم ﷺ کی حدیث مبارکہ کا ترجمہ بتایئے؟

۲۔ حضرت علیؓ نے معلم کے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

۳۔ اساتذہ کرام اپنی ذمہ داریاں کس طرح پوری کر سکتے ہیں۔

ہوم ورک:

طلبہ کو مشقی سوال نمبر 1 کا جز نمبر 3 ہوم ورک میں دیجیے۔

اخلاق و آداب

عنوان : حقوق العباد (اساتذہ اور پڑوسیوں کے حقوق)



سبق نمبر۲ : (پڑوسیوں کے حقوق تا اختتام سبق)

وقت : ۴۰ منٹ

مقاصد تدریس:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ:

۱۔ حقوق العباد کے مفہوم اور اس کی اہمیت سے آگاہ ہوسکیں گے۔

۲۔ پڑوسیوں کے حقوق کے بارے میں آگاہ ہوسکیں گے۔

ذخیرہ الفاظ:

ہمسایہ ۔ تعلقات ۔ پرسکون ۔ مہذب ۔ تاکید ۔ وارث ۔ وضاحت ۔ تیمارداری

وصیت ۔ مصیبت ۔ بدسلوکی ۔ تہجد ۔ جہنمی ۔ اہتمام ۔ برتاؤ ۔ وارث

ہمدردی ۔ احسان ۔ قبضے ۔ قرابت ۔ اجنبی

تدریس معاونات :

درسی کتاب بورڈ فلیش کارڈز چارٹس

عمل تدریس:

سابقہ معلومات کا جائزہ :

استاد اپنی تدریس کو موثر بنانے کے لیے سبق کی جامع منصوبہ بندی کرے گا تا کہ تعلیمی مقاصد کے مقررہ اہداف کو مطلوبہ نتائج کے ساتھ مقررہ وقت میں با آسانی حاصل کیا جاسکے گا۔اس مقصد کے حصول کے لیے استاد طلبہ کی سابقہ معلومات اور تعلم کا جائزہ لینے کے لیے چند چھوٹے چھوٹے سوالا ت کرے گا۔ اور طلبہ کی توجہ سبق کے عنوان کی طرف مبذول کروائے گا۔

۱۔ ہمسایہ سے کیا مراد ہے؟

۲۔ ہمیں ہمسایوں کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیے؟

سبق کا تعارف:

وہ لوگ جو ہمارے گھر کے آس پاس رہتے ہیں انھیں پڑوسی یا ہمسایہ کہتے ہیں۔ ان لوگوں سے ہمارا قریبی تعلق ہوتا ہے یہ لوگ خاشی اور غمی کے موقع پر سب سے پہلے ہمارے ساتھ موجود ہوتے ہیں پیارے بچو آج کے سبق می ۃم پڑوسیوں کے حقوق کے متعلق تفصیل سے پڑھیں گے۔

طریقہ کار:

۱۔ طلبہ کو درسی کتاب کا صفحہ نمبر 64 کھولنے کو کہیے۔

۲۔ سبق کا عنوان بورڈ پر تحریر کریں ۔

۳۔ طلبہ سے سبق کی ریڈنگ کروایئے۔

۴۔ ریڈنگ کے دوران مشکل الفاظ کے معنی بورڈ پر لکھیے ۔

۵۔ کلاس کے کمزور طلبہ پر خصوصی توجہ دیں۔

۶۔ طلبہ سے پوچھیے کہ وہ اپنے پڑوسیوں کے ساتھ کیسا سلوک کرتے ہیں ان کی کس طرح مدد کرتے ہیں طلبہ جو جواب دیں اسے بورڈ پر لکھ دیں۔

۷۔ سورۃ النساء کا ترجمہ چارٹ پر لکھیے اور طلبہ کو زبانی یاد کروایئے۔

۸۔ قرآن مجید میں جن لوگوں کے ساتھ احسان قائم کرنے کا حکم دیا ہے انہیں فلیش کارڈز پر لکھیے اور طلبہ کو یاد کروایئے۔

ماں باپ ۔ قرابت والوں ۔ محتاجوں ۔ رشتہ داروں ۔ ہمسایوں ۔ اجنبی ہمسایوں ۔ پاس بیٹھنے والوں ۔ مسافروں ۔ وہ لوگ جو قبضے میں ہوں

۹۔ درسی کتاب میں دی گئی تصویر دکھا کر طلبہ کو تفصیل سے بتایئے کہ ہم کس طرح پڑوسیوں کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کر سکتے ہیں۔

۱۰۔ طلبہ کو بتایئے کہ ہمیں ایسی باتوں سے پرہیز کرنا چہیے جس سے ہمارے ہمسائے کو تکلیف پہنچی ہو۔

۱۱۔ طلبہ کو ایسی باتیں بتائیں جن کو اپنا کر وہ پڑوسیوں کے ساتھ اپنے تعلقات مزید مضبوط کر سکتے ہیں۔

- مالی مدد کر کے
- بیماری کی حالت می مدد کر کے
- تحائف کا تبادلہ کر کے

- ضرورت کے وقت کام آ کر

۱۲۔ طلبہ سے مشقی سوال نمبر 3 ، 4 اور 5 کتابوں پر حل کروایئے۔

۱۳۔ بورڈ پر سبق کے اندر سے چند سوالات لکھیے اور طلبہ سے ان کے جوابات اخذ کروایئے۔ طلبہ جو جواب دیں ان کی اصلاح کرتے ہوئے بورڈ پر لکھ دیجیے۔

۱۴۔ پڑوسیوں کے متعلق حضرت عائشہؓ کی روایت طلبہ کو زبانی یاد کروایئے۔

۱۵۔ حضور اکرم ﷺ نے ہمسائے کے متعلق جو ارشاد فرمایا اسے چارٹ پر لکھیے اور کمرہ جماعت میں آویزاں کیجیے۔

۱۶۔ طلبہ سے کل جماعتی طریقے سے سوالات کے جوابات اخذ کروایئے۔ درست جواب دینے والے طلبہ کو شاباشی دیں اور غلط جواب دینے والے طلبہ کے جوابات کی اصلاح کیجیے۔

اہم نکات کا اعادہ:

طلبہ سے درج ذیل سوالات پوچھیے۔

۱۔ پڑوسیوں کے بارے میں حضرت عائشہؓ کی روایت بیان کریں۔

۲۔ ایک مہذب معاشرہ کن کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کرنے پر زور دیتا ہے؟

۳۔ کیا پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا جنت میں جائے گا؟

۴۔ ہمیں پروسیوں کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیے؟

ہوم ورک:

طلبہ کو مشقی سوال نمبر 1 کا جز نمبر 1 ہوم ورک میں دیجیے۔

اخلاق و آداب

عنوان : حقوق العباد (اساتذہ اور پڑوسیوں کے حقوق)

سبق نمبر۲ : حل مشق

وقت : ۴۰ منٹ



ا۔ تفصیلی جواب تحریر کیجیے۔

ج۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمسائے کے حقوق کی بے حد تاکید فرمائی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام مجھے ہمسائے (کے حقوق) کے بارے میں برابر وصیت کرتے رہے۔ یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا کہ وہ اسے وارث بھی بنا دیں گے۔ (صحیح بخاری)

پڑوسی کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے سے انسان جنت میں جائے گا لیکن اگر کوئی اپنے پڑوسی کے ساتھ بُرا سلوک کرتا ہے تو اس کی بدسلوکی اُسے جہنم میں بھی پہنچا سکتی ہے۔ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایک عورت کا ذکر ہوا جو بہت پرہیزگار اور عبادت گزار تھی۔ دن میں روزے رکھتی تھی اور رات کو تہجد کی نماز ادا کرتی تھی لیکن وہ اپنے پڑوسیوں کو تنگ کرتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ عورت جہنمی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک دوسری عورت کے بارے میں بتایا گیا کہ وہ صرف فرض عبادت کا اہتمام کرتی ہے لیکن ہمسایوں کا بہت خیال رکھتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ عورت جنتی ہے۔

ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ کی قسم! وہ شخص ایمان نہیں لایا، اللہ کی قسم! وہ شخص ایمان نہیں لایا، اللہ کی قسم! وہ شخص ایمان نہیں لایا۔''

لوگوں نے پوچھا، ''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون شخص ایمان نہیں لایا''؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''وہ شخص جس کے ہمسائے اس کی برائیوں سے محفوظ نہ ہوں''۔

ج۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمسائے کے حقوق کی وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اگر اسے تمھاری مدد کی ضرورت ہو تو اس کی مدد کرو۔ اگر وہ بیمار ہو جائے تو اس کی تیمارداری کرو۔ اگر اسے کوئی خوشی ملے تو اسے مبارکباد دو۔ اگر اس پر کوئی مصیبت آئے تو اس سے ہمدردی کرو۔ جب وہ وفات پاجائے تو اس کے جنازے کا انتظام کرو۔ ہمسائے کی اجازت کے بغیر اپنے گھر کی دیوار اونچی نہ کرو کہ اس کے لیے ہوا اور روشنی رک جائے۔

اگر تم پھل خریدو تو اس میں سے بطورِ تحفہ اپنے ہمسائے کو بھی بھیجو۔''

ج۳۔ استاد کے بے شمار حقوق ہیں۔ چند کا ذکر ذیل میں کیا جارہا ہے۔

1۔ طالب علموں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے اساتذہ کا ادب و احترام کریں۔

2- اساتذہ سے نگاہیں نیچی کر کے بات کریں۔

3- اساتذہ سے ملاقات کے وقت سلام میں پہل کریں۔

4- اساتذہ کے سامنے با ادب ہو کر بیٹھیں اور ان کی ہدایات پر عمل کریں۔

5- اساتذہ کی گفتگو توجہ سے سنیں۔ اگر اُن کی کوئی بات سمجھ نہ آئے تو دوبارہ پوچھ لیں۔

۲۔ مختصر جواب تحریر کیجیے۔

ج۱۔ وہ لوگ جو ہمارے گھر کے آس پاس رہتے ہیں، انھیں پڑوسی یا ہمسایہ کہتے ہیں۔

ج۲۔ ہر مہذب معاشرہ قریبی رشتہ داروں اور ہمسایوں سے اچھے تعلقات قائم کرنے پر زور دیتا ہے۔

ج۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمسائے کے حقوق کی بے حد تاکید فرمائی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام مجھے ہمسائے (کے حقوق) کے بارے میں برابر وصیت کرتے رہے۔ یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا کہ وہ اسے وارث بھی بنا دیں گے۔ (صحیح بخاری)

ج۴۔ اساتذہ کے ساتھ عزت و احترام کے ساتھ پیش آنا چاہیے۔ ان کا کہا ماننا چاہیے۔

ج۵۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے استاد کے مقام ومرتبہ کی وضاحت ان الفاظ میں کی ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ''جس نے مجھے ایک لفظ سکھایا، اس نے مجھے اپنا غلام بنا لیا''۔

۳۔ خالی جگہ پر کیجیے۔

۱۔ ضرورت ۲۔ مدد ۳۔ معلم

۴۔ نبیوں ۵۔ باادب

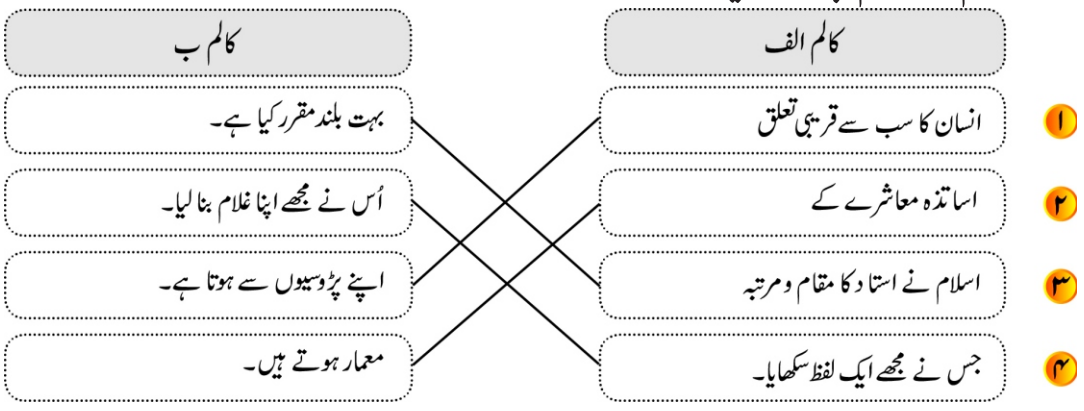
۴۔ درست جواب کے گرد دائرہ لگائیے۔

۱۔ (الف) علماء ۲۔ (ب) حضرت علیؓ کا

۳۔ (الف) روحانی والدین کا ۴۔ (ب) ہمسائے

۵۔ (ج) حضرت جبرائیلؑ ۶۔ (ب) حسن سلوک

۵۔ کالم الف کو کالم ب سے ملایئے۔



ہدایت کے سرچشمے



عنوان : ام المؤمنین حضرت خدیجہؓ

سبق نمبرا : (آغاز سبق تا بے حد متاثر ہوئیں)

وقت : ۴۰ منٹ

مقاصد تدریس:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ:

ا۔ ام المومنین حضرت خدیجہؓ کی زندگی کے بارے میں جان سکیں۔

ذخیرہ الفاظ:

زوجہ ۔ فہم وفراست ۔ مالکہ ۔ طاہرہ ۔ لقب ۔ انتقال ۔ معاوضہ ۔ امانت

صداقت ۔ صادق ۔ امین ۔ درخواست ۔ دُگنے ۔ معاوضے ۔ مال تجارت

میسرہ ۔ کثیر ۔ اخلاق حسنہ ۔ مشاہدہ ۔ تفصیلات

تدریس معاونات :

درسی کتاب بورڈ فلیش کارڈز چارٹس

عمل تدریس:

سابقہ معلومات کا جائزہ :

استاد اپنی تدریس کو موثر بنانے کے لیے سبق کی جامع منصوبہ بندی کرے گا تا کہ تعلیمی مقاصد کے مقررہ اہداف کو مطلوبہ نتائج کے ساتھ مقررہ وقت میں با آسانی حاصل کیا جاسکے گا۔اس مقصد کے حصول کے لیے استاد طلبہ کی سابقہ معلومات اور تعلم کا جائزہ لینے کے لیے چند چھوٹے چھوٹے سوالا ت کرے گا۔ اور طلبہ کی توجہ سبق کے عنوان کی طرف مبذول کروائے گا۔

ا۔ حضرت خدیجہؓ سعودی عرب کے کس شہر میں پیدا ہوئیں؟

۲۔ حضور اکرم ﷺ کا حضرت خدیجہؓ سے کیا رشتہ تھا؟

۳۔ حضرت خدیجہؓ کا پیشہ کیا تھا؟

سبق کا تعارف:

حضرت خدیجہؓ حضور اکرم ﷺ کی پہلی زوجہ تھیں۔ آپؓ 555ء میں عرب کے شہر مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں۔ آپؓ بے حد فہم و فراست کی مالکہ تھیں۔ مکہ کے لوگ آپؓ کو طاہرہ کے لقب سے پکارتے تھے۔ آج کے سبق میں ہم آپؓ کے متعلق تفصیل سے پڑھیں گے۔

طریقہ کار:

۱۔ طلبہ کو درسی کتاب کا صفحہ نمبر 67 کھولنے کو کہیے۔

۲۔ سبق کا عنوان بورڈ پر تحریر کریں ۔

۳۔ طلبہ سے سبق کی ریڈنگ کروائیے۔

۴۔ ریڈنگ کے دوران مشکل الفاظ کے معنی بورڈ پر لکھیے ۔

۵۔ کلاس کے کمزور طلبہ پر خصوصی توجہ دیں۔

۶۔ طلبہ سے پوچھیے کہ وہ حضرت خدیجہؓ کے متعلق کیا جانتے ہیں۔

۷۔ سبق کے حوالے سے درج ذیل معلومات بورڈ پر لکھیے ۔

- حضرت خدیجہؓ حضور اکرم ﷺ کی پہلی زوجہ تھیں۔
- حضرت خدیجہؓ 555 میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں۔
- آپؓ کے والد کا نام خویلد بن اسد اور والدہ کا نام فاطمہ تھا۔
- آپؓ کے والد عرب کے مشہور تاجر تھے۔
- آپؓ بے حد فہم و فراست کی مالکہ تھیں۔
- آپؓ اپنی پاکیزگی کی وجہ سے مکہ مکرمہ میں طاہرہ کے لقب سے مشہور تھیں۔
- حضور اکرم ﷺ کے پاکیزہ کردار اور امانت و صداقت کی وجہ سے حضرت خدیجہؓ نے آپ ﷺ کو اپنا سامان تجارت شام لے جانے کی پیشکش کی۔

۸۔ طلبہ کو تجارتی قافلے کی تصویر دکھا کر انہیں تفصیل سے تجارتی قافلے کے متعلق بتایا جائے کہ عرب کے لوگ پہلے اونٹوں پر تجارتی سامان اپنے ملک سے دوسرے ملک لے کر جایا کرتے تھے۔

۹۔ حضرت خدیجہؓ کے والد ، والدہ اور آپؓ کا لقب فلیش کارڈ پر لکھیے اور طلبہ کو یاد کروائیے۔

۱۰۔ حضرت خدیجہؓ آپ ﷺ کی جن خوبیوں سے متاثر ہوئیں انہیں بورڈ پر لکھیے اور طلبہ کو یاد کروائیے۔

۱۱۔ سبق کے اہم نکات سوالات کی صورت میں بورڈ پر لکھیے۔

۱۲۔ طلبہ کو دو گروپس میں تقسیم کیجیے دونوں گروپوں کا ایک ایک لیڈر مقرر کریں۔ اب گروپ لیڈر باہمی منسورے سے استاد صاحب کے سامنے ایسے طلبہ کے نام پیش کریں جن کو سوالات کے جوبات اچھی طرح یاد ہوں۔ جس گروپ کے طلبہ اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کریں گے وہ کامیاب گروپ ہوگا۔ فاتح گروپ کو شاباشی دیں اور اس کے لیے تالیں بجوایئے۔

۱۳۔ طلبہ سے مشقی سوالنمبر 1 کے مزید نمبر 1 کا جواب اخذ کروایئے اور ان سے کاپیوں پر لکھنے کو کہیے۔

اہم نکات کا اعادہ:

طلبہ سے درج ذیل سوالات پوچھیے۔

۱۔ حضرت خدیجہؓ کے والد کا کیا نام تھا؟

۲۔ حضرت خدیجہؓ کا لقب کیا تھا؟

۳۔ حضرت خدیجہؓ کے والد کا پیشہ کیا تھا؟

۴۔ حضور اکرم ﷺ حضرت خدیجہؓ کا سامان تجارت کس ملک لے کر گئے؟

ہوم ورک:

طلبہ کو مشقی سوال نمبر 1 کا جز نمبر 1 ہوم ورک میں دیجیے۔

ہدایت کے سرچشمے

عنوان : ام المؤمنین حضرت خدیجہؓ

سبق نمبر۲ : (رسول ﷺ سے نکاح تا اختتام سبق)

وقت : ۴۰ منٹ

مقاصد تدریس:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ:

۱۔ حضرت خدیجہؓ کا رسول ﷺ کے ساتھ نکاح کے متعلق جان سکیں گے۔

۲۔ طلبہ جان سکیں گے کہ حضرت خدیجہؓ نے اسلام کی خاطر بے شمار تکالیف برداشت کیں۔

ذخیرہ الفاظ:

نکاح ۔ معاملے ۔ تبلیغ ۔ کپکپی ۔ بے یارومددگار ۔ ضرورت مندوں ۔ مصیبت زدہ
مہمان نوازی ۔ ضعیف ۔ نابینا ۔ تکالیف ۔ وقف ۔ محصور ۔ انتقال ۔ صدموں
عام الحزن ۔ غم

تدریس معاونات :

درسی کتاب بورڈ فلیش کارڈز چارٹس

عمل تدریس:

سابقہ معلومات کا جائزہ :

استاد اپنی تدریس کو موثر بنانے کے لیے سبق کی جامع منصوبہ بندی کرے گا تا کہ تعلیمی مقاصد کے مقررہ اہداف کو مطلوبہ نتائج کے ساتھ مقررہ وقت میں با آسانی حاصل کیا جاسکے گا۔اس مقصد کے حصول کے لیے استاد طلبہ کی سابقہ معلومات اور تعلم کا جائزہ لینے کے لیے چند چھوٹے چھوٹے سوالا ت کرے گا۔ اور طلبہ کی توجہ سبق کے عنوان کی طرف مبذول کروائے گا۔

۱۔ حضرت خدیجہؓ نے کس کے ذریعے آپ ﷺ کو نکاح کا پیغام بھیجا؟

۲۔ کیا حضرت خدیجہؓ حضور اکرم ﷺ کی پہلی بیوی تھیں؟

سبق کا تعارف:

پیارے بچو حضرت خدیجہؓ نے اپنی سہیلی نفیسہ کے ذریعے آپ ﷺ کو نکاح کا پیغام بھجوایا۔ آپ ﷺ نے اپنے چچا ابو طالب کے مشورے سے قبول فرما لیا۔ آج کے سبق میں ہم تفصیل سے پڑھیں گے کہ حضرت خدیجہؓ نے کس طرح حضور اکرم ﷺ کے ساتھ مشکلاس کو صبر کے ساتھ برداشت کیا۔

طریقہ کار:

۱۔ طلبہ کو درسی کتاب کا صفحہ نمبر 68 کھولنے کو کہیے۔

۲۔ سبق کا عنوان بورڈ پر تحریر کریں ۔

۳۔ طلبہ سے سبق کی ریڈنگ کروایئے۔

۴۔ ریڈنگ کے دوران مشکل الفاظ کے معنی بورڈ پر لکھیے ۔

۵۔ کلاس کے کمزور طلبہ پر خصوصی توجہ دیں۔

۶۔ طلبہ کے ساتھ بے جا سختی کرنے کی بجائے انہیں پیار محبت سے پڑھایئے۔

۷۔ طلبہ کو غار حرا کی تصویر دکھا کر انہیں بتایئے کہ حضور اکرم ﷺ پر غار حرا میں پہلی وحی نازل ہوئی جو کہ سورۃ علق کی پہلی پانچ آیات پر مشتمل تھی۔

۸۔ طلبہ سے سبق کے اہم نکات اخذ کروایئے اور بورڈ پر تحریر کیجیے۔

- حضرت خدیجہؓ نے اپنی سہیلی نفیسہ کے ذریعے آپ ﷺ کو نکاح کا پیغام پہنچایا۔
- حضور اکرم ﷺ نے اپنے چچا ابو طالب کے مشورے سے پیغام قبول کرلیا۔
- نکاح کے وقت حضرت خدیجہؓ کی عمر 40 سال اور حضور اکرم ﷺ کی عمر مبارک 25 برس تھی۔
- حضرت خدیجہؓ نے ہر موقع پر حضور اکرم ﷺ کا ساتھ دیا۔
- حضرت خدیجہؓ نے اپنا سارا مال اسلام کی راہ میں قربان کردیا۔
- حضرت خدیجہؓ کا انتقال 11 رمضان المبارک 10 نبوی میں ہوا۔
- آپؓ کو مکہ مکرمہ میں دفن کیا گیا۔
- آپؓ کی عمر 65 برس تھی۔

۹۔ مشقی سوال نمبر 3 ،4 اور 5 طلبہ کو کتابوں پر حل کروایئے۔

۱۰۔ اہم نکات پر مشتمل سوالات کی پرچیاں بنائیں۔

۱۱۔ سوالات والی پرچیاں ٹشو کے ڈبے یا ٹوکری میں ڈالیے۔

۱۲۔ طلبہ کو باری باری بلائیے ور انہیں پرچی نکال کر اس پر لکھا ہوا سوال اونچی آواز میں پڑھنے اور اس جواب اونچی آواز مین بتانے کو کہیے۔

۱۳۔ درست جواب دینے والے طلبہ کو شاباشی دیں اور غلط جواب دینے والے طلبہ کی اصطلاح کریں۔

اہم نکات کا اعادہ:

طلبہ سے درج ذیل سوالات پوچھیے۔

۱۔ نکاح کے وقت حضرت خدیجہؓ کی عمر مبارک کتنے برس تھی؟

۲۔ حضرت خدیجہؓ آپ ﷺ کو کس کے پاس لے کر گئیں؟

۳۔ ورقہ بن نوفل نے آپ ﷺ کو کیا کہا؟

۴۔ حضرت خدیجہؓ کے انتقال کے وقت آپؐ کی عمر مبارک کتنے برس تھی؟

ہوم ورک:

طلبہ کو مشقی سوال نمبر 2 کے تمام جز اور سرگرمی طلبہ کو ہوم ورک میں دیجیے۔

ہدایت کے سرچشمے

عنوان : ام المؤمنین حضرت خدیجہؓ

سبق نمبر۳ : حل مشق

وقت : ۴۰ منٹ

۱۔ تفصیلی جواب تحریر کیجیے۔

ج۱۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پہلی زوجہ تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 555ء میں عرب کے شہر مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد خویلد بن اسد عرب کے مشہور تاجر تھے۔ وہ اپنے قبیلے میں معزز اور محترم شخصیت کے طور پر جانے جاتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ کا نام فاطمہ بنت زائدہ تھا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بے حد فہم و فراست کی مالکہ تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنی پاکیزگی کی وجہ سے مکہ مکرمہ میں طاہرہ کے لقب سے مشہور تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے والد کے انتقال کے بعد اُن کے کاروبار کو نہ صرف عُمدہ طریقے سے سنبھالا بلکہ اُسے خوب ترقی بھی دی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مالِ تجارت عرب سے باہر دوسرے ممالک میں بھی جاتا تھا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دوسرے لوگوں کو بہتر معاوضہ دے کر اپنا سامانِ تجارت دور دراز علاقوں میں بھیجا کرتی تھیں۔

ج۲۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ہر معاملے میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ساتھ دیا۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اسلام کی تبلیغ کا حکم دیا تو سب سے پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لائیں۔ پہلی وحی کے نزول کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم گھر تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر کپکپی طاری تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سارا واقعہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیان فرمایا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو تسلی دیتے ہوئے عرض کیا: ''آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پریشان نہ ہوں، اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بے یارومددگار نہیں چھوڑے گا، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرتے ہیں، ضرورت مندوں کی ضرورتیں پوری کرتے ہیں، مہمانوں کی مہمان نوازی کرتے ہیں اور مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حفاظت کرے گا اور ہر نقصان سے محفوظ رکھے گا۔''

ج۳۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی سہیلی نفیسہ کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نکاح کا پیغام پہنچایا۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے چچا حضرت ابوطالب سے مشورہ کرنے کے بعد یہ پیغام

قبول کر لیا۔ نکاح کے وقت حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چالیس برس کی تھیں جب کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عمرِ مبارک پچیس برس تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نکاح حضرتِ ابوطالب نے پڑھایا۔

۲۔ مختصر جواب تحریر کیجیے۔

ج۱۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنی پاکیزگی کی وجہ سے مکہ مکرمہ میں طاہرہ کے لقب سے مشہور تھیں۔

ج۲۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مال تجارت دے کر ملک شام کی طرف بھیجا۔

ج۳۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے فرمایا: ''خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس وقت مجھ پر ایمان لائیں جب لوگوں نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ انھوں نے اپنا سارا مال مجھ پر قربان کر دیا، جب دوسروں نے مجھے محروم رکھا اور اللہ نے ان سے مجھے اولاد دی۔''

ج۴۔ ورقہ بن نوفل حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے چچا زاد بھائی تھے۔ وہ آسمانی کتب کے ماہر تھے۔ انھوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بارے میں کہا '' آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس اُمت کے رسول ہیں۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ یہ وہی فرشتہ ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھی آیا کرتا تھا۔''

ج۵۔ نبوت کے دسویں سال کو عام الحزن یعنی غم کا سال کہا جاتا ہے کیونکہ اس سال حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چچا حضرت ابو طالب کا انتقال ہوا تھا۔

ج۶۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال 11 رمضان المبارک 10 نبوی کو ہوا۔

۳۔ خالی جگہ پر کیجیے۔

۱۔ خویلد بن اسد ۲۔ چالیس ۳۔ نفیسہ

۴۔ اسلام ۵۔ 65

۴۔ درست جواب کے گرد دائرہ لگائیے۔

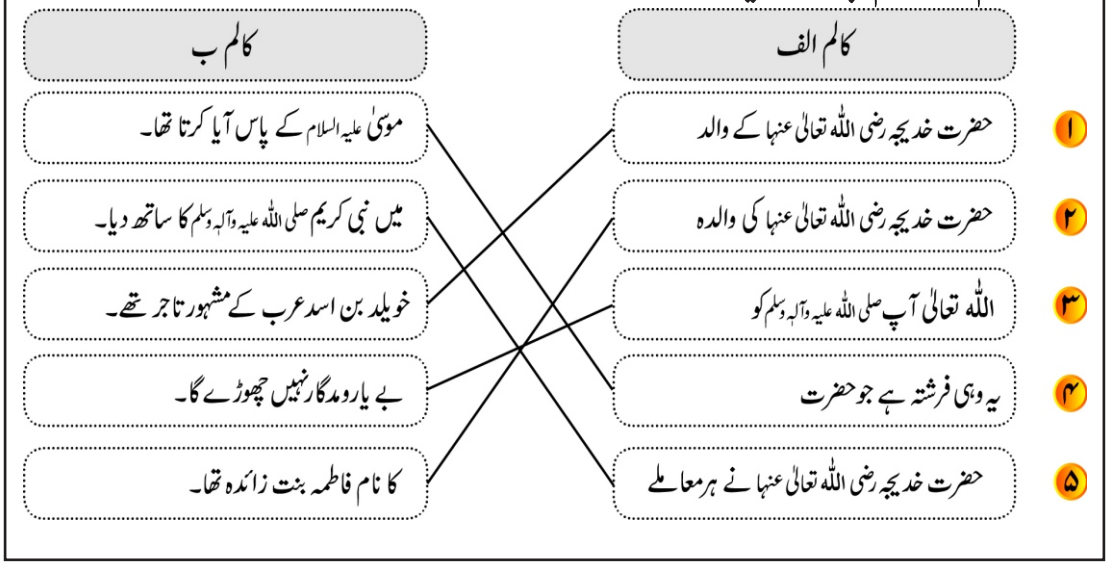
۱۔ (الف) 555ء میں ۲۔ (ب) تاجر

۳۔ (د) شام کے سفر میں ۴۔ (ج) 40

۵۔ (ب) میسرہ ۶۔ (ب) حضرت ابو طالب

۷۔ (د) 25 سال

۵۔ کالم الف کو کالم ب سے ملایئے۔



ہدایت کے سرچشمے



عنوان : حضرت علیؓ

سبق نمبرا : (آغاز سبق تا اختتام سبق)

وقت : ۴۰ منٹ

مقاصد تدریس:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ:

۱۔ حضرت علیؓ کی زندگی کے بارے میں جان سکیں۔

۲۔ حضرت علیؓ کی شجاعت و بہادری کے متعلق جان سکیں۔

ذخیرہ الفاظ:

کُنیت	ابوتُراب	ابوالحسن	حیدرکرار	کفالت	زیرِسایہ	اعلانیہ	
نکاح	داماد	غسل	تجہیزوتکفین	فریضہ	علم وفضل	مزاج	
محاصرہ	جرأت	عزائم	شجاعت	گھاٹ	امور	علم	
احکامات	خلیفہ	فرائض	خارجی	ابنِ ملجم	زخموں	شہادت	

تدریس معاونات :

درسی کتاب بورڈ بورڈ مارکر فلیش کارڈز تصاویر

عمل تدریس:

سابقہ معلومات کا جائزہ :

استاد اپنی تدریس کو موثر بنانے کے لیے سبق کی جامع منصوبہ بندی کرے گا تا کہ تعلیمی مقاصد کے مقررہ اہداف وکو مطلوبہ نتائج کے ساتھ مقررہ وقت میں با آسانی حاصل کیا جاسکے گا۔اس مقصد کے حصول کے لیے استاد طلبہ کی سابقہ معلومات اورتعلم کا جائزہ لینے کے لیے چند چھوٹے چھوٹے سوالا ت کرے گا۔ اور طلبہ کی توجہ سبق کے عنوان کی طرف مبذول کروائے گا۔

۱۔ حضرت علیؓ کون تھے؟

۲۔ حضور اکرم ﷺ کی کس بیٹی کی شادی حضرت علیؓ سے ہوئی؟

۳۔ حضرت علیؓ کے والد کا کیا نام تھا؟

سبق کا تعارف:

حضرت علیؓ کے والد کا نام ابو طالب تھا جو نبی کریم ﷺ کے چچا تھے۔ آپؓ نبی کریم ﷺ کی بعثت سے قریباً دس برس قبل پیدا ہوئے۔ آپؓ کی والدہ نے آپ کو حیدر کا لقب دیا تھا۔ پیارے بچو! آج کے سبق میں ہم حضرت علیؓ کے متعلق تفصیل سے پڑھیں گے۔

طریقہ کار:

۱۔ طلبہ کو درسی کتاب کا صفحہ نمبر 71 کھولنے کو کہیے۔

۲۔ سبق کا عنوان بورڈ پر تحریر کریں ''حضرت علیؓ ''۔

۳۔ طلبہ سے حضرت علیؓ سے متعلق پوچھیے۔

۴۔ طلبہ سے سبق کی ریڈنگ کروائیں اور مشکل الفاظ کے معنی بورڈ پر لکھیے۔

۵۔ طلبہ کو سبق کے متعلق درج ذیل معلومات دیجیے۔

☆ حضرت علیؓ کے والد کا نام ابوطالب اور والدہ کا نام فاطمہ بنتِ اسد ہے

☆ آپؓ کی کُنیت ابوتراب اور ابوالحسن ہے۔

☆ حیدر کرار ، اسد اللہ اور مرتضٰی آپؓ کے القاب ہیں۔

☆ آپؓ کی والدہ نے آپؓ کو حیدر کا لقب دیا۔

☆ حضرت علیؓ نبی کریم ﷺ کے چچازاد بھائی تھے۔

☆ حضور اکرم ﷺ نے جب اعلانیہ تبلیغ کی تو بچوں میں سب سے پہلے حضرت علیؓ ایمان لائے۔

☆ حضور اکرم ﷺ نے اپنی پیاری بیٹی حضرت فاطمہؓ کا نکاح آپؓ سے کیا۔

☆ حضور اکرم ﷺ کی وفات کے بعد آپؓ کے غسل اور تجہیز وتکفین کا فریضہ آپؓ نے سرانجام دیا۔

☆ حضرت علیؓ بہت بہادر انسان تھے اور مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ تھے۔

☆ ۴۰ ہجری رمضان المبارک میں حضرت علیؓ کو فجر کی نماز کے دوران ایک خارجی ابن ملجم نے تلوار کے ذریعے شہید کیا۔

۶۔ حضرت علیؓ کے والد ، والدہ ، کُنیت ، القاب اور جو قلعہ آپؓ نے فتح کیا اُس کا نام فلیش کارڈ پر لکھیے اور طلبہ کو یاد کروایئے۔

والد: ابو طالب والدہ: فاطمہ بنت اسد

کُنیت: ابوتراب

القاب: ابوالحسن حیدر کرار اسداللہ مرتضٰی حیدر

۷۔ قلیہ قموص کی فتح کا واقعہ طلبہ کو کہانی کی صورت میں سنایئے۔ تاکہ سبق میں طلبہ کی دلچسپی اور زیادہ بڑھے۔

۸۔ طلبہ کو تلوار کی تصویر یا ماڈل دیکھا کر بتایا جائے کہ پہلے جنگیں تلوار سے لڑی جاتی تھیں۔

۹۔ ایک طالب علم کو اپنے پاس بلایئے اور اُسے کہیے کہ اس نے حضرت علیؓ کے متعلق جو کچھ پڑھا ہے اُسے اپنے دوستوں کے ساتھ کہانی کی صورت شیئر کریں۔

۱۰۔ غزوہ بدر، غزوہ خندق اور غزوہ خیبر میں حضرت علیؓ نے کفار کے کن کن سرداروں کو جہنم واصل کیا اُن کے نام بورڈ پر لکھ کر طلبہ کو یاد کروایئے۔

☆ غزوہ بدر: ولید بن عتبہ

☆ غزوہ خندق: عمرو بن عبدود

☆ غزوہ خیبر: مرحب

۱۱۔ مشقی سوالنمبر ۳ اور ۴ کے جوابات طلبہ سے پوچھئے اور ان کی اصلاح کرتے ہوئے جوابات کتابوں پر حل کروایئے۔

۱۲۔ کلاس کے طلبہ کو متن گروپوں میں تقسیم کریں۔ گروپ A، B اور C۔ اب تینوں گروپوں کے طلبہ سے سبق کے متعلق سوالات پوچھیں۔ بورڈ کے اوپر ایک ٹیبل بنائیں جس پر تینوں گروپو کے نام اور نمبرز لکھیں، مثلاً:

A	B	C
0	1	2
2	1	1
1	2	0

اب جس گروپ کے نمبرز زیادہ ہوں گے وہ فاتح گروپ قرار پائے گا، جیسے اوپر گروپ B فاتح گروپ ہے۔ فاتح گروپ کو شاباش دیں اور تالیاں بجوایئے۔

۱۳۔ کل جماعتی طریقے سے طلبہ سے مشقی سوالنمبر ۲ کے تمام اجزا حل کرویئے اور ان کے جوابات اپنی کاپیوں پر لکھنے

کو کہیے۔

۱۴۔ طلبہ نے کاپیوں پر جو جوابات لکھیں ہوں اُنھیں چیک کریں جس طالب علم نے بالکل ٹھیک اور خوب صورت لکھائی میں لکھا ہو اُسے شاباش دیں۔

اہم نکات کا اعادہ:

طلبہ سے درج ذیل سوالات پوچھیے۔

۱۔ حضرت علیؓ کے والدین کا کیا نام تھا؟

۲۔ حضرت علیؓ کی والدہ نے آپؓ کو کیا لقب دیا؟

۳۔ حضرت علیؓ کو فاتح خیبر کیوں کہا جاتا ہے؟

۴۔ حضرت علیؓ نے غزوۂ بدر کے موقع پر انصار کے کس سردار کو جہنم واصل کیا؟

۵۔ حضرت علیؓ کی کُنیت بتائیں؟

۶۔ نبی کریم ﷺ کو وصال کے بعد کس نے غسل دیا؟

ہوم ورک:

☆ طلبہ کو مشقی سوال نمبر 1 کا جز نمبر ا اور سرگرمی طلبہ کو ہوم ورک میں دیجیے۔

ہدایت کے سرچشمے

عنوان : حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سبق نمبر۲ : حل مشق

وقت : ۴۰ منٹ

۱۔ تفصیلی جواب تحریر کیجیے۔

حضرت علی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام ابوطالب اور والدہ کا نام فاطمہ بنت اسد تھا۔ آپ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کی کُنیت ابو تراب اور ابوالحسن ہے۔ 'حیدرِ کرار'، 'اسدُ اللّٰہ' اور 'مرتضیٰ' آپ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کے اَلقاب ہیں۔

حضرت علی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کی والدہ نے آپ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کو 'حیدر' کا لقب دیا تھا۔ آپ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت سے قریباً دس برس پہلے پیدا ہوئے۔

حضرت علی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چچا زاد بھائی تھے۔ آپ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عمر میں بہت چھوٹے تھے۔ اس لیے آپ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کی کفالت کی ذمہ داری نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خود لی تھی۔ آپ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ بچپن ہی سے حضورِ اکرم صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زیرِ سایہ رہے۔

ج۲۔ حضرت علی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نہایت بہادر اور دلیر انسان تھے۔ ہجرت مدینہ کی رات نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس لوگوں کی امانتیں تھیں۔ کفارِ مکہ نے آپ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گھر کا محاصرہ کیا ہوا تھا اور وہ (نعوذ باللّٰہ) آپ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم کو قتل کرنے کے ناپاک عزائم رکھتے تھے۔ نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ وہ آپ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بستر پر سو جائیں اور اگلی صبح لوگوں کی اَمانتیں اُن کو واپس کرکے مدینہ منورہ چلے آئیں۔ حضرت علی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے بے مثال بہادری اور جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے آپ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بستر پر بغیر کسی ڈر اور خوف کے لیٹ گئے۔ حضرت علی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے غزوۂ تبوک کے سوا تمام غزوات میں شجاعت اور بہادری کے جوہر دکھائے۔ غزوۂ بدر کے موقع پر آپ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے ولید بن عتبہ کو جہنم واصل کیا۔ آپ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم نے غزوۂ اُحد میں بھی خوب بہادری کا مظاہرہ کیا۔ اس موقع پر نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حفاظت پر مامور جماعت میں آپ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ بھی شامل تھے۔ غزوۂ خندق کے موقع پر آپ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے ہی عمرو بن عبدِود کو موت کے گھاٹ اُتارا۔

ج۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جب اسلام کی اعلانیہ تبلیغ کا حکم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سب سے پہلے اپنے خاندان والوں کو کھانے کی دعوت پر بلایا۔ کھانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُن کو دینِ اسلام کے بارے میں بتایا اور ان سے پوچھا کہ دین کے اس کام میں کون میری مدد کرے گا؟ تمام لوگ خاموش رہے سوائے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کہا: ''اگرچہ میں اس مجلس میں سب سے چھوٹا ہوں تاہم میں ہر طرح سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ساتھ دینے کے لیے تیار ہوں۔''

اُس وقت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر صرف دس برس تھی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ساری زندگی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ساتھ دیا۔

۲۔ مختصر جواب تحریر کیجیے۔

ج۱۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت سے قریباً دس برس پہلے پیدا ہوئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام ابوطالب اور والدہ کا نام فاطمہ بنت اسد تھا۔

ج۲۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اَلقاب 'حیدرِ کرار'، 'اسدُ اللہ' اور 'مرتضیٰ' ہیں۔ آپؓ کی والدہ نے آپؓ کو 'حیدر' کا لقب دیا تھا۔

ج۳۔ غزوۂ بدر کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ولید بن عتبہ کو جہنم واصل کیا۔

ج۴۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 21 رمضان المبارک 40 ہجری میں شہادت پائی۔

ج۵۔ غزوۂ خیبر میں یہودیوں کا ایک قلعہ فتح کرنے کے لیے یکے بعد دیگرے کئی سپہ سالاروں نے کوششیں کیں۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں فتح کا عَلَم دیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک ہی وار میں یہودیوں کے سردار مرحب کا خاتمہ کر دیا۔ اُس کے قتل ہونے کے بعد یہودیوں کے حوصلے پست ہوگئے اور قلعہ باآسانی فتح کر لیا گیا۔ اس واقع کی وجہ سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فاتحِ خیبر بھی کہا جاتا ہے۔

۳۔ خالی جگہ پر کیجیے۔

۱۔ چچا زاد ۲۔ سادہ ۳۔ حیدر

۴۔ غزوۂ تبوک ۵۔ چوتھے

۴۔ **درست جواب کے گرد دائرہ لگائیے۔**

۱۔ (ب) ابوالحسن ۲۔ (الف) حیدر

۳۔ (ج) دس سال ۴۔ (د) اُن کے بستر پر لیٹ جائیں

۵۔ (الف) عمرو بن عبدود ۶۔ (ب) حضرت علیؓ

۷۔ (د) غزوۂ تبوک میں

ہدایت کے سرچشمے



عنوان : حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ

سبق نمبرا : (آغاز سبق تا اختتام سبق)

وقت : ۴۰ منٹ

مقاصد تدریس:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ:

۱۔ حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی کے بارے میں جان سکیں۔

۲۔ حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات اور تصانیف کے بارے میں جان سکیں۔

ذخیرہ الفاظ:

برصغیر ۔ تبلیغ ۔ اشاعت ۔ سرفہرست ۔ صوفی ۔ ہجویر ۔ نامی ۔ قصبے
خراسان ۔ کرامان ۔ اذربائیجان ۔ درسگاہ ۔ مصائب ۔ تصنیف و تالیف
کشف المحجوب ۔ جہالت ۔ زمرے ۔ دسترس ۔ تصوف ۔ لالچ ۔ نفس
حرص ۔ مادری ۔ غافل

تدریس معاونات :

درسی کتاب بورڈ فلیش کارڈز چارٹس

عمل تدریس:

سابقہ معلومات کا جائزہ :

استاد اپنی تدریس کو موثر بنانے کے لیے سبق کی جامع منصوبہ بندی کرے گا تا کہ تعلیمی مقاصد کے مقررہ اہداف وکو مطلوبہ نتائج کے ساتھ مقررہ وقت میں با آسانی حاصل کیا جاسکے گا۔اس مقصد کے حصول کے لیے استاد طلبہ کی سابقہ معلومات اور تعلم کا جائزہ لینے کے لیے چند چھوٹے چھوٹے سوالا ت کرے گا۔ اور طلبہ کی توجہ سبق کے عنوان کی طرف مبذول کروائے گا۔

۱۔ حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کا مزار کس شہر میں ہے؟

۲۔ کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک صوفی بزرگ تھے؟

۳۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ہجویری کیوں کہتے ہیں؟

سبق کا تعارف:

پیارے بچو برصغیر پاک و ہند مین اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں جن بزرگان دین نے بہت اہم کردار ادا کیا ان میں سید علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کا نام سرفہرست ہے۔ آج کے سبق میں ہم آپ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق تفصیل سے پڑھیں گے۔

طریقہ کار:

۱۔ طلبہ کو درسی کتاب کا صفحہ نمبر 74 کھولنے کو کہیے۔

۲۔ سبق کا عنوان بورڈ پر تحریر کریں ۔

۳۔ طلبہ سے سبق کی ریڈنگ کروایئے۔

۴۔ ریڈنگ کے دوران مشکل الفاظ کے معنی بورڈ پر لکھیے ۔

۵۔ کلاس کے کمزور طلبہ پر خصوصی توجہ دیں۔

۶۔ طلبہ کے ساتھ بے جا سختی کرنے کی بجائے انہیں پیار محبت سے پڑھایئے۔

۷۔ سبق کے متعلق اہم معلومات بورڈ پر تحریر کیجیے۔

- آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اصل نام علی اور والد کا نام عثمان تھا۔
- آپ مشہور صوفی بزرگ تھے۔
- آپ افغانستان کے شہر غرب کے قریب ہجویر نامی قصبے میں پیدا ہوئے۔
- آپ کا سلسلہ نسب آٹھویں پشت سے حضرت علیؓ سے جاملتا ہے۔
- آپ اپنے پیرو مرشد حضرت ابو الفضل کے حکم سے غزنی سے لاہور تشریف لائے۔
- آپ نہایت سادہ طبیعت انسان تھے۔
- خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو گنج بخش کا لقب دیا۔
- آپ کا انتقال 1072 میں لاہور میں ہوا۔

۸۔ کلاس کے کمزور طلبہ پر خصوصی توجہ دیں کلاس میں ہونے والی تمام سرگرمیوں میں ان طلبہ کو شامل کریں۔

۹۔ طلبہ کو حضرت علی ہجویری کی زندگی کے اہم واقعات بتایئے تاکہ طلبہ کی سبق میں دلچسپی اور زیادہ بڑھ جائے۔

۱۰۔ حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف فلیش کارڈ پر لکھیے اور طلبہ کو یاد کروایئے۔

۱۱۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ولی اللہ کی تعریف میں جو کلمات کہے اسے چارٹ پر لکھیں اور طلبہ کو زبانی یاد کروائیے۔

۱۲۔ طلبہ کو بتائیے کہ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف میں سے سب سے زیادہ مقبولیت کشف المحجوب کو حاصل ہوئی اور یہ فارسی زبان میں ہے۔

۱۳۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حصول علم کے لیے جن ممالک کا سفر کیا ان کے نام فلیش کارڈز پر لکھیے اور طلبہ کو یاد کروائیے۔

۱۴۔ مشقی سوال نمبر 3 اور 4 کتابوں پر حل کروائیے۔

اہم نکات کا اعادہ:

طلبہ سے درج ذیل سوالات پوچھیے۔

۱۔ حضرت علی ہجویری کہاں پیدا ہوئے؟

۲۔ حضرت علی ہجویری کے نام کے ساتھ جلالی کیوں لکھا جاتا ہے؟

۳۔ حضرت ہجویری نے علم کے حصول کے لیے کن ممالک کا سفر کیا؟

۴۔ حضرت علی ہجویری کی مشہور کتابوں کے نام بتائیے۔

۵۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا کیا نام تھا؟

ہوم ورک:

طلبہ کو مشقی سوال نمبر 1 کا جز نمبر 2 ہوم ورک میں دیجیے۔

ہدایت کے سرچشمے

عنوان : حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ

سبق نمبر۲ : حل مشق

وقت : ۴۰ منٹ



۱۔ تفصیلی جواب تحریر کیجیے۔

برصغیر پاک و ہند میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں جن بزرگان دین نے بہت اہم کردار ادا کیا، ان میں سید علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کا نام سرِفہرست ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مشہور صوفی بزرگ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اصل نام علی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا نام عثمان تھا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ افغانستان کے شہر غزنی کے قریب ہجویر نامی قصبے میں پیدا ہوئے۔ اسی لیے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ہجویری کہا جاتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سن پیدائش 1009ء ہے۔ کچھ عرصہ غزنی میں رہنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کا خاندان جلاب میں آ گیا۔ اسی لیے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نام کے ساتھ جلابی بھی لکھا جاتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا خاندان تقویٰ اور پرہیزگاری میں بلند مقام رکھتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلۂ نسب آٹھویں پشت میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا ملتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم غزنی شہر سے حاصل کی۔ مزید تعلیم کے حصول کے لیے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف ممالک کے سفر کیے، جن میں خراسان، کرمان، عراق، شام، لبنان اور آذربائیجان شامل ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان ممالک میں بہت سے علماء سے علم حاصل کیا۔

ج۲۔ حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات حق کی جستجو کرنے والوں کے لیے روشنی کی کرنیں ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسلام کی نشر و اشاعت کے لیے بے شمار مصائب اور تکالیف برداشت کیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نہایت سادہ طبیعت انسان تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے زندگی کا زیادہ تر حصہ تصنیف و تالیف میں گزارا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چند مشہور کتابوں کے نام شعر دیوان، اسرار خرق و المؤنیات، منہاج الدین، کتاب فنا و بقا، کشف الاسرار اور کشفُ المحجوب ہیں۔ حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کو علم حاصل کرنے کے ساتھ عمل کرنے کا بھی درس دیا۔ اُنھوں رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور کتاب کشفُ المحجوب میں ایک جگہ لکھا ہے:

''دین ہو یا دُنیا علم کے بغیر انسان کچھ بھی حاصل نہیں کر سکتا۔ یاد رکھو کہ علم کے ساتھ عمل بھی ضروری ہے۔ نہ عمل کے بغیر علم نفع بخش ہے اور نہ علم کے بغیر عمل مفید ہے۔ جس علم کی بنیاد پر عمل موجود نہ ہو وہ علم جہالت کے زُمرے میں آتا ہے۔''

ج۳۔ گنج بخش کے معنی ہیں، خزانہ بخشنے والا۔ حضرت علی بن عثمان ہجویری رحمتہ اللّٰہ علیہ کو یہ لقب مشہور صوفی بزرگ اور ولی اللّٰہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمتہ اللّٰہ علیہ نے دیا تھا۔ وہ آپ رحمتہ اللّٰہ علیہ کے مزار پر حاضر ہوئے تھے اور یہاں کئی دنوں تک عبادات میں مصروف رہے تھے۔ اُنہوں نے اسلام کے لیے آپ رحمتہ اللّٰہ علیہ کی خدمات اور ہزاروں لوگوں کو مسلمان کرنے کی وجہ سے آپ رحمتہ اللّٰہ علیہ کو یہ لقب دیا اور آپ رحمتہ اللّٰہ علیہ کی قبر مبارک کے سامنے کھڑے ہو کر یہ شعر پڑھا۔

گنج بخش فیضِ عالم مظہر نورِ خدا

ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما

ترجمہ: خزانہ بخشنے والا، دُنیا کو فیض پہنچانے والا، خدا کے نور کا مظہر ناقصوں کا پیرِ کامل اور کاملوں کی رہنمائی کرنے والا۔

اس کے بعد حضرتِ علی بن عثمان رحمتہ اللّٰہ علیہ اپنے نام سے زیادہ اس لقب ''حضرت داتا گنج بخش'' سے ہی مشہور ہوئے۔

۲۔ مختصر جواب تحریر کیجیے۔

ج۱۔ حضرت علی ہجویری رحمتہ اللّٰہ علیہ افغانستان کے شہر غزنی کے قریب ہجویر نامی قصبے میں پیدا ہوئے۔

ج۲۔ کچھ عرصہ غزنی میں رہنے کے بعد آپ رحمتہ اللّٰہ علیہ کا خاندان جلّاب میں آ گیا۔ اسی لیے آپ رحمتہ اللّٰہ علیہ کے نام کے ساتھ جلّابی بھی لکھا جاتا ہے۔

ج۳۔ آپ رحمتہ اللّٰہ علیہ نے ابتدائی تعلیم غزنی شہر سے حاصل کی۔ مزید تعلیم کے حصول کے لیے آپ رحمتہ اللّٰہ علیہ نے مختلف ممالک کے سفر کیے، جن میں خراسان، کرامان، عراق، شام، لبنان اور آذربائیجان شامل ہیں۔

ج۴۔ آپ رحمتہ اللّٰہ علیہ کی چند مشہور کتابوں کے نام شعر دیوان، اسرار خرق و المؤنیات، منہاج الدین، کتاب فنا و بقا، کشف الاسرار اور **کشفُ المحجوب** ہیں۔

ج۵۔ حضرت علی ہجویری رحمتہ اللّٰہ علیہ نے ولی اللّٰہ کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''اللّٰہ کا ولی وہ ہے جو ہر طرح کے لالچ اور نفس کی حرص سے پاک ہو۔''

۳۔ خالی جگہ پر کیجیے۔

۱۔ عثمان ۲۔ جلاب ۳۔ قرآن

۴۔ ممالک ۵۔ حرص

۴۔ درست جواب کے گرد دائرہ لگائیے۔

۱۔ (ب) غزنی ۲۔ (د) غزنی

۳۔ (ب)1009ء ۴۔ (د)1041ء

۵۔ (ج) لاہور میں ۶۔ (ج) حضرت علیؓ

ہدایت کے سرچشمے



عنوان : طارق بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ

سبق نمبرا : (آغاز سبق تا اختتام سبق)

وقت : ۴۰ منٹ

مقاصد تدریس:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ:

۱۔ طارق بن زیاد کی زندگی کے بارے میں جان سکیں گے۔

۲۔ طارق بن زیاد کی فتوحات کے بارے میں جان سکیں گے۔

ذخیرہ الفاظ:

فاتح ۔ شجاعت ۔ اندلس ۔ اسپین ۔ اُموی ۔ مجاہدین ۔ راڈرک ۔ دستہ
اسلحہ ۔ جرات مندانہ ۔ نظم ونسق ۔ اموی ۔ ولولہ انگیز ۔ عزم و ہمت ۔ جزیرہ
جوش ولولہ ۔ مقتولین ۔ فراخ ۔ رواداری ۔ دمشق

تدریس معاونات :

درسی کتاب بورڈ فلیش کارڈز چارٹس

عمل تدریس:

سابقہ معلومات کا جائزہ :

استاد اپنی تدریس کو موثر بنانے کے لیے سبق کی جامع منصوبہ بندی کرے گا تا کہ تعلیمی مقاصد کے مقررہ اہداف کو مطلوبہ نتائج کے ساتھ مقررہ وقت میں با آسانی حاصل کیا جاسکے گا۔اس مقصد کے حصول کے لیے استاد طلبہ کی سابقہ معلومات اور تعلم کا جائزہ لینے کے لیے چند چھوٹے چھوٹے سوالا ت کرے گا۔ اور طلبہ کی توجہ سبق کے عنوان کی طرف مبذول کروائے گا۔

۱۔ کیا طارق بن زیاد ایک مسلمان فاتح تھے؟

۲۔ طارق بن زیاد کا تعلق کس ملک سے تھا؟

سبق کا تعارف:

طارق بن زیاد ایک عظیم مسلمان فاتح تھے۔ انھوں نے اپنی شجاعت و بہادری کی بدولت دنیا کا نقشہ بدل ڈالا۔ ان کی شجاعت و بہادری کے کارنامے انسانی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھے گئے ہیں۔ پیارے بچو آج کے سبق میں ہم طارق بن زیاد کے متعلق تفصیل سے پڑھیں گے۔

طریقہ کار:

۱۔ طلبہ کو درسی کتاب کا صفحہ نمبر 77 کھولنے کو کہیے۔

۲۔ سبق کا عنوان بورڈ پر تحریر کریں ۔

۳۔ طلبہ سے سبق کی ریڈنگ کروایئے۔

۴۔ ریڈنگ کے دوران مشکل الفاظ کے معنی بورڈ پر لکھیے ۔

۵۔ کلاس کے کمزور طلبہ پر خصوصی توجہ دیں۔

۶۔ سبق کے اہم نکات بورڈ پر لکھیے ۔

۷۔ سبق کے متعلق اہم معلومات بورڈ پر تحریر کیجیے۔

- طارق بن زیاد ایک عظیم مسلمان فاتح تھے۔
- طارق بن زیادہ 680 میں پیدا ہوئے۔
- آپ نے افریقہ کے رہنے والے تھے۔ اور ہر نسل سے تعلق رکھتے تھے۔ افریقہ کے گورنر موسی بن نصیر تھے۔
- موسی بن نصیر نے طنجہ کو فتح کیا اور اس کا نظم ونسق اپنے نائب طارق بن زیاد کے سپرد کیا۔

۸۔ طلبہ کو بتایئے طارق بن زیادہ کو فاتح اندلس کہا جاتا ہے اندلس اسپین کا پرانا نام ہے۔

۹۔ طلبہ کو طارق بن زیاد کی اسپین کی طرف پیش قدمی کی معلومات کہانی کی صورت میں دیجیے۔

- موسی بن نصیر کا اموی خلیفہ ولید بن عبدالملک سے اسپین فتح کرنے کی اجازت طلب کرنا۔
- طارق بن زیاد کو سات ہزار کا لشکر دے کر اسپین کی طرف روانہ کرنا۔
- اسپین پر عیسائی حکمران راڈرک کی حکومت۔
- طارق بن زیاد کا سمندر کے کنارے پر واقع پہاڑی پر اترنا۔
- آج کل اس پہاڑی کا نام جبل اللہ ہے۔

- مسلمانوں کی آٹھ سو برس تک اندلس کی سرزمین پر شان و شوکت سے حکومت

۱۰۔ طارق بن زیاد نے اسلامی لشکر کے سامنے جو ولولہ زنگیز تقریر کی اس تقریر کو چارٹ پرت لکھیے اور طلبہ کو زبانی یاد کروایئے۔

۱۱۔ مسلمانوں نے اسپین کے جن شہروں کو فتح کیا ان کے نام فلیش کارڈز پر لکھیے اور طلبہ کو زبانی یاد کروایئے۔

۱۲۔ طلبہ کو مشقی سوال نمبر 3 تا 5 کتابوں پر حل کروایئے۔

۱۳۔ مشقی سوال سوال نمبر 2 کے تمام اجزا کے جوابات طلبہ سے اخذ کروائیں اور ان کے جوابات کی اصلاح کرتے ہوئے بورڈ پر لکھیے۔

اہم نکات کا اعادہ:

طلبہ سے درج ذیل سوالات پوچھیے۔

۱۔ طارق بن زیاد کا تعلق کس ملک سے تھا؟

۲۔ طارق بن زیاد نے کب اور کہاں وفات پائی؟

۳۔ طارق بن زیاد نے ساحل پر اترنے کے بعد کیا تاریخی قدم اُٹھایا؟

۴۔ مسلمان نے اسپین پر کتنے برس حکومت کی؟

۵۔ اسپین کا پرانا نام کیا تھا؟

ہوم ورک:

طلبہ کو مشقی سوال نمبر 1 کا جز نمبر 2 ہوم ورک میں دیجیے۔

ہدایت کے سرچشمے

عنوان : طارق بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ

سبق نمبر۲ : حل مشق

وقت : ۴۰ منٹ



۱۔ تفصیلی جواب تحریر کیجیے۔

ج۱۔ طارق بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ ایک عظیم مسلمان فاتح تھے۔ انھوں نے اپنی شجاعت اور بہادری کی بدولت دنیا کا نقشہ ہی بدل ڈالا۔ اُن کی شجاعت اور بہادری کے کارنامے انسانی تاریخ میں سُنہری حروف سے لکھے گئے ہیں۔

طارق بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ فاتحِ اُندلُس ہیں۔ اُندلُس یورپ کے ملک اسپین کا پرانا نام تھا۔

طارق بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ680ء میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ افریقہ کے رہنے والے تھے اور بربر نسل سے تعلق رکھتے تھے۔اُس وقت اُموی خلیفہ ولید بن عبدالملک کا دور تھا۔ خلیفہ نے افریقہ کے گورنر موسیٰ بن نصیر کو حکم دیا کہ وہ شمالی افریقہ کے ساحلی شہروں طنجہ اور سبقہ کو اسلامی سلطنت کا حصہ بنائیں۔ موسیٰ بن نصیر نے طنجہ شہر کو فتح کیا اور اس کا نظم ونسق اپنے نائب طارق بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کر دیا۔

ج۲۔ طارق بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ نے اسلامی لشکر کے سامنے ایک وَلوَلہ انگیز تقریر کرتے ہوئے کہا:

''مسلمانو! خُوب جان لو کہ اب تمھارے لیے واپسی کا کوئی راستہ نہیں۔ تمھارے آگے دشمن ہے اور تمھارے پیچھے سمندر ہے۔ اب عزم و ہمت کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ تم اپنی جانوں پر کھیل جاؤ تو کامیابی تمھارے قدم چُومے گی۔ تم اس علاقے میں اللہ کے دین کی سربُلندی کے لیے آئے ہو۔ تم جو اِرادہ کروگے، اللہ تعالیٰ اس میں تمھاری مدد کرے گا اور تمھارا نام زندہ رکھے گا۔ یاد رکھو اگر میں مارا جاؤں تو آپس میں جھگڑا نہ کرنا۔ اگر تم دشمن کو پیٹھ دکھاؤ گے تو قتل ہو جاؤ گے یا گرفتار کر لیے جاؤ گے۔ اللہ کی راہ میں آگے بڑھو، جب میں دشمن پر حملہ کروں تو تم بھی دشمن پر حملہ کردو اور اُس وقت تک چین سے نہ بیٹھنا جب تک یہ جزیرہ فتح نہ ہو جائے۔''

ج۳۔ طارق بن زیاد کی زندگی سے ہمیں سبق حاصل ہوتا ہے کہ ہمیں اسلام کی سر بلندی کے لیے سر دھڑ کی بازی لگا دینی چاہیے۔ اگر ایمان پختہ ہو اور جذبہ جہاد سے سرشار ہو تو انسان ناممکن کو بھی ممکن بنا سکتا ہے۔ اللہ کی ذات پر توکل کرنے سے اللہ تعالیٰ غیب سے بھی مدد فرماتا ہے۔ اس لیے ہمیں دین کی سربلندی کی اپنی تمام تر کوششوں کو بروئے کار لانا چاہیے تا کہ ہم دنیا و آخرت میں کامیاب ہوسکیں۔

۲۔ **مختصر جواب تحریر کیجیے۔**

ج۱۔ طارق بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ افریقہ کے رہنے والے تھے اور بربر نسل سے تعلق رکھتے تھے۔

ج۲۔ خلیفہ نے افریقہ کے گورنر موسیٰ بن نصیر کو حکم دیا کہ وہ شمالی افریقہ کے ساحلی شہروں طنجہ اور سبقہ کو اسلامی سلطنت کا حصہ بنائیں۔

ج۳۔ طارق بن زیادرحمۃ اللہ علیہ 95ہجری میں موسیٰ بن نصیر کے ساتھ دمشق آگئے اور کچھ عرصہ کے بعد آپ کی وفات ہوگئی۔

ج۴۔ طارق بن زیادرحمۃ اللہ علیہ نے ساحل پر اُترنے کے بعد ایک انتہائی جرأت مندانہ قدم اٹھایا۔ اُنھوں نے اُن تمام جہازوں اور کشتیوں کو جلا دیا۔ تمام جہازوں اور کشتیوں کو جلا دیا جن کے ذریعے اسلامی لشکر نے اُندلُس کی زمین پر قدم رکھا تھا۔

ج۵۔ موسیٰ بن نصیر اٹھارہ ہزار سپاہیوں کا لشکر لے کر اسپین پہنچے۔

۳۔ **خالی جگہ پر کیجیے۔**

۱۔ مسلمان ۲۔ راڈرک ۳۔ ایک لاکھ

۴۔ واپسی ۵۔ تین ہزار

۴۔ **درست جواب کے گرد دائرہ لگائیے۔**

۱۔ (الف) 680ء میں ۲۔ (ج) اسپین

۳۔ (د) افریقہ کے ۴۔ (ب) ولید بن عبدالملک

۵۔ (الف) 7 ہزار ۶۔ (ج) جبلِ طارق

۷۔ (الف) موسیٰ بن نصیر

۵۔ **درست جملے کے سامنے ''✓'' کا اور غلط جملے کے سامنے ''X'' کا نشان لگائیے۔**

۱۔ ✓ ۲۔ X